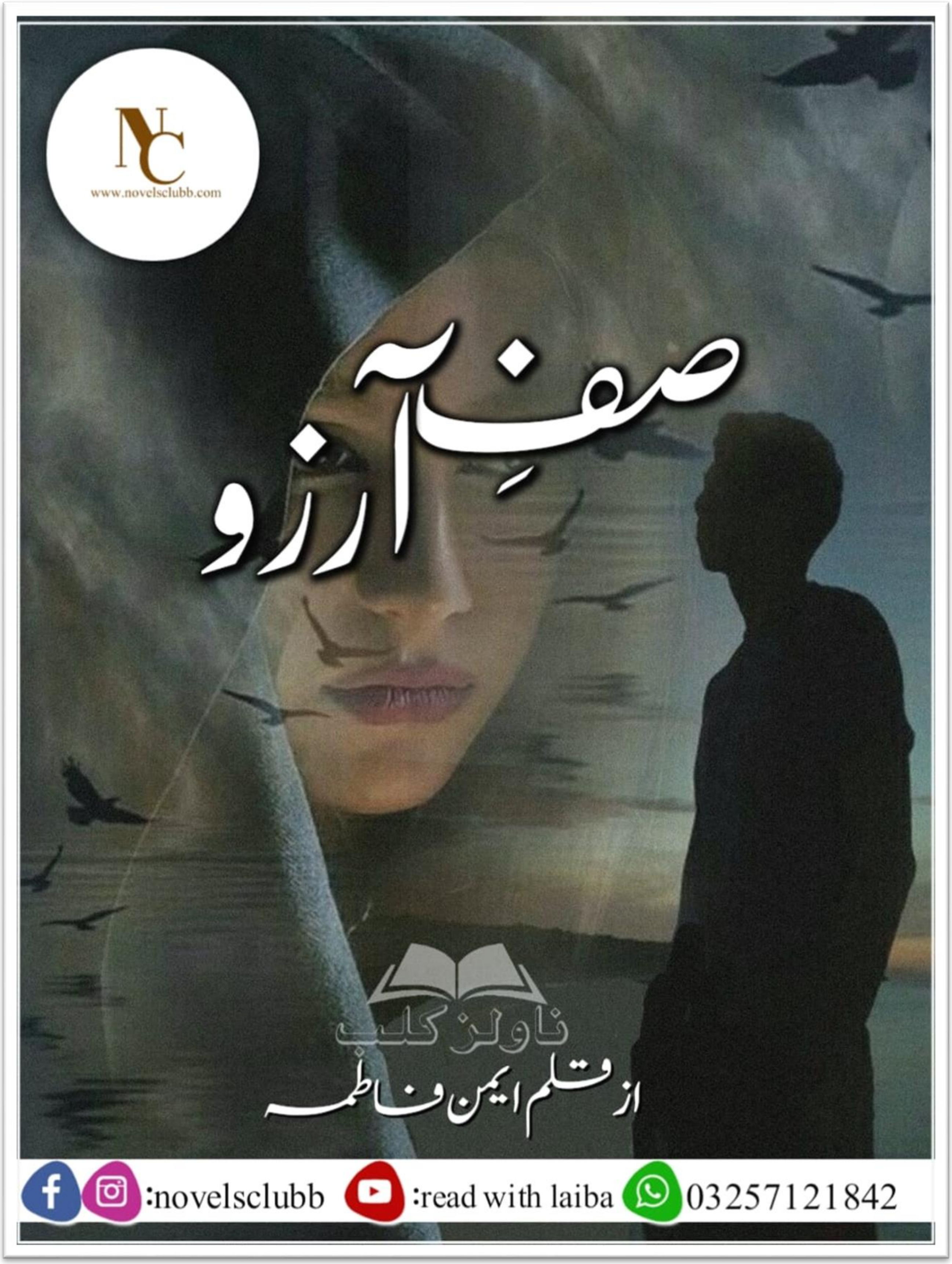
www.novelsclubb.com
صفِ آرزو
ناولز کلب
از قلم ایمن فاطمہ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# صفِ آرزو

از قلم

ایمن فاطمہ

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ میرا پہلا ناول ہے

خواب انسان کا قیمتی سرمایہ ہیں۔انہی خوابوں کی تعبیر کو جینے والے ایک وجود کی دلچسپ داستان

ــ

NC
www.novelsclubb.com

**آسمان** پر گہرا اندھیرا تھا۔ہر طرف ہو کا عالم تھا۔

طیفور حویلی اندھیرے میں ڈوبی تھی۔اپنے کمرے سے ملحقہ بالکونی میں بیٹھا نفس قرآن کی تلاوت میں محو تھا۔

" اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"(سوری بقرہ:153)

اس کی آواز بے حد مدھم تھی۔الفاظ کا اثر تھا کہ ہر طرف سکون پھیلتا محسوس ہوا۔کچھ دیر تلاوت کے بعد وہ کمرے میں داخل ہوئی۔قرآن کو شیلف پر رکھا۔ڈوپٹہ سر سے کندھوں پر آیا تھا۔بھورے گھنگریالے بال پشت پر بکھرے تھے۔چند لٹیں چہرے کے اطراف میں جھول رہی تھیں۔کالی گہری آنکھیں۔ستواں ناک۔عنابی لب۔گندمی رنگت۔اور ناک میں چمکتی لونگ۔وہ خوبصورت سے زیادہ پرکشش تھی۔

کمرے سے نکلتی وہ راہداری میں داخل ہوئی۔راہداری اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔چلتے ہوئے وہ آخری کمرے کے سامنے آرکی۔آہستہ سے دروازے کھول کر اندر داخل ہوئی۔سب کچھ ویسا ہی تھا۔وہ دیوار گیر تصویر کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"آج میں اپنے خواب کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھوں گی۔آپکے پسندیدہ انسان پر بھروسہ کیا ہے۔امید ہے کامیاب ٹھہروں گی"۔

"کاش آج آپ دونوں میرے ساتھ ہوتے۔"

کہتے ہی اس نے اپنی نم آنکھوں کو رگڑا۔اور کمرے سے نکل گئ۔صبح کی روشنی ہر سو پھیل رہی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

## ایک ماہ قبل

اماں رشیداں نے زور زور سے دروازہ بجایا۔"ہالہ بی بی"

"کیا بات ہے؟" ہالہ کی مصروف سی آواز آئی۔

"حمود صاحب آئے ہیں۔"

یہ سننے کی دیر تھی ہالہ بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئی۔ تیزی سے سیڑھیاں اترتی لاؤنج میں داخل ہوئی۔ حمود صوفے پر براجمان تھا۔ اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک جینز پر بلیک ہی شرٹ پہنے بال ماتھے پر بکھیرے وہ ہمیشہ کی طرح وجیہ لگ رہا تھا۔

"یہ مت کہنا کہ تم نہیں لائے۔ ابھی واپس بھیج دوں گی۔" ہالہ نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

حمود نے اسے گھورا۔"حوصلہ رکھیں محترمہ"

صوفے پر پڑا بیگ کھول کر ایک نیا برینڈڈ لیپ ٹاپ اس کی طرف بڑھایا۔ ہالہ کی سیاہ آنکھوں میں چمک ابھری۔ لیپ ٹاپ پکڑ کر اس کی سطح پر آہستہ سے ہاتھ پھیرا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یونیورسٹی تو مکمل ہوگئی۔اب اس کا کیا کرو گی۔؟" حمود نے اسے غور سے دیکھا اور واپس صوفے پر بیٹھا۔

"ماسٹرز کروں گی۔وہ بھی لندن سے" ہالہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

حمود نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔

"لگتا ہے آج نیند پوری نہیں ہوئی ہالہ بی بی کی۔اس لیے جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہی ہیں۔"

"میں حقیقت میں ہی ہوں۔تم اپنی مت ہانکو۔" ہالہ کی آنکھوں میں خفگی در آئی۔

"یاد ہے نہ جب یونیورسٹی میں داخلہ لینا تھا۔زندگی اور موت کی جنگ چھڑ گئی تھی یہاں۔وہ تو بھلا ہو بدر بھائی کا جو انھوں نے اپنی طاقت کا استعمال کیا ورنہ تم میٹرک فیل ہوتی۔" حمود نے ہاتھ جھلا کر مزے سے بتایا۔

بدر مصطفٰی کے ذکر پر ہالہ کی آنکھیں چمکیں۔چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ آئی۔حمود نے اسے دیکھا تو ٹھٹکا۔

"کیسے ہیں بدر مصطفٰی صاحب؟" ہالہ نے مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں؟ میرے معصوم بھائی سے دور رہنا ورنہ بھول جاؤں گا کہ تم میری کزن ہو اور دو سال بڑی بھی۔'' حمود نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔

''کچھ دنوں میں پتہ چل جائے گا باتونی بلا۔ ابھی بی جان سے مل لو۔ ورنہ گھر میں ان دیکھی قیامت آجائے گی''۔ ہالہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا اور کمرے کی جانب چل دی۔

''مطلب پرست۔ ہنہ جھوٹے منہ شکریہ بھی نہیں کہا''

حمود نے سر جھٹکا۔

---

بی جان کے کمرے میں گول میز کانفرنس کا آغاز کچھ ہی دیر پہلے ہوا تھا۔ سب ہونک بنے ہالہ کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔ جبکہ ہالہ کا حال ایسا تھا جیسے کمرے میں موجود ہی نہ ہو۔

''میں نے تو پہلے ہی کہا تھا اسے شہر نہ بھیجو۔ باہر کی ہوا لگنے کا نتیجہ ہے جو محترمہ ملک سے باہر جانے کی بات کر رہی ہیں اب ایسا بھی ہوگا ہمارے خاندان میں۔'' کہنے والی اس کی تائی جان تھیں جن کے لہجے میں کاٹ تھی۔ ہالہ نے ناک سے مکھی اڑائی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”شادی کرنے کی عمر میں تمہیں باہر کیسے بھیج دیں ہالہ بیٹا۔“اب کی بار کہنے والی چچی جان تھیں ایک شفیق خاتون۔بدر اور حمود کی والدہ

”میں شادی کے لیے تیار ہوں۔نکاح کر کے ہی یہاں سے جاؤں گی۔آپ بے فکر رہیں۔“ہالہ نے رسان سے کہا اور باری باری سب کے چہرے دیکھے۔طیفور حویلی والوں کو ایک بار پھر سانپ سونگھ گیا۔حمود کو ہالہ کی کہی بات یاد آئی۔

**”جو خاندان اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم کی اجازت نہیں دیتے انہیں ان کی شادی کی بھی بہت جلدی ہوتی ہے۔کیوں نہ ان کی روایات کو ان کے خلاف استعمال کیا جائے۔“**

اس نے فخر سے ہالہ کو دیکھا۔یہ لڑکی اپنے خوابوں کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی۔

”اور شادی کس سے ہو گی۔؟“تایا جان نے نارمل انداز میں پوچھا۔انہیں ہالہ کے معاملات میں دلچسپی نہ تھی۔

ہالہ مسکرائی۔”بدر مصطفیٰ“

اور یہ تیسری بار ہوا جب تمام نفوس سکتے میں چلے گئے۔حمود منہ کھولے اس چالاک لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

"فرمان اور طوبیٰ کی خواہش تھی یہ۔لہٰذا ایسا ہی ہوگا۔"بی جان نے اس سب کے دوران پہلی بار لب کھولے اور گویا بات ہی ختم کردی۔تائی جان نے کچھ کہنا چاہا مگر انہوں نے ھاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

"شکریہ بی جان۔"ہالہ نے ان کے ھاتھ پہ بوسہ دیا اور کسی سے بھی نظریں ملائے بغیر کمرے سے نکل گئی۔بی جان کی پر سوچ نظروں نے آخر تک اس کا پیچھا کیا۔

---

"اللہ اللہ ہم نے تو نہ دیکھی ایسی لڑکیاں۔کیسے منہ پھاڑ کے کہ دیا مجھے بدر سے شادی کرنی ہے ۔اللہ معاف کرے ہمارے تو زمانے ہی کچھ اور تھے۔"

حمود نے ہاتھ نچا نچا کر کہا۔ہالہ نے بیزاری سے سر جھٹکا۔وہ دونوں اس وقت بالکونی میں تھے اور ہالہ آدھے گھنٹے سے اس کی اداکاری دیکھ رہی تھی۔

"تم خاموش ہو گے یا میں جاؤں؟"صبر کی آخری حدود کو چھوتے ہوئے ہالہ نے پوچھا۔

"ہمارے زمانے میں....."حمود جو مزید کچھ کہنے والا تھا ایک دم سنجیدہ ہوا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تم جانتی تھی کہ بھائی کبھی تمہاری راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے اور چونکہ یہ تایا اور تائی جان کی خواہش تھی اس لیے اس شادی سے بھی انکار نہیں کریں گے۔اور شادی کیے بغیر تم ملک سے باہر جا نہیں سکتی۔تم سب جانتی تھی۔اف تم کس قدر چالاک ہو ہالہ.''ہالہ نے مسکراتے ہوئے اس کی پوری بات سنی۔

''مجھے اس سب سے سروکار نہیں۔میں تو سوچ رہی ہوں کیا سماں ہو گا جب میں انگلینڈ کی سر زمین پر قدم رکھوں گی۔اپنا خواب پورا کروں گی۔اور کچھ بن کر پاکستان آؤں گی۔''ہالہ نے جوش سے کہا۔نظریں سامنے نظر آتے سرسبز کھیتوں پر تھیں۔

''اور بھائی کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کروں گی۔''حمود نے لقمہ دیا۔ہالہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

سیاہ آنکھوں میں عجیب تاثرات تھے۔وہ غور سے نہ دیکھ پایا۔

''بہر حال اپنی تائی جان کے عتاب سے بچ کے رہنا

۔کہیں جانے سے پہلے تمہیں اوپر ہی نہ پہنچا دیں۔''

حمود نے بزرگانہ انداز میں مشورہ دیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”ان کا تو بس نہیں چلتا مجھے حویلی کی چھت سے دھکا دے دیں اور اسے خودکشی کا کیس بنادیں ۔مرحومہ کی دماغی حالت خراب تھی۔“

ہالہ نے ہنستے ہوئے کہا مگر کالی گہری آنکھیں مسکرا نہ سکیں۔

”لوگوں کے رویے تکلیف دیتے ہیں۔آپ لاکھ بار کہیں مجھے فرق نہیں پڑتا مگر دل کا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے جہاں اذیت باقی رہ جاتی یے۔الفاظ اور رویے کبھی نہیں بھولتے۔“

ہالہ نے سر جھٹکا اور زبردستی مسکرائی۔

---

**نکاح سے ایک دن قبل**

” تم جانتی ہو میں تمہاری بات کیوں مان جاتی ہوں۔فرمان بھی مجھ سے ہر بات ایسے ہی منواتا تھا۔اس کے پاس دلیل ہوتی تھی۔جواز ہوتا تھا۔تمہاری سیاہ آنکھیں بلکل تمہارے باپ جیسی ہیں ذہانت سے بھرپور۔گہری۔سنجیدہ“ بی جان بول رہی تھیں اور ہالہ دم سادھے انہیں سن رہی تھی۔وہ دونوں اس وقت بی جان کے کمرے میں موجود تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صدیوں سے چلتی ان روایات کے میں بھی خلاف ہوں۔ بدلنا چاہتی تھی مگر بدل نہیں پائی۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اب ہالہ بدلے گی۔ میرے فرمان اور طوبٰی کی بیٹی بدلے گی یہ سب۔" چند لمحوں کا وقفہ لیا۔ "لیکن بدر کے ساتھ کوئی زیادتی مت کرنا ہالہ۔"

ہالہ نے گہرا سانس بھرا۔اور بات بدلی۔

"وہ پاکستان نہیں آسکے گا۔ نکاح آن لائن کروانا پڑے گا۔" مصنوعی دکھ کا اظہار کیا تھا۔

بی جان نے خفگی سے اسے گھورا۔

"وہ آسانی سے مان گیا مجھے اب تک یقین نہیں آیا۔" بی جان نے حیرت کا اظہار کیا۔

"وہ اپنے تایا اور تائی سے بڑی محبت کرتا تھا۔کیسے نہ مانتا۔" ہالہ نے نظریں اپنی گود میں رکھے ہاتھوں پر جماتے ہوئے کہا۔ماں باپ کا ذکر افسردہ کر دیتا تھا۔

"وہاں جا کر اپنا خیال رکھنا۔۔" اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بی جان نے موضوع بدلا۔ہالہ نے اثبات میں سر ہلایا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

## نکاح کا دن

''تم بھی میرے ساتھ چلتے تو کتنا مزا آتا حمود۔'' ہالہ نے اپنے نہ نظر آنے والے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

''فکر کیوں کرتی ہو چالاک لڑکی۔ میں بھی جلد آؤں گا۔'' حمود نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں سب کی نظروں کے حصار میں تھے۔ کچھ دیر میں نکاح ہونے والا تھا۔

''بدر کو دیکھے ایک عرصہ ہو گیا ہے۔ آج اس نکاح کے بہانے ہی دیکھ لیں گے'' بی جان نے افسردہ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

''مصروفیات بڑھ گئی ہیں بی جان ورنہ آپ تو جانتی ہیں روز فون کرتا تھا'' آمنہ بیگم نے بیٹے کا دفاع کیا۔ بی جان منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑائیں۔

آمنہ بیگم نے پہلو بدلہ۔ حمدان صاحب بے زار سے بیٹھے تھے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ ہی دیر میں نکاح شروع ہوا۔ہالہ جو کب سے سرخ ڈوپٹہ اوڑھے خوابوں کی دنیا کی سیر میں تھی ایک دم ہوش میں آئی۔دل کی دھڑکن بے ساختہ تیز ہوئی تھی۔

نکاح مکمل ہوا تو سب مبارکباد دینے لگے۔بدر کو دیکھنے سے وہ قاصر رہی۔البتہ اس کی وجاہت کے قصے وہ سن چکی تھی۔بی جان نے اسے گلے سے لگایا۔اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔تایا جان نے سر پر ہاتھ رکھا اور تائی جان نے قہر آلود نظروں کے ساتھ منہ میٹھا کروایا۔ہالہ کو مٹھائی بھی کڑوی لگنے لگی۔ حمود نے سر پر پیار دینے کے بہانے بالوں کا بیڑہ غرق کردیا۔

کچھ دیر بعد سب ادھر ادھر مصروف ہوئے تو ہالہ اپنی پسندیدہ جگہ پر پہنچ گئی۔

"میں کب کب یاد کروں گی آپ دونوں کو۔کاش آج آپ دونوں میرے ساتھ ہوتے۔میں نے آج آپکی خواہش پوری کردی۔"ایک آنسو آنکھ سے ٹوٹ کر گال پر بہ نکلا۔"یہ خواہش تو میں ہر حال میں پوری کرتی چاہے بدر گاؤں کے کسی دفتر میں سرکاری ملازم ہی کیں نہ ہوتا۔" ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑیں۔"کل میں یہاں سے جارہی ھوں۔آپ کے لاڈلے کے پاس۔امید ہے آنے والی زندگی آسان ہوگی۔"ان کی تصویر کو ساتھ لیے وہ اپنے کمرے کی جانب چل دی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طیفور حویلی میں صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔ہالہ ماں باپ کے کمرے سے واپس آنے کے بعد کچن کی جانب چل دی۔ارادہ کافی بنانے کا تھا۔سامان وہ رات میں تیار کر چکی تھی۔

ابھی چند لمحے گزرے تھے جب تائی امی اندر آئیں۔ہالہ کی نظر ان پر پڑی تو مروتاً گویا ہوئی۔

"چائے بنادوں تائی امی؟" ہالہ نے اپنا مگ شیلف پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"آج اس قدر مہربانی کی وجہ؟" راحت بیگم نے طنز سے پوچھا۔"تم جارہی ہو اس کا ہر گز مطلب نہیں کہ سب بدل جائے گا۔تم میرے لیے ہمیشہ وہی طوبیٰ کی ہالہ ہی رہو گی۔" ان کے لہجے میں ازلی حقارت تھی۔ہالہ نے افسوس سے انہیں دیکھا۔

"ان نفرتوں میں کچھ نہیں رکھا تائی جان۔انسان اپنے اندر زہر بھرتا رہتا ہے اور آخر میں خالی ہاتھ رہ جاتا ہے۔" راحت بیگم نے ایک نظر اسے دیکھا اور باہر نکل گئیں۔ان کی نفرت ہالہ کی سمجھ سے باہر تھی۔

حویلی میں طوبیٰ کے آنے کے بعد انہیں اپنی اہمیت کے کم ہو جانے کا شدید خدشہ تھا اور آج بھی وہ اسی احساس کے تحت ہالہ سے نفرت کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے بے اختیار سر جھٹکا۔آج کا دن بہت خاص تھا۔اسے خوش رہنا تھا۔

’’وہاں جا کر میرے بھائی کو تنگ مت کرنا۔میں نے تو انہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ چالاک لڑکی زیادہ تنگ کرے تو پہلی فلائٹ سے واپس بھیج دیں۔‘‘بیجان اور حمود ہالہ کے ساتھ لاہور ائیر پورٹ پر موجود تھے۔حمود اپنی ہانکنے میں مصروف تھا جبکہ بی جان آیات پڑھ کر پھونک رہی تھیں۔

ہالہ اس کی بات سے اختلاف کرنے کی بجائے محبت سے اپنے بھائی جیسے کزن کو دیکھ رہی تھی۔نا جانے دوبارہ دیکھنے کا موقع کب ملے۔

’’اپنا خیال رکھنا اور مجھے فون کر کے پریشان مت کرنا۔باتونی بلا۔‘‘ہالہ نے اس کے کاندھے پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا۔

کچھ ہی دیر میں فلائٹ کا وقت ہوا۔ہالہ نے ایک آخری نظر انہیں دیکھا اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔بی جان نے اپنے آنسو پونچھے اور اسے جاتا ہوا دیکھنے لگیں۔حمود کی نظروں نے آخر تک اس کا

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیچھا کیا یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ نا محسوس سے انداز میں اپنے آنسو صاف کیے اور بی جان کے پیچھے چل دیا۔

"پہلے بھائی چلے گئے اور اب ہالہ۔" اس نے افسردگی سے سوچا۔

ہر وقت ہنسنے والا خوش باش سا حمود زمان جس کے پاس تنہائی میں یاد کرنے کے لیے بہت سے غم تھے۔ مگر جن کی نظر زندگی کے روشن پہلوؤں پہ ہو وہ غمِ حیات میں سے بھی امید کے جگنو تلاش کر لیتے ہیں۔ حمود بھی ان لوگوں میں سے ایک تھا۔

---

بلیک ڈھیلی ڈھالی جینز پر بلیک ہی گھٹنوں تک آتی قمیص پہنے۔ سر کو بھورے رنگ کے سکارف سے ڈھکے اپنی سیاہ ذہانت سے بھرپور آنکھوں کے ساتھ وہ بیگ گھسیٹتی آگے بڑھ رہی تھی۔ چہرے پر الواہی سی چمک تھی۔ ناک میں موجود لونگ آج کچھ زیادہ ہی دمک رہی تھی۔

فلائٹ کی انؤنسمنٹ ہوئی تو وہ کچھ ہی دیر میں جہاز پر سوار ہوئی۔ اپنی مطلوبہ سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے سکھ کا سانس لیا۔ اکیلے سفر کرنا اتنا بھی آسان نہیں۔

www.novelsclubb.com

قسمت سے ونڈو سیٹ مل گئ تھی۔ابھی کچھ ہی دیر گزری جب ایک ایک بھاری بھر کم پچاس سالہ آدمی اس کے ساتھ موجود نشست پر براجمان ہوا۔ہاتھ میں موجود وزنی بیگ کب زمین بوس ہوا اور کب ائیر ہوسٹس کے پیر پر لگا کسی کو کچھ خبر نہ ہوئی۔

"معزرت چاہتا ہوں۔بس عمر کا تقاضا ہے۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے معزرت کی البتہ شرمندگی کے آثار چہرے پر موجود نہ تھے۔

ائیر ہوسٹس نے انہیں ایک زبردست گھوری سے نوازا اور آگے بڑھ گئ۔دل میں نہ جانے کیا کیا ہو گا۔

دس منٹ تک اپنے سامان کے ساتھ سر کھپائی کرنے کے بعد وہ ہالہ کی جانب متوجہ ہوئے۔

"اکیلی سفر کر رہی ہو بیٹا؟"چہرے پر موجود چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی"ہالہ نے مروتاً مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نام؟"رومال سے چہرہ صاف کرتے ہوئے اسے دیکھا۔

"بلقیس شمشاد"ہالہ نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اختر صاحب کا تیزی سے چلتا ہاتھ رکا۔ غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔ "بزرگوں کا نام نہیں پوچھا۔ تمہارا پوچھا ہے۔" ہالہ نے بیزاری سے ادھر ادھر دیکھا۔ خواب کو جینے کا وقت تھا مگر انکل تو انٹرویو لینے کے موڈ میں تھے۔

ان کی طرف سے ہلکا سا رخ موڑا۔ اور باہر دیکھنے لگی۔ اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتے ہالہ بول پڑی۔ "ماں باپ حیات نہیں ایکسڈنٹ میں چل بسے۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے جا رہی ہوں۔ میرا شوہر میرا انتظار کر رہا ہے۔ زبردستی نمبر دینے کی ضرورت نہیں۔ اور آپکے اہل و عیال سے مجھے سروکار نہیں۔ تخلیہ!"

اختر صاحب نے خفگی سے اسے دیکھا اور رخ موڑ گئے مگر اس سے پہلے "ہنہ" کہنا نہیں بھولے۔

www.novelsclubb.com

## دس گھنٹوں بعد

فلائٹ لینڈ کر چکی تھی۔ ہالہ نے لندن کی سرزمین پر قدم رکھا۔ گہری سانس اندر کھینچیں اور آگے بڑھ گئی۔ بیگ پر گرفت مضبوط تھی۔ باہر نکل کر اس کی سیاہ آنکھوں نے ایک شخص کو


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تلاش کیا۔ مگر اتنے سالوں بعد وہ اسے دیکھتے ہی کیسے پہچانے گی۔ہاں مگر وہ تو پہچان لے گا۔
مختلف بورڈز پر نظر آتے ناموں میں اپنا نام تلاش کیا مگر وہاں کوئی نہ تھا۔ابھی وہ اسی کشمکش میں تھی جب کسی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔

ہالہ سرعت سے پیچھے مڑی۔سامنے نیلے رنگ کی سادہ سی شلوار قمیص پہنے ایک نازک سی لڑکی کھڑی تھی جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"پریشان لگ رہی ہو کیا کچھ کھو گیا ہے؟"

ہالہ کی آنکھوں میں غصہ در آیا۔وہ کب سے خوار ہو رہی تھی۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔"سنجیدگی سے جواب دیا۔ نظریں پھر سے اسے تلاشنے لگیں۔

"کوئی مدد چاہیے۔"لڑکی ڈھیٹ واقع ہوئی تھی۔

ہالہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور بیگ تھامے چلنے لگی۔ مگر یہ کیا وہ لڑکی بھی اس کے پیچھے چل دی ۔ہالہ ایک دم گھبرائی قدموں کی رفتار تیز ہونے لگی۔اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ رفتار سے بھاگنے لگی۔لوگ حیرت سے مڑ کر اس نوجوان لڑکی کو بھاگتا ہوا دیکھ رہے تھے۔وہ لڑکی اس کے پیچھے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھاگی تھی یا نہیں وہ دیکھ نہیں پائی اور اسی اثنا میں اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھنا چاہا مگر سامنے کھڑے وجود سے زوردار ٹکر ہوئی۔ پیچھے موجود بیگ کی وجہ سے وہ گرنے سے بچ گئی۔

نظر سامنے اٹھی تھی۔ بلیک جینز پر سفید ہائی نیک اور بلیک ہی لیدر کی جیکٹ پہنے پیروں میں بھاری جوتے پہنے وہ بھوری آنکھوں میں غصہ اور ناسمجھی لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ کالے گھنے بال ماتھے پر بکھرے تھے۔ ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔

ہالہ نے اس کا تفصیلی جائزہ لیا۔ وہ پہچان گئی تھی کہ مقابل اور کوئی نہیں بلکہ بدر مصطفٰی تھا کیونکہ اس کے نین نقوش حمود سے ملتے تھے۔

"بدر زمان مصطفٰی؟" ہالہ نے تصدیق چاہی۔

بدر نے سر تا پیر اسے غور سے دیکھا نظر کالی آنکھوں کے بعد ناک میں چمکتی لونگ پر بھٹکی تھی۔ اس نے نگاہ پھیر لی اور اثبات میں سر ہلایا۔ ایک قدم بیگ کی جانب بڑھایا اور کچھ بھی کہے بغیر چل دیا۔ ہالہ نے حیرت سے اس کی پشت کو دیکھا۔

"صرف ٹکرانے پر اتنا غصہ" وہ بڑبڑائی۔ اور اس کے پیچھے چل دی۔ چھ فٹ سے نکلتا قد اور اٹھی مغرور ناک۔ وہ بچپن کے بدر سے بے حد مختلف تھا۔ کئی آنکھوں میں اس کے لیے ستائش



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابھری تھی۔ مگر وہ ان سب سے بے نیاز چلتا جا رہا تھا۔ہالہ نے اس کا موازنہ حمود سے کیا تھا مگر حمود کبھی اپنی پوری زندگی میں اس قدر سنجیدہ نہیں ہو سکتا تھا۔

---

لندن میں سردی کا زور کچھ کم تھا۔ ہوا میں خنکی تھی۔وہ دونوں گاڑی میں موجود تھے۔اپنے پہنچنے کی اطلاع ہالہ پاکستان دے چکی تھی۔اور اب کھڑکی سے باہر نظر آتے مناظر کو اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔

بدر نے ایک نظر اسے دیکھا اور توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کی۔

آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ دونوں اپارٹمنٹ پہنچ چکے تھے۔

بدر نے سامان نکالا تو وہ فوراً بولی۔

”میں خود لے جاؤں گی۔“ بدر نے چونک کر اسے دیکھا۔چند لمحے گزرے اور وہ سیدھا ہوا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے لے آؤ." "کندھے اچکاتے ہوئے وہ اندر کی جانب چل دیا۔ ہالہ کا منہ حیرت سے کھلا ۔اس نے تو مروتاً کہا تھا۔

بمشکل بیگ گھسیٹتی وہ بھی آندر بڑھ گئ۔

کمر پر ہاتھ رکھ کر ارد گرد نگاہ دوڑائی اور اپارٹمنٹ کا جائزہ لیا۔ صاف ستھرا اور ویل فرنشڈ کنکھیوں سے کمرے سے نکلتے بدر کو دیکھا۔

"کمرہ تیار ہے اور کچن میں ضرورت کا سارا سامان موجود ہے۔ آرام کر لو" بدر نے اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ ہالہ کی تیوری چڑھی۔ وہ اس قدر سنجیدہ کیوں تھا۔

"کیا حمود نے میری شان میں کوئ قصیدہ پڑھا ہے جو تم ٹھیک طرح بات بھی نہیں کر رہے۔" ہالہ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

بدر نے بھوری آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھا۔ "میں ضرورت سے زیادہ نہ بات کرنا پسند کرتا ہوں اور نہ ہی سننا۔ اگر اعتراض ہے تو یہ میرا مسلہ نہیں۔" یہ آخری جملہ تھا جو ہالہ نے سنا اس کے بعد اپارٹمنٹ میں خاموشی چھا گئ۔ وہ جا چکا تھا۔

وہ سست قدموں سے کمرے میں داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

بدر کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔وہ بچپن والا شفیق سا بدر ہرگز نہیں تھا۔

"آپ کا پسندیدہ انسان مجھے پسند نہیں آیا۔"وہ تصویر سے مخاطب ہوئی اور سونے کی غرض سے لیٹ گئی۔ہالہ کی زندگی کا ایک اہم دن اختتام کو پہنچا۔

**ایک ہفتے بعد**

آکسفورڈ سٹریٹ پر گہما گہمی تھی۔لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔ریسٹرونٹ اور دکانوں پر خوب رونق تھی۔ان سب کے درمیان ایک نفس آنکھوں میں اشتیاق لیے ایک ایک چیز کو دیکھ رہا تھا۔چہرے پر بچوں جیسی خوشی تھی۔بلو جینز پر پیروں تک آتا بلیک کوٹ پہنے۔بھورے بالوں کو اونی سکارف سے ڈھکے وہ خوبصورت سی لڑکی ہجوم کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔

ابھی چند لمحے گزرے تھے جب اسے محسوس ہوا وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے۔

گردن موڑ کر ادھر ادھر دیکھا۔تب ہی نظر ایک شخص پر پڑی۔اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا وہ شخص فون پر ہاتھ چلا رہا تھا۔ہالہ نے غور سے اسے دیکھا اور آگے بڑھ گئی۔

"سر وہ آکسفورڈ سٹریٹ میں ہیں۔"


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ جہاں بھی جائے تمہیں سائے کی طرح ساتھ رہنا ہے۔" سپیکر میں بھاری گھمبیر آواز گونجی

۔

"جو حکم سر"۔ کہتے ہی کال کٹ گئ۔

ہالہ ایک دکان کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ سیاہ آنکھیں شیشے کے پار ڈسپلے پر نظر آتی سفید فراک پر مرکوز تھیں۔

"میں اس بار سالگرہ پر پریوں والی فراک پہنوں گی۔ ماما۔" دس سالہ ہالہ نے معصومیت سے کہا۔

"میری بیٹی ہر ڈریس میں پری لگتی ہے۔" طوبٰی نے اس کے گال چومتے ہوئے کہا۔

ہالہ دکان کے اندر داخل ہوئی اور بغیر کچھ سوچے وہ سفید فراک خرید لی۔ آنکھیں موند کر گہری سانس لی اور واپسی کے لیے مڑ گئ۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے بھائی کا کوئی دماغی مسلہ تو نہیں جو تم نے مجھ سے چھپایا ہو۔" ہالہ نے کیب سے نکلتے ہوئے کہا۔ فون کان سے لگا رکھا تھا جبکہ دونوں ہاتھوں میں بیگز تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ایک پاگل انسان کو اپنے آس پاس موجود ہر شخص پاگل ہی دکھتا ہے۔'' حمود نے مزے سے کہا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں ڈئیر کزن۔ وہ مجھے ایسے دیکھتا ہے جیسے میرے انسان ہونے پہ شبہ ہو۔ بات ایسے کرتا ہے جیسے میں انسانوں کی زبان سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اور پچھلے ایک ہفتے سے نا جانے کہاں غائب ہے۔'' ہالہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔ اور دروازے میں چابی گھمائی۔

''یعنی بھائی کو پتہ چل چکا ہے کہ تم انسانوں کی صف میں شامل نہیں۔ آہ ہالہ بی بی آہ۔ میں تو سمجھا تھا یہ راز صرف میں جانتا ہوں۔'' ہالہ نے دانت پیسے۔ شدت سے اس کے سامنے ہونے کی خواہش کی۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی نظر سامنے اٹھی تھی۔

بلو جینز پر سکائے شرٹ پہنے بال ماتھے پر بکھیرے وہ صوفے پر بیٹھا کوئی ڈاکومنٹری دیکھ رہا تھا۔ آہٹ پر سر اٹھا کر دیکھا۔ بھوری آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ملی تھیں۔ چند لمحوں کے لیے آس پاس کی ہر شے ہر آواز تحلیل ہوئی تھی۔ ہالہ نے بمشکل نظریں ہٹائیں اور آہستہ سے سلام کرتی صوفے پر بیٹھی۔ بدر نے سر ہلا کر جواب دیا۔ وہ ابھی تک گزرے لمحات کی قید میں تھا۔ ہالہ نے فون اس کی جانب بڑھایا۔

بدر نے ناسمجھی سے فون تھاما اور کان سے لگایا۔ تب ہی حمود کی چنگھاڑتی آواز کانوں میں گونجی۔

"میرے نہایت قابل احترام بھائی جان! آپ کے سامنے موجود یہ معصوم نظر آنے والی چالاک لڑکی بڑی تیزی سے ڈیٹا ٹرانسفر کر رہی تھی۔ ذرا بچ کے رہیے گا اس سے۔"

بدر نے نظر اٹھا کر ہالہ کو دیکھا۔ وہ سر جھکائے نا جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی۔

"عمر میں بڑی ہے تم سے ذرا خیال کرو۔" ہالہ کے کان کھڑے ہوئے۔ چور نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے پر نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

"چغل خوری میں تو تم بھی ماہر ہو۔ کیوں اپنی نمازوں کو ضائع کرتے ہو۔" دوسری طرف سے نا جانے کیا کہا گیا بدر نے مسکراتے ہوئے فون بند کیا۔ ہالہ نے اس عرصے میں پہلی بار اسے مسکراتے دیکھا تھا۔ صد شکر وہ اس کے لیے نہیں مسکرایا ورنہ برف لمحے میں پگھل جاتی۔

"یہ تمہارے لیے۔" ہالہ نے ایک چھوٹا سا ڈبہ اس کی طرف بڑھایا۔ بدر نے حیرت سے اس چاکلیٹ کے ڈبے کو دیکھا پھر نظر اٹھا کر ہالہ کو دیکھا۔ ہالہ کے تاثرات نارمل تھے۔

"مادام، میں سولہ سالہ بدر مصطفیٰ نہیں بلکہ انیتس سالہ بھرپور مرد ہوں۔ آپ ابھی تک اپنے بچپن میں جی رہی ہیں۔" بدر نے آبرو آچکا کر کہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ دھیما مسکرائی۔ ”کاش تم آج بھی ویسے ہی ہوتے۔“ بدر چونکا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ہالہ اٹھ کھڑی ہوئی۔بدر نے اسے جاتے دیکھا۔ نظریں ابھی بھی اسی راستے پر جمی تھیں جہاں سے وہ گئی تھی۔ایک گہرا سانس لینے کے بعد وہ ڈبہ اٹھایا اور اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

”کچھ راز راز ہی رہنے چاہیے۔اشتہار بن جائیں تو ہر بار نئے سرے سے تکلیف دیتے ہیں۔“

**خوابوں کی دنیا مکمل کہاں ہے**

**جینے کی خواہش میں مرنا یہاں ہے**

www.novelsclubb.com

آج ہالہ کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔

لندن آنے کے بعد یہ وہ دوسری آرزوئے خاص تھی جس کی تکمیل ہوئی تھی۔بدر نہ جانے کن کاموں میں مصروف تھا اسکے ساتھ یہاں آنے کے لیے بھی موجود نہ تھا۔

بقول حمود کے وہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں ملازمت کرتا تھا مگر ہالہ کو اس بات میں بھی شک تھا۔

(”ایک عام ملازم اتنے مہنگے اپارٹمنٹ کا مالک کیسے ہو سکتا ہے۔“ ہالہ نے حمود سے پوچھا تھا۔

"استغفر اللہ! تمہیں وہاں جاسوس کے طور پر نہیں بھیجا تھا۔ سوچو تمہارے اس عظیم خیال کو بھائی کے کانوں تک پہنچادوں تو تمہارے ساتھ کیا ہو گا۔") ہالہ نے بے اختیار سر جھٹکا اور آگے بڑھ گئی۔

اپنی سیاہ آنکھوں میں چمک لیے وہ ارد گرد لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

"سر وہ اس وقت یونیورسٹی میں موجود ہیں۔" نظریں ہالہ پر فوکس کرتے ہوئے خبر دی گئی۔

"اس کے بارے میں ہر خبر رکھنا۔ ریگنگ اور اس طرح کے دوسرے مسلوں میں اس کا نام کسی بھی طرح نہیں آنا چاہیے۔ گوٹ اٹ!" مقابل نے اپنی مخصوص بھاری آواز میں گویا تنبیہ کی ۔اور کوئی بھی جواب سنے بغیر فون بند کر دیا۔

ہالہ کوریڈور میں کھڑی اس طویل راہداری کو دیکھ رہی تھی جس کا دوسرا سرا نظروں سے اوجھل تھا۔

"اوڈیٹوریم کہاں سے ڈھونڈوں۔" کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بڑبڑائی۔

ابھی اسی کشمکش میں تھی جب کسی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔

ہالہ چونک کر پیچھے مڑی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جامنی رنگ کی سادہ سی شلوار قمیص پہنے اوپر جامنی رنگ کا ہی گرم کوٹ پہنے بالوں کو جوڑے میں مقید کیے ایک لڑکی آنکھوں پر چشمہ چڑھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ہالہ کی سیاہ آنکھوں میں شناسائی کی چمک ابھری۔

"تم۔ تم وہی ہو نہ وہ۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی لڑکی نے اس کی بات کاٹی۔

"میں وہ نہیں ہوں۔" لہجہ پراسرار سا تھا۔ ہالہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے سر تا پیر دیکھا۔

"کون نہیں ہو۔ دیکھو میرے ساتھ فراڈ کرنے کی کوشش مت کرنا۔ اس دن ائیرپورٹ پر بھی زبردستی پیچھے پڑ گئی تھی اور آج بھی۔ مسلہ کیا ہے آخر۔"

لڑکی مسکرائی۔ معصوم مسکراہٹ۔ "تمہارے چہرے پر ہوائیاں اس دن بھی اڑی ہوئیں تھیں اور آج بھی۔ بس خدمت خلق کا جزبہ مجھے تم تک لے آیا۔ مائے سیلف **زیبا اختر** اور تمہارا نام۔" کہتے ہی اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ہالہ کی ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔ ایک نظر اس کے آگے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا پھر آہستہ سے تھام لیا۔

"شبانہ ناز" ہالہ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ زیبا چونکی غور سے اسے دیکھا اور پھر مسکرائی۔ ہاتھ پر گرفت مضبوط کی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''نائس نیم شبو۔ چلو تمہیں آڈیٹوریم لے چلوں۔ان انگریزوں میں آکر تمہیں اپنا آپ بھی عجیب لگ رہا ہو گا۔ مگر یقین جانو ہم دونوں دیسی ککڑ ہی لگ رہی ہیں۔'' وہ ہالہ کا بازو پکڑے اس کے اور اپنے حلیے پر چوٹ کرتی اسے اپنے ساتھ لے جانے لگی۔ہالہ نے اس کی بات پر خود کو پیروں تک دیکھا۔وہ بھی تو شلوار قمیص ہی پہنے ہوئے تھی۔اب وہ مسلسل بول رہی تھی اور ہالہ کو بے اختیار حمود یاد آیا تھا۔زیبا بھی اس کی طرح تھی۔ باتونی بلا۔آڈیٹوریم پہنچنے تک زیبا اپنا تفصیلی تعارف دے چکی تھی جبکہ ہالہ نے سرسری سا حصہ لیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔اپنے کمرے سے ملحقہ بالکونی میں بیٹھا وہ کسی فائل پر نظریں دوڑا رہا تھا۔ڈینم جینز پر بلیک ٹی شرٹ اور اوپر سفید رنگ کا سویٹر پہنے وہ بہت پر وقار لگ رہا تھا۔بھوری آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔

"تم پاکستان کیوں نہیں آتے۔ایک بار آؤ ہم سب سے ملو۔بی جان تمہارا بہت انتظار کرتی ہیں ۔"آمنہ بیگم کے کہے گ ئے جملے اس کی سماعتوں میں گونجے تھے۔

"ایک ضروری کام کر رہا ہوں ماما اس کے بعد آؤں گا۔ضرور آؤں گا۔میرا آنا لازم ہے۔" مضبوط لہجے میں کہا گیا۔

اس کی سوچ میں کسی کے بلند و بانگ قہقہے نے خلل ڈالا۔چونک کر آواز کی سمت دیکھا۔ساتھ موجود کمرے کی لائٹس آن تھیں۔اور یقیناً ایسا قہقہہ لگانے والی ہستی "ہالہ فرمان" تھی۔

"عجیب لڑکی ہے۔"اس نے بے اختیار سر جھٹکا اور بڑبڑاتا ہوا اندر بڑھ گیا۔ارادہ نماز پڑھنے کا تھا ۔

"شبو کیا تم آہستہ ہنس سکتی ہو۔میرے کان میں سیٹی کی آواز گونج رہی ہے ابھی تک۔"زیبا نے منہ بسور کر کہا۔وہ دونوں اس وقت کال پر تھیں۔ہالہ تیزی سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہی تھی۔

"یقین جانو مجھے زہر لگتے ہیں وہ لوگ جو میری عادات پر مجھے ٹوکتے ہیں۔آہستہ ہنسو۔ٹھیک سے بیٹھو۔زیادہ مت بولو۔ہم لڑکیاں ہیں یا کوئی روبوٹ۔ہنہ"ہالہ نے ناک چڑھا کر کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تو یوں ہی بدنام ہوں۔ تم مجھ سے کئی گنا زیادہ بولتی ہو۔" سپیکر سے زیبا کی آواز ابھری ۔اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی لیپ ٹاپ ایک دم بند ہوا تھا۔اس کے بعد دو سمجھدار خواتین ہالہ اور زیبا نے کئی حربے آزمائے مگر آن نہ ہو سکا۔

بلا آخر دل پر پتھر رکھ کر اس نے بدر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔جواب نہ ملنے پر وہ آہستہ سے اندر داخل ہوئی۔بدر کمرے کے ایک کونے میں جائے نماز بچھائے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ہالہ ہاتھ میں لیپ ٹاپ تھامے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔اس قدر صاف ستھرا کمرہ اس نے اپنی چوبیس سالہ زندگی میں شاید ہی کبھی دیکھا ہو۔

تیزی سے گھومتی نظریں لال رنگ کی ایک فائل پر جا رکیں۔ قابلِ توجہ چیز اس پر کالے مارکر سے لکھے گئے حروف تھے۔ **"طیفور حویلی"**

ہالہ بری طرح چونکی۔ گردن موڑ کر بدر کو دیکھا۔وہ رکوع کی حالت میں تھا۔ایک نظر دوبارہ فائل کو دیکھنے کے بعد جائے نماز کے قریب پڑے صوفے پر جا بیٹھی۔

بدر اب سجدے کے لیے جھکا تھا۔ہالہ کی نظریں اسی پر تھیں۔ سجدہ طویل تھا اور بدر کا وجود ساکت!

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کیا آج کے دور میں بھی کوئی اس قدر توجہ سے نماز پڑھ سکتا ہے''۔

اس نے دل میں سوچا۔ایک سکون دینے والا احساس تھا جو ہالہ کو اس وقت محسوس ہوا۔زندگی میں پہلی مرتبہ کسی مرد کو اپنے سامنے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔اور اس کا دل چاہا وہ نماز پڑھتا رہے اور وہ یوں ہی اسے دیکھتی رہے۔

''کسی کی اچھی عادت کو اپنانے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے ہالہ فرمان۔'' مسکراتے ہوئے دل میں ارادہ کیا۔

دعا مانگ کر بدر نے بھوری آنکھیں ہالہ پر مرکوز کیں۔ہالہ جو انہماک سے اسے دیکھ رہی تھی ایک لمحے کے لیے گڑبڑائی پھر سنبھل کر لیپ ٹاپ کی جانب اشارہ کیا۔

''چل نہیں رہا۔کوشش کر چکی ہوں''۔

بدر نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔اپنی جگہ سے اٹھا اور صوفے پر ہالہ سے کچھ فاصلے پر بیٹھا۔ہالہ نے اس کی جانب رخ موڑا۔

www.novelsclubb.com

بھوری آنکھیں قریب سے زیادہ خوبصورت لگتی تھیں۔کچھ ہی دیر میں لیپ ٹاپ آن ہوا تو بدر نے سر اٹھایا۔دونوں کی نظریں ملیں۔بدر کی نظریں سیاہ گہری آنکھوں سے ہوتے ہوئے ناک میں چمکتی لونگ پر بھٹکی تھیں۔

بدر شادی مقصد خواہش کانٹریکٹ۔۔۔۔۔۔۔سب کچھ گڈمڈ ہونے لگا۔

آنکھیں موند کر ایک گہری سانس اندر کھینچی اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم جاسکتی ہو۔آئندہ ناک کر کے آنا۔" ہالہ نے حیرت سے اس کی پشت کو دیکھا۔وہ تو ناک کر کے آئی تھی۔حیرت غصے میں بدلی اور وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی کمرے سے نکل گئی مگر ایک نظر فائل کو دیکھنا نہیں بھولی۔

بدر کمرے کے وسط میں کھڑا خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا رہا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپارٹمنٹ کادروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز آئی۔ہالہ اپنے کمرے کے دروازے میں آکھڑی ہوئی۔ گردن موڑ کر بدر کے کمرے کے دروازے کو دیکھالائٹ بند تھی۔وہ یقیناً جاچکا تھا۔

"محترم نہ جانے کیا کیا کر رہے ہیں ہم سب سے چھپ کر۔ کہیں حویلی تو نہیں بکنے والی۔اللہ اللہ ایسا ہوا تو حویلی والے کہاں جائیں گے۔بدر پر تو کسی کا شک نہیں جائے گا۔"

کمر پر ہاتھ رکھے وہ گہری سوچ میں تھی۔

پھر ایک دم سیدھی ہوئی اور قدم بدر کی کمرے کی جانب بڑھائے۔ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو کمرہ کھلتا چلا گیا۔دل میں شکر ادا کیا کہ کمرہ لاکڈ نہیں تھا۔اندر داخل ہوتے لائٹ آن کی۔ نظر بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی فائل پر پڑی۔

"اتنی اہم فائل کو یہاں نہیں رکھنا چاہیے تھا۔" ہالہ طنزیہ مسکرائی۔قدم میز کی جانب بڑھائے۔دل میں خیال آیا ایسا نہیں کرنا چاہیے مگر وہ تجسّس کے ہاتھوں مجبور تھی۔آہستہ سے ہاتھ فائل کی جانب بڑھایا مگر یہ کیا۔۔۔۔۔۔!

www.novelsclubb.com

اس کی کلائی کسی کی مضبوط گرفت میں آئی تھی۔ہالہ کا سانس اٹکا۔مڑ کر مقابل کو دیکھنا چاہا لیکن اس کی بھی نوبت نہیں آئی۔مقابل نے گھما کر اسے اپنے سامنے کیا۔

بدر کو سامنے دیکھ ہالہ کا خون خشک ہوا۔

"کیا کر رہی ہو یہاں ؟" ایک نظر فائل کو دیکھتے سرد لہجے میں پوچھا۔

ہالہ نے بمشکل اعتماد بحال کیا۔

"حویلی کی فائل تمہارے پاس کیوں ہے۔"

اس حالت میں بھی اس کے اعتماد پر بدر کی بھنویں اوپر کو اٹھیں۔

"اپنے کام سے کام رکھنا سیکھو ہالہ فرمان۔" بدر نے سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ہالہ کی تیوری چڑھی۔

"تم حویلی کو بیچنا چاہتے ہو۔کوئی جواب طلب کرنے والا نہیں اس بات کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔"

ہالہ نے تیز لہجے میں کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی بات سنتے بدر کی بھوری آنکھیں حیرت سے پھیلیں مگر اگلے ہی لمحے اس کی جگہ شدید غصے نے لی۔اپنی قہر برساتی نظروں سے اس نے ہالہ کے چہرے کو فوکس کیا۔ایک لمحے کے لیے ہالہ کے دل میں خوف پیدا ہوا تھا۔

”میرے ہر معاملے سے دور رہنا ہالہ بی بی۔ورنہ لحاظ کرنا میں نے کم ہی سیکھا ہے۔“ چبا چبا کے سرد لہجے میں کہا۔اور ایک جھٹکے سے اس کی کلائی چھوڑی۔

فائل ہاتھ میں لی اور اس کی جانب مڑا جو بت بنی کھڑی تھی۔

”کچھ وقت باقی ہے۔پڑھائی مکمل کرو پھر ہمارے راستے الگ ہو جائیں گے۔تب تک بندۂ ناچیز کو مہرے کے طور پر استعمال کر سکتی ہو۔اور میں انکار نہیں کروں گا جانتی ہو کیوں۔؟“ ایک قدم اس کی جانب بڑھایا۔اب وہ براہ راست اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

”کیونکہ دل کے معاملے انسان کو بے بس کر دیتے ہیں۔اس سے وہ بھی کروا لیتے ہیں جس کا وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔“ ہالہ ساکت ہوئی تھی۔دل کا معاملہ ان کے درمیان کبھی نہیں تھا۔اس نے حلق تر کیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تایا اور تائی جان سے بڑی محبت تھی مجھے۔اس لیے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔" بھوری آنکھیں اب لونگ پر تھیں۔

ہالہ نے ایک گہری سانس خارج کی۔ جیسے گردن پر موجود تلوار اچانک ہٹالی گئی ہو۔ایک نظر اسے دیکھا اور پھر خود بخود اس کی نظریں اس کے ہاتھ میں موجود سرخ فائل تک گئیں جس نے اچھی خاصی بے عزتی کروادی تھی۔ نظریں دوبارہ اس بھوری آنکھوں والے مرد کے چہرے پر جمائیں۔

"مجھے تمہارے معاملات میں ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں بدر زمان مصطفٰی۔" بمشکل الفاظ ادا کیے ورنہ چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہو رہا تھا۔

اب جواب بھی تو دینا تھا۔بدر نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا جیسے کہ رہا ہو "تم نے کہا اور میں نے مان لیا"۔ہالہ نے ایک آخری نظر اس پر ڈالی اور کمرے سے نکل گئی۔

بدر نے اس کے جاتے ہی فائل پر ہاتھ پھیرا۔

"اتنی اہم فائل کو یہاں نہیں رکھنا چاہیے تھا۔" وہ بڑبڑایا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یونیورسٹی کے کیفے میں گہما گہمی تھی۔سورج اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا ۔شدید سردی میں سورج نے اپنا چہرہ دکھا کے موسم خوش گوار کیا تھا۔

وہ بینچ پر بیٹھی خلا میں گھور رہی تھی۔ہاتھ میں موجود کتاب کے صفحے ہوا کے دوش پر پھڑ پھڑا رہے تھے۔

"بدر کے ساتھ زیادتی مت کرنا ہالہ"

"بھائی کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کروگی۔"

"میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔تایا اور تائی جان سے بڑی محبت تھی مجھے۔"

جملوں کی بازگشت تھی جو اسے سکون سے رہنے نہیں دے رہی تھی۔اس نے کوئی زیادتی نہیں کی۔وہ اس کے ذریعے پاکستان سے یہاں آئی اور اب بغیر کسی رکاوٹ کے اپنی تعلیم مکمل کر رہی ہے۔یہ عرصہ مکمل ہو گا تو فیصلہ ان دونوں کا ہو گا کہ وہ ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا نہیں اور بدر نے کل صاف لفظوں میں واضح کر دیا تھا کہ وہ الگ ہو جائیں گے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”اگر آج ماما اور بابا یہاں ہوتے تو یہ سب ایسے نہیں ہوتا جیسے اب ہو رہا ہے۔ مجھے لندن آنے کے لیے شادی نہیں کرنی پڑتی۔ بابا کسی بھی دوسرے انسان کی بات سنے بغیر مجھے یہاں بیجھ دیتے کاش وہ یہاں ہوتے کاش!!!!۔“ اس نے ایک گہری سانس بھری۔

”بدر کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ یہ سب ڈیزرو نہیں کرتا۔“ دل سے آواز آئی۔ کتاب بند کر کے ایک طرف رکھی۔

تب ہی اسے زیبا اپنی طرف آتی دکھائی دی۔

”آؤ شبو تمہیں اپنے اباپلس کرائم پارٹنر سے ملواؤں۔“ زیبا نے اسے بازو سے پکڑا اور کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر اپنے ساتھ لے گئی۔

چلتے چلتے وہ دونوں پارکنگ تک آئی تھیں۔ کسی احساس کے تحت ہالہ نے ادھر ادھر دیکھا مگر آس پاس کوئی نہیں تھا۔ نیلے رنگ کی گاڑی کے سامنے سے گزرتے ہوئے وہ دونوں آگے بڑھ گئیں۔ تب ہی گاڑی کے پیچھے سے سیاہ لباس میں کوئی نمودار ہوا۔

”سر وہ یونیورسٹی کی پارکنگ میں ہیں۔ ان کی دوست ان کے ساتھ ہے۔“ خبر پہنچا دی گئی تھی۔

ہالہ نظریں ادھر ادھر گھما رہی تھی جبکہ زیبا بغیر رکے بولتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تبھی ایک گاڑی سے بھاری بھر کم انکل باہر آئے۔ہالہ کی نظر ان پر پڑی تو رک گئی۔ذہن پر زور دیا اور لمحے کے ہزارویں حصے میں پہچان گئی۔زیبا اسے کھینچتے ہوئے انہی کے پاس لائی تھی۔

"ملیے میری پیاری دوست سے شبانہ ناز عرف شبو!" زیبا نے تعارف کروایا۔

اختر صاحب نے ناک پر چشمہ درست کرتے لڑکی کو غور سے دیکھا۔

"بلقیس تم!!!" وہ بھی بلقیس کو پہچان گ ئے تھے۔

ہالہ نے تھوک نگلا۔باری باری دونوں کو دیکھا۔نام کا مزاق تو یہ سوچ کر کیا تھا کہ دوبارہ کبھی زندگی میں ملاقات نہیں ہوگی مگر وہ بھول گئی تھی کہ **"دنیا گول ہے"**۔

انسان زندگی میں لوگوں سے بلاوجہ نہیں ملتا۔

"بلقیس نہیں پیارے ڈیڈی شبانہ، شبانہ ناز۔شبو بھی کہہ سکتے ہیں مگر اس کے لیے شبو کی اجازت درکار ہوگی۔" زیبا نے ہالہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہنہ۔بلقیس شمشاد ہے لڑکی کا نام۔وہ الگ بات ہے جہاز میں لڑکی نے مجھے گھاس نہیں ڈالی مگر نام مجھے یاد ہے۔" اختر صاحب نے ہالہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

زیبا کا کھلا منہ ہالہ نے بند کیا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

www.novelsclubb.com

''لڑکی کا نام ہالہ فرمان ہے۔مزید کوئی بحث نہیں۔پاکستان سے فون آرہا ہے۔مجھے اجازت دیں ۔خدا حافظ۔''ہالہ نے بات مکمل کی اور ہاتھ ہلاتے ہوئے وہاں سے نکل گئی۔زیبا اور اختر صاحب نے ایک ساتھ منہ بسورا۔لڑکی واقعی گھاس نہیں ڈالتی تھی۔اور بقول حمود کے چالاک بھی بہت تھی۔

''بلقیس نام زیادہ اچھا تھا۔کیوں زیبا؟''اختر صاحب نے گردن موڑ کر اپنی دخترِ نیک سے پوچھا ۔دونوں کی نظریں ہالہ کی پشت پر اس طرح جمیں تھیں گویا ڈھلتے سورج کا منظر دیکھ رہے ہوں ۔

''شبو ڈیڈی شبو۔''



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ سڑکوں پر بے مقصد گاڑی دوڑا رہا تھا۔ڈھیلا ڈھالا گرے رنگ کا ٹراؤزر شرٹ پہنے،اوپر گرم سویٹر پہنے سیاہ بال ماتھے پر بکھیرے وہ لاپرواہ سے حلیے میں تھا۔بھوری آنکھوں میں ماضی کی پرچھائیاں تھیں۔

”میں چاہتا ہوں طیفور حویلی کا بٹوارا ہو جائے۔اور یہ کام جلد از جلد ہو جانا چاہیے۔“فرمان صاحب نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

طوبٰی بیگم نے چونک کر اپنے شوہر کو دیکھا۔وہ دونوں سٹڈی میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔جبکہ ہالہ، حمود اور بدر حویلی کے عقبی حصے میں ایک بڑی جنگ کا آغاز کر چکے تھے۔

”بی جان نے یہ بات سنی تو انہیں بہت تکلیف ہو گی فرمان۔“طوبٰی بیگم نے فکر مندی سے کہا۔

انہوں نے کپ میز پر رکھا۔سیاہ آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔بچوں کے مستقبل کا سوال ہے۔“لاپرواہی آنے والے وقت میں بہت نقصان دے گی“۔

طوبٰی بیگم نے بہت کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔جبکہ کچھ ہی دیر پہلے سٹڈی کے دروازے پر موجود بدر ان کی یہ گفتگو سن چکا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سولہ سالہ بدر کو بات سمجھنے میں وقت لگا تھا۔ مگر تیس سالہ بدر اس بات اور اس کے پیچھے چھپے معنی سے بخوبی آگاہ ہو چکا تھا۔

اس سے اگلے دن ہی فرمان اور طوبیٰ اپنی زندگی کی بازی ہار گئے تھے۔

بدر مصطفیٰ جس نے اپنے باپ کی شکل بھی نہ دیکھی تھی اس کے لیے فرمان اور طوبیٰ ہر شے سے بڑھ کر تھے۔اس واقعے کے بعد وہ محظ ایک سال ہی وہاں رہ سکا تھا۔ حمود اور ہالہ کو آمنہ بیگم کے ساتھ چھوڑ کر وہ لندن آگیا تھا۔

اسے یاد تھا جب دس سالہ ہالہ نے اس کے جانے سے پہلے اس سے کہا تھا۔

"تم ہمیں چھوڑ کر چلے جاؤ گے جیسے ماما بابا چلے گئے۔"

"میں جلد واپس بھی آؤں گا لڑکی۔" بدر نے اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

ہالہ نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"بی جان نے کہا تھا جانے والے واپس نہیں آتے۔" کچھ لمحوں کا توقف لیا۔ "اور آمنہ چچی نے کل مجھ سے کہا کہ جانے والوں کو نہیں روکتے۔" بدر نے اس ذہین آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا۔

وہ کہیں سے بھی اسے دس سال کی نہیں لگی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم دوبارہ ضرور ملیں گے ہالہ فرمان۔مجھے یقین ہے!"

گاڑی کے ہارن پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔آج اعصاب پر ایک بوجھ سا تھا۔ناچاہتے ہوئے بھی تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔وہ اس احساس سے فرار چاہتا تھا مگر فرار کی کوئی راہ نظر نہیں آ رہی تھی۔

اس نے گھر جانے میں ہی عافیت سمجھی۔

---

"اس قدر بے کار لیپ ٹاپ دینے کی ضرورت نہیں تھی حمود زمان۔اتنے پیسے لے کر کہاں جاؤ گے۔مفت مشورہ ہے مجھ پر خرچ کرو۔زندگی بھر دعائیں دوں گی۔"ہالہ فون کان سے لگائے فٹ پاتھ پر چلتی جا رہی تھی۔بلیک جینز پر گھٹنوں تک آتی بلو فراک اور بلیک لیدر کی جیکٹ پہنے۔سر پر گرم ٹوپی لیے وہ بے حد پر کشش لگ رہی تھی۔پاؤں جوگرز میں مقید تھے۔سیاہ آنکھیں ہوا میں خنکی کی وجہ سے قدرے سرخ ہو رہی تھیں۔


www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوسری جانب حمود نے آنکھیں گھماتے ہوئے اس کی بات سنی۔

"چالاک لڑکی کو لیپ ٹاپ لا کر دو۔ پھر وہ ان پر وفیشنل طریقے سے اس پر ہاتھ چلائے اور اپنی غلطی ماننے کی بجائے اپنے محسن کو بددعائیں دے۔اور تمہاری نظر میری جائیداد پر بھی ہے یہ میرے لیے ایک نیا اور بھیانک انکشاف ہے۔" حمود نے جوگنگ کرتے ہوئے پھولی سانسوں کے درمیان کہا۔

"اپنی غلطی نہ ماننے والوں سے بڑی کوفت ہوتی ہے مجھے۔" ہالہ نے چڑتے ہوئے کہا۔

"اللہ کی شان۔ کہ کون رہا ہے۔" حمود نے مزید تنگ کیا۔

ہالہ جو منہ پھلائے اس کی باتیں سن رہی تھی کچھ یاد آنے پر ایک دم سنجیدہ ہوئی۔

"تم یہاں کب آؤ گے۔" نہایت سنجیدگی سے پوچھا گیا۔ حمود چونکا۔

"سب ٹھیک ہے نہ چالاک لڑکی؟" حمود کے بھاگتے قدم رکے تھے۔ پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے تفتیش ناک لہجے میں پوچھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہرا بھائی اب بچپن والے بدر جیسا نہیں رہا۔تم اس سے ملو گے تو تمہاری رائے بھی یہی ہو گی۔ اور مجھے تو اس کی جاب کے بارے میں بھی ٹھیک ٹھاک شک ہے۔ خیر مجھے کیا۔!"ہالہ نے ایک لمحے میں خود کو لاپرواہ ظاہر کیا۔البتہ دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے۔

"بھائی سے اتنی خار مت رکھو ہالہ۔ تمہارے لیے ہی مشکل ہو گی۔" حمود نے اسے سمجھایا پھر کچھ یاد آنے پر پوچھا۔

"کیا انہوں نے کچھ کہا ہے تم سے۔؟"

ہالہ نے گہری سانس بھری۔دل کا غبار دل میں دب نہ سکا تھا۔

"تمارا بھائی تو بلکل تمہارے جیسا نہیں ہے حمود۔وہ میرے بابا جیسا بھی نہیں ہے۔وہ ان مردوں جیسا نہیں ہے جن سے میں آج تک ملی ہوں۔وہ مختلف ہے بہت مختلف۔اسے میرے کسی معاملے میں دلچسپی نہیں وہ مجھ سے ٹھیک طرح بات نہیں کرتا۔میری موجودگی کی وجہ سے وہ گھر بھی نہیں آتا۔میں نے بڑی زیادتی کر دی حمود۔خود کو اس کے سر پر مسلط کیا۔اس کے لیے کوئی سیکنڈ آپشن نہیں چھوڑا۔"بولتے بولتے ہالہ کی آواز رندھ گئی۔وہ اور بھی کچھ کہنا چاہتی تھی مگر حمود نے روک دیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہالہ، ہالہ تم بھول رہی ہو یہ ایک کانٹریکٹ ہے۔ تم نے بھائی کو سر پر سوار کیوں کر لیا۔ کیا تم اپنے فیصلے پر پچھتا رہی ہو۔؟"

ہالہ ایک دم ہوش میں آئی۔ اپنے نظر انداز کیے جانے کی تکلیف میں وہ سب بھول گئی تھی۔ اس نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کیا۔ قدم مسجد کے سامنے آر کے تھے۔

"میں کل بات کروں گی حمود۔ نماز کا وقت ہو رہا ہے۔" وہ اب نارمل لگ رہی تھی۔ حمود نے گہری سانس بھری اور فون کاٹ دیا۔ ہالہ کی باتوں سے وہ بہت کچھ سمجھ گیا تھا مگر ابھی خاموش رہنا بہتر تھا۔

ہالہ نے قدم اندر کی جانب بڑھائے۔ پرئر روم میں نماز ادا کرنے کے بعد وہ ایک کونے میں جا بیٹھی۔ نماز شروع کرنے سے پہلے بدر کا سجدے کی حالت میں جھکا عکس ذہن کی سکرین پر ابھرا تھا۔

نظریں دیوار گیر کھڑکی سے باہر نظر آتے درختوں پر تھی۔ نہ جانے کتنا وقت گزرا وہ ساکت بیٹھی رہی۔

لندن آکر وہ بے حد خوش تھی۔ یہ اس کی زندگی کا خوبصورت ایڈوینچر تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

**خوابوں کی تکمیل انسان کو اندر تک سرشار کر دیتی ہے۔ن ئے خواب امید کا ایک جگنو ہاتھ میں تھما دیتے ہیں۔ پھر انسان کسی بھی موڑ پر رکتا نہیں بلکہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔خواب یقیناً انسان کا بڑا قیمتی سرمایہ ہیں۔**

ہالہ کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔ مگر دل کا ایک حصہ تھا جو بے چین رہتا تھا۔کچھ کمی سی کچھ خالی پن سا۔اور آج تنہائی میں اپنے رب کو یاد کر کے اسے اس بات پر ایمان آگیا تھا کہ انسان دنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نہ چلا جائے۔کتنے ہی دروں کی خاک کیوں نہ چھان لے۔جو سکون سجدے میں ہے وہ اس جگہ کے علاوہ کہیں نصیب نہیں ہو گا۔

**"اور اللہ کے ذکر میں دلوں کا سکون ہے۔"**

گھڑی پر وقت دیکھا نو بج رہے تھے۔سردی کی شدت گزرتے وقت کے ساتھ بڑھ رہی تھی ۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور واپسی کے راستے پر چل پڑی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کے دس بج رہے تھے۔اس نے اپارٹمنٹ کے دروازے میں چابی گھمائی۔

کسی احساس کے تحت گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔

اپارٹمنٹ کے دائیں اور بائیں جانب لان تھا۔اور اس سے آگے ایک پول جس کی زرد بتی روشن تھی۔ہلکی ہوا عجیب سماں پیش کر رہی تھی۔اسے یقین نہ آیا وہ ابھی کچھ دیر پہلے اسی راستے سے ہو کر اندر آئی تھی۔بے اختیار جھر جھری لی اور جلدی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

لاؤنج میں آتے ہی اس کی نظر بدر پر پڑی جو ایک ہاتھ سینے پر رکھے دوسرے ہاتھ سے صوفے کو تھامے نیچے کی جانب جھکا ہوا تھا۔ہالہ سرعت سے اس کی جانب بڑھی۔

بدر کا سانس بے تحاشہ پھولا ہوا تھا۔چہرے پر تکلیف کے آثار واضح تھے۔

ہالہ کو کچھ سمجھ نہ آیا۔اس کے گر جانے کے خوف سے آگے بڑھ کر آہستہ سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے۔

اور قدرے دھیمی آواز میں اسے پکارا

"بدر"

بدر کا دل دھڑکا۔سر اٹھا کر اسے دیکھنا چاہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھوری آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔چہرے کا رنگ متغیر تھا۔

”تم ٹھیک ہو؟“فکر مندی سے پوچھا۔

بدر نے اس کے ہاتھوں میں مقید اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔کچھ کہنا چاہا مگر حلق سے آواز بر آمد نہیں ہوئی۔بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔

ہالہ ایک دم گھبرائی اسے تھامے صوفے کی طرف لائی اور آہستہ سے بٹھایا۔پانی کا گلاس اس کے منہ سے لگایا۔وہ چند گھونٹ ہی اتار سکا۔

ہالہ الٹے قدموں باہر کی جانب بھاگی۔بدر نے ایک نظر اسے جاتے دیکھا اور نظریں اپنے ہاتھوں پر جمائیں جو کچھ لمحوں پہلے اس کے ہاتھوں میں مقید تھے۔

کچھ ساعتیں گزریں جب ہالہ واپس آئی۔اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر شخص تھا۔

”یہ میرے شوہر ہیں بدر مصطفیٰ۔“ہالہ نے بدر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

بدر نے چونک کر سیاہ آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک عام سا تعارف اس قدر خاص کیوں لگا تھا۔ وہ یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ بھاری سر اور اکھڑتی سانسیں پس منظر میں چلی گئیں۔ آس پاس کی ہر شے غائب ہوئی۔ بھوری آنکھوں کے لیے اس وقت اگر کچھ اہم تھا تو وہ سیاہ آنکھوں والی ہالہ فرمان تھی۔

کچھ دیر بعد پڑوس سے آئے وہ انکل واپس چلے گئے کیونکہ بدر کی حالت ایک دم نارمل ہوئی تھی۔ ہاسپٹل کی ضرورت نہیں پڑی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے کے بستر پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہالہ اندر آئی۔

آنے سے پہلے ناک کرنا بھول گئی تھی اور یہ اندر آنے کے بعد یاد آیا تھا۔

"کیا ایسا پہلی بار ہوا ہے؟" سوالیہ نظریں بدر کے چہرے پر مرکوز تھیں۔ بدر نے چھت سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں پہلی بار ہوا ہے اور میں اب تک بے یقین ہوں۔" اپنی مخصوص بھاری آواز میں جواب دیا

۔ہالہ چونکی پھر اثبات میں سر ہلایا۔

"علاج کروانا چاہیے جلد سے جلد۔" ہالہ نے اپنے تئیں مشورہ دیا۔

بدر مسکرایا۔دلکش مسکراہٹ!

"اس مرض کا کوئی علاج نہیں۔" نظریں ایک پل کے لیے بھی اس کے چہرے سے نہیں ہٹی تھیں۔

"ایسا کوئی مرض نہیں جس کا علاج نہ ہو۔" ہالہ نے مضبوط لہجے میں کہا۔

بدر کی آنکھیں چمکیں مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔ہالہ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کی گہری ہوتی مسکراہٹ کو دیکھ کر چونکی۔آج وہ اس کی بات پر ہی مسکرایا تھا۔

"اس شخص کو اتنا خوبصورت لگنے کا حق کس نے دیا۔" اس نے بے اختیار سوچا۔

نظریں اس کے چہرے سے ہٹا کر ادھر ادھر دیکھا اور آہستہ سے صوفے پر جا بیٹھی۔اب وہ بدر کے علاوہ کمرے کی ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔کچھ دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ کے ذہن میں ایک خیال کوندا۔ وہ ذرا سا آگے ہو کر بیٹھی۔ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا رکھی تھیں۔

"اگر تم چاہو تو میں اپنی دوست زیبا سے بات کر سکتی ہوں وہ لندن کے بہترین ڈاکٹرز کو جانتی ہے۔ ہمارے لیے آسانی ہو جائے گی۔" ہالہ نے سنجیدگی سے آفر کی۔

بدر جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ایک دم چونکا۔ بیڈ پر ذرا سا اوپر ہو کر بیٹھا۔

"اور ان بہترین ڈاکٹرز کی فیس کون دے گا۔ تم یا میں؟" بغیر کسی طنز کے سادا سا سوال کیا تھا بدر مصطفٰی نے۔

ہالہ جو کسی مروت بھرے جملے کی توقع کر رہی تھی بری طرح چونکی۔

"کیا جان پیسے سے زیادہ قیمتی ہے؟" بدر کی طرف سے مزید ایک سنجیدہ سا سوال۔

ہالہ اس کے سوال پر غور کرتی حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔ کیا واقعی پیسے زیادہ قیمتی ہیں۔

"فیس تم پے کرو گے۔ اور اگر مزید پیسے چاہیے تو میں تمہیں محض ادھار دے سکتی ہوں مگر اس میں بھی حد بندی ہو گی۔ دراصل میں ایک کفایت شعار لڑکی ہوں۔ سوچ سمجھ کر خرچ کرنے

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

والی۔ لیکن چونکہ تم میرے کزن پلس شوہر ہو تو یہ رعایت صرف تمہارے لیے۔" ہالہ نے سر پر موجود ٹوپی بلاوجہ درست کرتے ہوئے کہا۔

(وہ یہ نہیں کہہ پائی کہ اگر پیسوں کی قلت ہے تو اتنے مہنگے اپارٹمنٹ میں رہنے کی ضرورت کیا ہے۔ کہہ دیتی تو بدر بلکل لحاظ نہ کرتا اور وہ یہ بات جانتی تھی)۔

اس کی بات پر بدر ہلکا سا ہنسا۔

اسے یاد تھا ہالہ بچپن سے ہی خرچ کرنے کے معاملے میں ایک قدم پیچھے رہتی تھی۔

"کنجوس لڑکی"۔

ہالہ کے القابات میں ایک نیا اضافہ ہوا۔

"میں پچھلے پانچ سال سے اس عجیب حالت کا شکار ہوں۔ میرے لیے یہ عام سی بات ہو چکی ہے ۔ مگر جانتی ہو آج خاص بات کیا ہے؟ بدر اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ نظریں کمرے کی کھڑکی سے نظر آتے منظر پر تھیں۔ ہالہ جو اس کے ہنسنے پر تیکھی نظروں سے اسے گھور رہی تھی اس کی بات سنتے سنجیدہ ہوئی۔

"کیا خاص بات تھی۔" بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بدر نے اس کا جملہ سنتے ہی بھوری آنکھیں سامنے بیٹھی لڑکی کے چہرے پر جمائیں۔

"آج میرا ہاتھ تھامنے کے لیے ایک خوبصورت لڑکی موجود تھی اور جانتی ہو؟ بدر مصطفیٰ جو کئی گھنٹے اس حالت کے زیر اثر رہتا تھا وہ آج ایک لمحے میں ٹھیک ہوا تھا۔ محض ایک لمحہ۔ یہ کسی معجزے سے کم نہیں۔" وہ مخصوص بھاری آواز میں بول رہا تھا اور ہالہ دم سادھے اسے سن رہی تھی۔

اپنی بات کہ کر وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھنے لگا۔ اور ہمیشہ کی طرح بھوری آنکھوں نے سیاہ آنکھوں سے لونگ تک کا سفر طے کیا تھا۔ محض یہ ایک ایسی تبدیلی تھی جس پر بدر کی خوبصورت بھوری آنکھیں ٹھر جاتی تھیں۔

ہالہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔ چہرے کا رنگ سرخ ہوا۔ خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر ادھر ادھر دیکھا۔ ایک ٹانگ جو دوسری پر جمار کھی تھی خود بخود ہلنے لگی۔ ہاتھ کبھی سر پر موجود ٹوپی کی طرف جاتا تو کبھی گلے میں ڈالے مفلر کی طرف۔ بدر اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔ چہرے پر بڑی جاندار مسکراہٹ آئی تھی۔ ہالہ اس کی مسکراہٹ دیکھ لیتی تو یقیناً کمرے سے بھاگ جاتی۔

"مجھے کونسول کرنا نہیں آتا۔" ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور ایسے لوگ بہتر طریقے سے کونسول کرتے ہیں۔" بدر مسلسل مسکرا رہا تھا۔ہالہ کے لیے بیٹھنا مشکل ہونے لگا۔وہ اچھی خاصی کنفیوز ہو رہی تھی۔

اگر اس وقت زیبا یا حمود اسے دیکھ لیتے تو یقیناً غش کھا جاتے۔

"اس کی وجہ تو ہو گی کوئی۔" بات بدلی۔

"سٹریس۔" بدر نے کچھ لمحوں بعد یک لفظی جواب دیا۔اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔

"وجہ۔؟" ہالہ نے فوراً پوچھا۔

"پاکستان جانا چاہتا ہوں۔اپنوں سے ملنا چاہتا ہوں۔عرصہ ہوا اپنے پیارے بھائی کا چہرہ دیکھے۔" بدر کے لہجے میں تکان تھی۔

"ٹھیک ہے۔ہم کل کی فلائٹ سے ہی پاکستان چلتے ہیں۔وہاں سب کو تمہارا بہت انتظار ہے۔" ہالہ نے اس وجیہہ مرد کو دیکھتے ہوئے رسان سے کہا۔وہ ایسے کیوں کہ رہا تھا جیسا یہ کوئی ناممکن بات ہو۔

www.novelsclubb.com

"ابھی نہیں۔ کچھ مسلے ہیں وہ حل کر کے جاؤں گا۔" بھوری آنکھوں کا ارتکاز گہرا ہوا۔ لہجے میں بھی گہرائی تھی۔ ہالہ نے غور نہ کیا۔

"مسلے تو چلتے ہی رہیں گے۔ زندگی کا حصہ ہیں مگر اپنوں سے ملنے کے لیے وقت نکالنا پڑتا ہے۔ میں فلائٹ بک کرواتی ہوں۔" اس کی بات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہالہ نے فون کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ مگر بدر کی آواز پر اسے رکنا پڑا۔

"

"کہہ رہا ہوں نہ نہیں۔ انکار کا مطلب انکار ہی ہوتا ہے۔" بدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

ہالہ جو فون اٹھانے والی تھی ایک دم رکی۔

غور سے بستر پر لیٹے وجود کو دیکھا۔ بدر کے ماتھے پر بل تھے اسے بے اختیار پہلے دن والا بدر مصطفیٰ یاد آیا جو آج کے بدر سے بلکل مختلف تھا۔ اس نے گہرا سانس بھرا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کچھ چاہیے ہو تو مجھے کال کر دینا۔" آہستہ سے کہتی وہ کمرے سے نکل گئی۔ بدر نے خاموش نظروں سے اسے جاتے دیکھا۔

"سخت لہجے میں بات نہیں کرنی چاہیے تھی"۔

www.novelsclubb.com

اس ایک ماہ میں پہلی مرتبہ بدر کو اس بات کا احساس ہوا تھا۔ تبدیلی کیا واقعی آگئی تھی؟

طیفور حویلی میں صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔ ملازمین اپنے کام میں مگن تھے۔

طویل راہداری جہاں کبھی ہالہ کے قہقہے اور اس کی آوازیں گونجتی تھیں وہاں اب خاموشی کا راج تھا۔ حمود لاہور شہر کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ لہٰذا اس کا زیادہ وقت اپنوں سے دور ہی گزرتا تھا۔

ویکنڈ کے باعث وہ حویلی آیا تھا۔ اور اس وقت بی جان کے کمرے میں پچھلے ایک گھنٹے سے ان کے دماغ کی دہی بنا رہا تھا۔

”برامت مانیے گا بی جان! آپ کے ہاتھوں میں تاثیر تو بہت ہے مگر مالش کرنا آپ کو ابھی تک نہیں آیا۔“ حمود نے عادت سے مجبور ہو کر بی جان کے چپ کروانے کے باوجود منہ کھولا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی بات کے جواب میں ایک زبردست دھموکہ اس کی کمر میں جڑا تھا۔ وہ کراہ کر رہ گیا۔

"بالوں کا کوئی حشر نہیں چھوڑا تم نے۔ شہر جا کر مزدوری کرتے ہو یا کڑی دھوپ میں اینٹیں اٹھاتے ہو جو حال یہاں تک جا پہنچا ہے۔" بی جان نے اس کے سر میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔

"کہتا تو ہوں مجھے بھی لندن بھیج دیں۔ نہ وہاں دھوپ ہو گی نہ گرد و غبار۔ بلکہ فائدہ یہ ہو گا کہ میں پہلے سے زیادہ حسین ہو جاؤں گا۔" حمود نے اپنا مقصد نکالا۔

جواباً ایک اور دھموکہ وصول ہوا تھا کمر پر۔

"آئینہ دیکھ رکھو میاں۔ اور جہاں تک بات ہے لندن کی تو وہاں بھی بھیج دیں گے ابھی اس قابل تو ہو جاؤ۔ کل دیکھ لیا تھا تمہیں بازار میں۔ زیادہ رش کیا ہوا تم تو گھنچکر ہی بن گئے تھے۔" بی جان نے اچھی خاصی جھاڑ پلائی۔ حمود نے منہ بسورا۔

"ہالہ مجھ سے زیادہ پانی میں ہے۔ اس کو تو ایسے بھیجا جیسے لندن جانے کے لیے پوری دنیا میں ایک ہی فلائٹ باقی رہ گئی تھی۔" اب کی بار بی جان نے بال کھینچے۔ حمود نے جواباً وہاں سے اٹھنا چاہا مگر بی جان سے کیسے جیت سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نصیب کی باتیں ہیں سب۔ہالہ سے یاد آیا فون تو ملاؤ ذرا اسے ایک ہفتہ ہو گیا بات نہیں ہوئی۔

"بی جان کو پوتی کی بہت فکر تھی۔

"ان انگریزوں میں پہنچ کر ہم دیسی لوگوں کو بھول ہی گئی ہے۔کہاں یاد ہو گا کہ کوئی ہینڈ سم سا حمود بھی تھا اور اس کے ساتھ کوئی حسین دوشیزہ۔" لہجے میں افسردگی پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔

"ایں، حسین دوشیزہ کون؟"

"میرے پیچھے بیٹھی ہیں۔" حمود نے معلومات میں اضافہ کیا۔اور اس سے پہلے کہ بی جان کا ہاتھ پھر سے سلامی پیش کرتا وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر حویلی کے دوسرے حصے کی طرف آئیں تو راہداری جو بالکل سنسان تھی وہاں قدموں کی چاپ پیدا ہوئی تھی جو ایک مخصوس قسم کا ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔

قدم آخری کمرے کے سامنے آر کے تھے۔آہستہ سے دروازہ کھول کر وہ وجود اندر داخل ہوا تھا

۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ کے جانے کے بعد وہ کمرا پہلی مرتبہ کھلا تھا۔ورنہ اس آخری کمرے تک کوئی آنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا تھا۔

اندر داخل ہوتے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا اور قدم آگے بڑھائے جو دیوار گیر تصویر کے سامنے جا رکے تھے۔

کئی ساعتیں گزریں مگر وجود نے تصویر سے نظریں نہ ہٹائیں۔آنکھوں میں عجیب تاثرات تھے کوئی دیکھ لیتا تو شائد اندر تک کانپ جاتا۔

جب دیکھتے دیکھتے آنکھیں اور گردن تھک گئی تو نگاہوں کا زاویہ بدلا۔ایک تصویر بیڈ کے اوپر دیوار پر بھی نصب تھی مگر اب وہاں موجود نہ تھی۔

یہ واحد تبدیلی محسوس ہوئی تھی۔قدم دیوار گیر الماری کی جانب بڑھائے۔اور کچھ ہی وقت کے بعد وہ وجود دروازہ بند کرتا کمرے سے نکل گیا۔

راہداری ایک مرتبہ پھر سنسان ہو چکی تھی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لندن میں سردی اپنے عروج پر تھی۔ بارش کی بدولت موسم خوش گوار ہوا تھا۔

ساتھ ہی سردی کا زور بھی بڑھ رہا تھا۔

یونیورسٹی میں ہمیشہ کی طرح گہما گہمی تھی۔ گرم بھاری کپڑے پہنے لوگ ادھر سے ادھر گھوم رہے تھے۔ کچھ ٹولیوں کی صورت میں بیٹھے تھے۔

انہی لوگوں کے درمیان دو نفوس تیز تیز قدم اٹھاتے گراؤنڈ کو پار کر رہے تھے۔

پیروں تک لال رنگ کے گرم کوٹ ساتھ سفید جوگرز اور سر پر سیاہ رنگ کے سکارف لے رکھے تھے۔ ہاتھ جیبوں میں ڈالے وہ دونوں ایک ساتھ قدم اٹھا رہے تھے۔ قدموں کے ساتھ زبان کی رفتار بھی کافی تیز تھی۔

"جینی نے پارٹی میں بلایا ہے۔ اگر تم آؤ گی تو ہی میں آؤں گی۔" چشمے والی لڑکی نے کہا۔

"مجھے جینی پسند نہیں۔ بہت خوشامدی سی ہے۔" سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے ناک رگڑتے ہوئے کہا۔

چشمے والی لڑکی نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "تمہیں تو ہر انسان سے اختلاف ہے۔"


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''چلو کرنے دو اسے خوشامد تمہارا کیا جاتا ہے۔خوشامد ہی کرتی ہے کونسا جائیداد میں حصہ مانگتی ہے۔''

جواباً سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے اسے گھورا۔

''میں آدم بیزار انسان ہوں۔مجھے انسانوں میں خاص دلچسپی نہیں۔''سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے سنجیدگی سے کہا۔

''پھر کس میں دلچسپی ہے۔''چشمے والی لڑکی نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سیاہ آنکھوں کی چمک بڑھی۔عنابی ہونٹوں پر دلفریب سی مسکان آئی۔

''مجھے صرف اپنے خوابوں میں دلچسپی ہے۔میرے خواب میرا کل اثاثہ ہیں اور ان کے بغیر ہالہ کچھ بھی نہیں!''

www.novelsclubb.com

زیب نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

یہ لڑکی اپنے خوابوں پر ایک نہ ختم ہونے والا مضمون باآسانی لکھ سکتی تھی۔

گراؤنڈ کو پار کرتے وہ دونوں پارکنگ ایریا کی جانب بڑھ رہی تھیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جینی کے اصرار کا انداز ایسا تھا کہ اگر ہم انکار کریں گے تو نتیجتاً وہ یونیورسٹی کی چھت سے چھلانگ لگا دے گی۔اور جانے سے پہلے یہ بیان ضرور دے گی کہ خودکشی کی وجہ ہم دونوں تھے۔" زیبا نے مزے سے بتایا۔ہالہ کا قہقہہ بلند ہوا۔

اور قہقہے کا انداز ایسا تھا کہ پاس سے گزرتے کئی لوگ ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئے۔زیبا نے ایک زبردست تھپڑ اس کے کندھے پر رسید کیا۔ہالہ کی آواز خود بخود مدھم پڑی۔

پارکنگ ایریا میں داخل ہوتے ہی ہالہ کے پاؤں کو بریک لگی۔سیاہ آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔منہ ہلکا سا واہ ہوا۔

وجہ سامنے نظر آنے والا منظر تھا جہاں بدر اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے سر جھکا کر فون پر ہاتھ چلا رہا تھا۔

بلیک ڈینم جینز پر بادامی رنگ کا بلیزر۔پاؤں میں بھورے رنگ کے بھاری بوٹ، گلے میں بلیک اور وائٹ مفلر اور سیاہ بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے تھے۔گندمی رنگت روشنی میں دمک رہی تھی۔کانوں میں بلوٹوتھ لگا رکھے تھے۔

ہالہ کے منہ سے بے ساختہ **ماشاءاللہ** نکلا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیاہ آنکھیں اس پر وقار مرد پر ٹھہر سی گئیں۔ قدم خود بخود اس کی جانب بڑھنے لگے۔

بدر نے سر اٹھایا۔ نظر لال رنگ کے لمبے کوٹ میں اپنی طرف آتی لڑکی پر پڑی۔ اس کی سیاہ آنکھیں بدر پر تھیں۔ وہ ہلکا سا مسکرایا اور ٹیک چھوڑ کر کھڑا ہوا۔

ہالہ نے اس کے سامنے آتے ہی سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ قد میں اس سے لمبا تھا۔

بدر نے سیاہ آنکھوں میں حیرانی واضح دیکھی۔

"بدر اور اس کی یونیورسٹی میں۔ کیسے ممکن تھا!"

"کہیں تم راستہ تو نہیں بھولے۔ یہ میری یونیورسٹی ہے۔" ہالہ نے آگاہ کیا۔

"اگر یہ طنز تھا تو بہت اچھا تھا۔ لیکن میں بھول کر نہیں آیا مادام! میزبانی کے چند فرائض انجام دینا چاہتا ہوں۔ قسمت سے وقت آج ملا ہے۔ اگر آپکی اجازت ہو تو لنچ ساتھ کرتے ہیں۔" بدر نے قدرے جھک کر مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔

ہالہ تو بے ہوش ہونے کو تھی۔ یہ کونسا بدر تھا جو اس وقت اس کے سامنے کھڑا اسے لنچ کی آفر کر رہا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اہم۔اہم" زیبا کی کھنکھار پر وہ دونوں چونکے۔ایک ساتھ گردن موڑ کر اسے دیکھا جو کینہ توز نظروں سے ہالہ کو گھور رہی تھی۔

ہالہ نے تھوک نگلا۔

Meet my husband , Badar Mustafa !""""

زیبا کی گھورتی نظروں سے بچتے ہوئے تعارف کروایا۔جملہ سننے کی دیر تھی زیبا اختر سکتے میں چلی گئی۔جبکہ دوسری جانب بدر کی بھوری آنکھیں ہالہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

"تعارف واقعی خوبصورت تھا یا اسے لگتا تھا۔وہ سمجھ نہ پایا۔"

زیبا نے زبردستی مسکراتے ہوئے بدر سے رسمی علیک سلیک کی۔بدر نے بھی خوش اخلاقی کا اعلیٰ مظاہرہ کیا۔

"یہ پیس آپ کو کہاں ملا۔" عادت سے مجبور زیبا کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ہالہ نے دانت پیسے۔

"بچپن میں ہی مل گیا تھا۔اتفاق سے ہم دونوں کزنز بھی ہیں۔" بدر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زیبا نے زبردستی ہالہ کو گلے لگاتے ہوئے خدا حافظ کہا۔

---

**تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات**

**تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے**

www.novelsclubb.com

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔بدر کی توجہ ڈرائیونگ پر تھی جبکہ ہالہ باہر دوڑتی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔

بدر نے گلا کھنکھارا۔

"حمود نے مجھ سے کہا کہ میں ہالہ سے بات نہیں کرتا۔وہ یہاں مہمان ہے مجھے اس کی میزبانی کو اپنا فرض سمجھنا چاہیے۔" بدر نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

ہالہ نے دل ہی دل میں اس باتونی بلا کو صلواتیں سنائیں۔ حمود سن لیتا تو کانوں کو ہاتھ لگاتا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل میں مصروف ہوتی ہوں کجا کہ ایسی باتوں پر توجہ دوں۔ اور جہاں تک بات ہے حمود کی تو اسے مجھ سے اللہ واسطے کا بیر ہے۔ تم اس کی باتوں میں بڑی آسانی سے آگ ئے۔" ہالہ نے رسان سے کہا۔ انداز ایسا تھا گویا کوئی ملکہ شاہی فرمان جاری کر رہی ہو۔

اس کے انداز پر بدر کے ابرو اوپر کو اٹھے۔

"اور اگر میں کہوں میرے پاس کال ریکارڈنگ ہے تو۔" ہونٹ ایک طرف سے اوپر کو اٹھے۔

ہالہ کا گلا خشک ہوا۔ چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

(بیڑا غرق ہو ہالہ تمہارا۔ کیا ضرورت تھی ملکہ جزبات بننے کی۔ اور وہ منحوس مارا! ہے تو اسی کا بھائی۔ پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی اس کے۔ کیا عزت رہی ہو گی اب تمہاری)

بدر اس کی حالت سے اچھا خاصا محظوظ ہوا۔

"ایسا بھی کوئی ایٹمی راز نہیں بتایا تھا جو کال کو ریکارڈ کرنے کی ضرورت پڑ گئ۔" سکارف درست کرتے ہوئے کہا۔

"اور اگر میں کہوں کہ میں مزاق کر رہا ہوں میرے پاس کوئی ریکارڈنگ نہیں۔" بھوری آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ جس پر شادی مرگ کی کیفیت طاری تھی ہونک بنی اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"تم نے میرا مزاق بنانے کے لیے مجھے ہوٹلنگ کی آفر کی تھی۔" ماتھے پر ہزاروں بل ڈالے اس کی طرف رخ موڑا۔

"ہاں" بدر نے یک لفظی جواب دیا۔ اور گردن موڑ کر سیاہ آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا۔ نظر اس کے سر پر موجود سکارف پر پڑی۔ ہالہ کے پاس سکارف کی اچھی کولیکشن تھی۔

کچھ یاد آنے پر بے ساختہ پوچھا۔

"تمہارے بال بچپن میں بہت خوبصورت تھے۔ کیا اب بھی ویسے ہی ہیں۔؟" تاثرات نارمل تھے۔

ہالہ جو اس کے "**ہاں**" پر آتش فشاں کی طرح پھٹنے والی تھی اس کا سوال سنتی ایک دم ٹھہری۔

غصہ پل بھر میں غائب ہوا۔ اس کی جگہ شدید حیرانی نے لی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ سرخ ہونے لگی

۔

یہ شخص آج بات بات پہ حیران کر رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جواب نہ ملنے پر بدر نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔ نظر سرخ ہوتے چہرے پر پڑی۔اور وہ جان گیا تھا کہ اس کی وجہ غصہ نہیں۔

"کیا لڑکیاں اپنی تعریف پر اتنا ہی شرماتی ہیں یا تمہارا کیس الگ ہے۔؟" بدر نے اس کی حالت پر ذرا رحم نہ کھایا۔مزید ایک سوال کر ڈالا۔

ہالہ جھینپی۔گال تپ اٹھے۔

"تم چاہتے ہو کہ میں لنچ کا پلین کینسل کر دوں۔؟ بمشکل بولی۔

بدر مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔بھوری آنکھوں میں چمک تھی جبکہ ہالہ ہر ممکن کوشش میں تھی کہ بدر سے نظریں نا ملیں۔منظر خوبصورت تھا!

"کیا تم توجہ سے گاڑی چلا سکتے ہو۔مجھے ابھی زندہ رہنا ہے۔" ہالہ کے الفاظ اس کے تاثرات سے بلکل نہیں مل رہے تھے لہذا بدر نے مائنڈ نہ کیا اور کندھے اچکاتے ہوئے توجہ ڈرائیونگ پر کی۔

ہالہ رخ موڑ کر بیٹھی اور دوبارہ اسے دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طیفور حویلی میں شام کی چائے کا دور دورہ تھا۔ تمام نفوس لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ ساتھ میں گپ شپ بھی جاری تھی جس میں اسب سے بڑا حصہ حمود زمان کا تھا۔

"تائی جان اگر جانے سے پہلے آپ کے ہاتھ کی کھیر مل جاتی تو بات ہی کچھ اور ہوتی۔ وہاں جا کر بھی آپ کو دعائیں دوں گا۔" چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے مزے سے کہا۔

جواباً تائی جان نے سب کی موجودگی کا لحاظ کرتے ہوئے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

"ضرور کھلاتی مگر گھٹنوں میں درد ہے۔اور میرا خیال ہے آمنہ مجھ سے اچھی کھیر بناتی ہے۔ کیوں آمنہ؟" زبردستی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اس سے پہلے آمنہ بیگم لب کشائی کرتیں حمود بول پڑا۔

"ماما کی کھیر میں وہ ذائقہ نہیں جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں ضرور کھا کر جاؤں گا اور کچھ اپنے دوستوں کے لیے بھی لے جاؤں گا۔"

راحت بیگم نے دانت پیسے۔ "ڈھیٹ"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بچہ اتنا اصرار کر رہا ہے تو بنا دو راحت۔ پھر وہ چلا جائے گا اور حویلی ایک بار پھر ویران ہو جائے گی۔''بی جان نے حمود کا ساتھ دیا۔

ضرور بی جان!''حمود کو کھا کونے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

مگر وہ حمود ہی کیا جو ذرا سا بھی اثر لے۔

''زمینوں کا مسلہ حل ہوا یا نہیں حمدان؟"بی جان نے اپنے سپوت سے پوچھا۔

''کام جاری ہے بی جان۔ کل عدالت کا چکر لگاؤں گا۔''حمدان صاحب نے ایک نظرا نہیں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا۔بی جان نے سر ہلایا۔

کچھ دیر بعد حمود کا فون بج اٹھا۔

www.novelsclubb.com

سکرین پر''چالاک لڑکی''لکھا تھا۔

Yes کر کے فون کان سے لگایا۔

''حمود کے بچے! میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔ شرم تو نہ آئی میری باتیں اپنے بھائی کو بتاتے ہوئے۔ دغا باز انسان۔''ہالہ نے دبا دبا سا غراتے ہوئے کہا۔

حمود نے ایک نظر سب کو دیکھا۔سب اس کی جانب ہی متوجہ تھے۔گلا کھنکھار کر پہلو بدلا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے کچھ نہیں کیا۔" ہلکی آواز میں احتجاج کیا گیا۔

"جھوٹے انسان! میرے سامنے ہوتے تو تمہارا حشر بگاڑ دیتی۔" ہالہ نے ذرا یقین نہ کیا۔

حمود کو اپنی جگہ سے اٹھنا ہی پڑا۔

ذرا فاصلے پر پہنچ کر شرٹ کا کالر درست کیا اور اعتماد سے بولا۔

"محترمہ! اول تو میں نے تمہارے شوہر کو کچھ بتایا نہیں لیکن اگر تم نے مجھے مزید کسی القاب سے نوازا تو بچپن سے لے کر آج تک کے تمہارے سارے راز انہیں بتا دوں گا۔ آگے تم خود سمجھدار ہو۔"

ہالہ کی زبان پر بہت کچھ آتے آتے رہ گیا۔

"کسی کا ادھار نہیں رکھتی ہالہ فرمان۔ جلد حساب برابر کروں گی۔" فون کاٹ دیا گیا۔

حمود نے ایک نظر گردن موڑ کر سب کو دیکھا آیا کہ اس کی باتیں کسی نے سن لی ہیں یا نہیں۔

"لگتا ہے بھائی نے کافی طبیعت درست کی ہے۔" خود سے سوچتا ہوا واپس ان کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

لندن کے مشہور ریسٹورنٹ میں اچھا خاصا رش تھا۔ماحول پر سکون تھا۔صاف ستھرا ساسماں اور دھیمی آواز میں چلتی موسیقی!

اپنے ٹیبل پر بیٹھا وہ مسلسل دیوار گیر شیشے کے پاس کھڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اس کی جانب سے رخ موڑے فون کان سے لگائے کسی کے ساتھ خوش کلامی کر رہی تھی۔

فون پر کچھ کہتی پھر مڑ کر چور نظروں سے اسے دیکھتی اور دوبارہ رخ موڑ جاتی۔

بدر جانتا تھا فون کے پار موجود ہستی اس کا پیارا بھائی تھا۔اس نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا ۔حمود مفت میں پھنس گیا تھا۔اس بے چارے نے تو ہالہ کے لیے فکر مندی کا اظہار کیا تھا۔

(”بھائی جان! باقی سب باتیں ایک طرف لیکن آپ کو ایک اچھا میزبان بننا چاہیے۔وہ تھوڑی خود غرض واقع ہوئی ہے مگر اس میں اس کا بھی قصور نہیں۔خوابوں کا نشہ انسان کی آنکھیں اور کان بند کر دیتا ہے۔اسے صرف اپنی منزل نظر آتی ہے۔لیکن کیا کر سکتے ہیں۔“

بدر خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔حمود شوخ طبیعت کا ضرور تھا مگر بے وقوف نہیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب سے ہوش سنبھالا ہے آپ سے دور ہی رہی ہے اس لیے کوئی خاص لگاؤ پیدا نہ ہو سکا۔ مگر میں یہی کہوں گا کہ اس کا خیال رکھیے گا۔ وہ چالاک لڑکی مجھے ایک بہن سے کئی زیادہ عزیز ہے۔ ")"

بدر نے سر جھٹکا۔ اس نے کونسے ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں اس پر۔

بیرے نے کھانا سرو کیا۔ بدر نے ایک نظر ہالہ کو دیکھا۔ وہ اسی طرف آرہی تھی۔

"ہو گئی حمود سے بات؟" اس کے بیٹھتے ہی پوچھا۔

ہالہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"اسے کیسے معلوم؟" گلا کھنکھارا۔

"ہاں ہو گئی۔ حویلی والوں کا حال احوال پوچھ رہی تھی۔" سنجیدگی سے جواب دیا۔

"اس قدر ایمرجنسی میں؟" بدر نے ابرو اچکایا۔

"ہاں! زندگی کا کوئی بھروسہ جو نہیں ہے۔" ہالہ نے خفگی سے اسے دیکھا۔ بدر مصطفٰی کو ٹالنا ناممکن تھا۔

"میں دو دن کے لیے برمنگھم جا رہا ہوں۔" کچھ دیر بعد بدر کی آواز آئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ نے کھانے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔بدر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ہولے سے سر کو جنبش دی اور دوبارہ کھانے پر جھک گئ۔بدر کی بھوری آنکھیں ناک میں چمکتی لونگ پر رکی تھیں اور بس یہی وہ لمحہ تھا جب بدر نظریں نہ ہٹا پایا۔

ہالہ نے اس کی نظروں کو خود پر محسوس کیا۔

''میں اکیلی رہ لوں گی بدر۔ فکر مت کرو۔''ہالہ کو لگا وہ فکر مند ہے۔

''فکر مجھے تمہاری نہیں بلکہ اپنے اپارٹمنٹ کی ہے۔ کبھی ایسے اکیلا نہیں چھوڑا اسے۔''بدر نے کباب کا ٹکڑا منہ میں رکھا۔چہرے کے تاثرات ایسے تھے گویا کوئی ماں اپنے بچے سے دور جانے پر پریشان ہو۔

ہالہ نے بھرپور تحمل کا مظاہرہ کیا۔اور ہاتھ میں موجود گلاس زوردار آواز کے ساتھ ٹیبل پر رکھا ۔ورنہ دل تو چاہ رہا تھا اس بھوری آنکھوں والے مرد کے سر پر انڈیل دے۔ارد گرد لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

بدر نے گردن موڑ کر متوجہ ہوئے لوگوں کو دیکھا۔اور نظر دوبارہ اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی پر ڈالی۔حفاظتی اقدام کے طور پر کرسی پیچھے کھسکائی آیا کہ وہ گلاس اس کے سر پر نہ دے مارے۔



www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم تو اپنے بھائی سے بھی دو قدم آگے ہو۔ وہ معصوم تو میرے قابو میں آجاتا تھا مگر تم!" آہستہ سے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

بدر مسکرایا۔ ٹیبل پر قدرے جھکا۔

"کیا تم مجھے قابو میں کرنا چاہتی ہو؟"

ہالہ بھی اسی کے انداز میں ٹیبل پر جھکی۔

"تم قابو میں آنے والے نفس نہیں ہو بدر مصطفیٰ۔" رازدارانہ انداز میں بتایا۔

بدر کا قہقہہ بلند ہوا۔ سر کو ہولے سے جنبش دیتا کھانے کی جانب متوجہ ہوا۔

"یونیورسٹی کے کچھ دوستوں نے پارٹی ارینج کی ہے۔ میں اور زیبا بھی انوائٹڈ ہیں۔" ہالہ نے چمچ ہلاتے ہوئے بتایا۔ بدر نے جھکے سر کے ساتھ ہی نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا جانے کی اجازت مانگ رہی ہو۔"

"اطلاع دے رہی ہوں۔" ہالہ نے رسان سے کہا۔ بدر نے سر ہلایا۔ سامنے کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ ہالہ فرمان بیٹھی تھی اسے یہ بات یاد رکھنی چاہیے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انگریزوں کے ممالک میں آزاد شہری کے طور پر رہنے کے لیے کم از کم پانچ سے دس سال یہاں گزارنا لازم ہے۔" بدر کے لہجے میں گہری سنجیدگی تھی۔ "ہم مشرقی لوگ ہیں۔ ان انگریزوں کی تقاریب میں کھل کر سانس نہیں لے سکتے۔"

ہالہ اسے بڑے غور سے دیکھ اور سن رہی تھی۔

"میرا خیال ہے ہالہ مادام اتنی سمجھدار ضرور ہیں کہ میری بات اور اس کے پیچھے چھپے معنی سے واقف ہو جائیں۔"

ہالہ نے گہری سانس بھری۔ نیپکن سے منہ صاف کیا۔

"میں کوئی بچی نہیں ہوں بدر۔ دو ماہ سے میں لندن کی گلیوں میں اکیلی ہی گھوم رہی ہوں۔ صحیح اور غلط کی تمیز ہے مجھے۔ کردار کی مضبوطی سب سے اہم چیز ہے اور مجھے خود پر مکمل بھروسہ ہے۔"

بدر نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔ لاحاصل بحث نہیں چاہتا تھا وہ۔ کہیں نہ کہیں ہالہ کی بات بھی ٹھیک تھی۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم نا جاؤ۔"

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ نے کچھ کہنا چاہا مگر اس نے روک دیا۔اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

آسمان پر اندھیرا گہرا ہو رہا تھا۔

---

"میں آپ سے کہہ رہی ہوں حمدان۔ کیا آپ سن بھی رہے ہیں؟"

راحت بیگم کی آواز پر حمدان صاحب نے فائلوں سے سر اٹھا کر اپنی شریکِ حیات کو دیکھا۔

"سن رہا ہوں۔اس کی مصروفیات بڑھ گئی ہیں۔بیوی بچوں والا ہو گیا ہے اب وہ۔روز روز ہمیں فون نہیں کر سکتا۔" دوبارہ فائل پر جھکتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

راحت بیگم نے سر جھٹکا۔

"کہا بھی تھا اتنی دور مت بھیجیں اسے۔ایک ہی تو بیٹا ہے۔ مگر میری کسی نے نا سنی۔اب وہ ایسا جرمنی کا دلدادہ ہوا ہے کہ واپس آنے کا کبھی ذکر تک نہیں کیا۔" وہ مسلسل بول رہی تھیں اور



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حمدان صاحب کوئی بھی اثر لیے بغیر سن رہے تھے۔ جانتے تھے جب تک بات مکمل نہیں ہو گی وہ اپنی بیگم کو روک نہیں سکتے۔

"بدر بھی تو ہے۔اس کے ساتھ ہی گیا تھا یہاں سے۔ مگر حویلی کی ہر خبر رکتا ہے۔اپنی ماں اور بھائی کی ہر بات کا مان رکھتا ہے۔بی جان اور ہالہ کے لیے بھی مثبت سوچ رکھتا ہے۔اور ایک ہمارا بیٹا ہے۔ جسے اپنی بیوی کے علاوہ کسی معاملے سے کوئی غرض نہیں۔"

اب کی بار حمدان صاحب نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پاکستان کیوں نہیں آتا وہ۔"سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"اللہ جانتا ہے کیوں نہیں آتا۔آمنہ تو ہر بار ٹال دیتی ہے اس بات کو اور حمود کبھی سنجیدہ ہوا نہیں۔"راحت بیگم نے چائے کے برتن سمیٹتے ہوئے کہا۔

"خیر ہمیں اس سے کیا۔آپ مجھے فائق کا نمبر ملا کر دیں۔اس رن مرید کی خبر لوں۔"

حمدان صاحب نے گہری سوچ سے نکلتے ہوئے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا اور فون بیگم کی جانب بڑھایا۔

لیکن اس سے پہلے ہی بیٹے کی کال آچکی تھی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آ گئی ماں کی یاد۔ یقیناً تمہاری زوجہ گھر پر نہیں ہو گی جو کال کر رہے ہو۔'' راحت بیگم نے ہاتھ نچاتے ہوئے طنز کیا۔

''میری بیوی کے پیچھے مت پڑی رہا کریں اماں۔ وہ بھلی مانس ہے کچھ نہیں کہتی۔'' سپیکر سے فائق کی آواز ابھری۔

''ہاں کچھ نہیں کہتی اسی لیے حالات یہاں تک جا پہنچے ہیں۔ ابھی کچھ کہتی ہو تو پتا نہیں کیا بنے تمہارا اور ہمارا۔'' اماں باز نہ آئیں۔

کمرے کے باہر سے گزرتے حمود کے کانوں تک ان کی آواز پہنچی۔

فائق بھائی کی بیوی سے غائبانہ ہمدردی کا اظہار کیا اور آگے بڑھ گیا۔

---

لندن میں صبح کا سورج طلوع ہونے کو تھا۔ اپنے کمرے میں بالکونی کے شیشے سے پردے ہٹائے، اس کے سامنے جائے نماز بچھا کر وہ تشہد کی حالت میں بیٹھی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نماز مکمل کی، دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور ہمیشہ کی طرح چند جملے دہرائے۔

"آپ کا شکر ہے ہر چیز کے لیے۔ مگر یہ جملہ بہت عامیانہ ہے۔ میں کبھی کسی ایک نعمت کا بھی حق ادا نہیں کر سکتی۔"

ہمیشہ کی طرح فرمان اور طوبٰی کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ آنکھوں میں نمی ابھری۔ ہدایت مانگی اور چند پرسنل باتیں!

ایسے راز و نیاز جو ہمیشہ اللہ اور اس کے بندے کے درمیان رہنے چاہیے۔ جن کا ذکر کسی انسان کے سامنے کرنے کا تصور بھی نہ ہو۔ ایک پرائیویٹ کانورسیشن اور قلبی سکون!

نماز کے بعد وہ بیڈ کے ساتھ موجود ٹیبل پر پڑی تصویر کی جانب بڑھی۔ آہستہ سے اٹھائی اور اس پر ہاتھ پھیرا۔ I miss you !

تصویر کو واپس رکھنا چاہا پھر کچھ یاد آنے پر رکی۔

"آپ کا پسندیدہ انسان بے حد عجیب ہے۔ ہر بار نئے روپ میں سامنے آتا ہے۔ میں اس کے بارے میں کوئی ایک رائے قائم نہیں کر پا رہی۔" سیاہ آنکھوں میں الجھن تھی۔

www.novelsclubb.com

’’خیر مجھے اس پہ کوئی بایو گرافی نہیں لکھنی جو میں اتنا سوچ رہی ہوں۔ ہم دونوں ایک منزل کے مسافر نہیں ہیں۔ جلد یا بدیر الگ ہو جائیں گے۔‘‘

خود سے کہتی تصویر کو دیکھنے لگی۔

ایسا لگا جیسے تصویر میں موجود فرمان اور طوبیٰ نے اسے گھورا ہو۔

’’بیٹا! تمہاری یہ بات کچھ پسند نہیں آئی ہمیں۔‘‘ سر جھٹکتی وہ تصویر کو جگہ پر رکھتی کمرے سے نکل گئی۔

لاونج میں داخل ہوتے ہی اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔

’’لگتا ہے محترم جا چکے ہیں۔‘‘ مدھم آواز میں کہا اور کچن میں داخل ہوئی۔

اگر بدر یہاں ہوتا تو فجر کے وقت گھر کی تمام بتیاں روشن ہوتیں اور کچن سے بلینڈر کی آواز آرہی ہوتی جہاں وہ روزانہ جوگنگ کے بعد اپنے لیے جوس بناتا تھا۔ اور ایک گلاس ہالہ کے لیے بھی تیار کرتا۔

مگر ہالہ نے اس مہربانی پر زیادہ غور نہ کیا یا شاید وہ کرنا نہیں چاہتی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فرج کی طرف قدم بڑھائے تب ہی نظر اس کے اوپر لگی چٹ پر پڑی۔

"مادام، رات میں برتن دھونے کی باری آپ کی تھی جس کو کسی خاطر میں نہ لایا گیا۔ لہذا کچن لازمی صاف کریں۔ شکریہ!" چٹ پڑھتے ہوئے ہالہ نے گردن موڑ کر سنک کی جانب دیکھا جہاں صفائی ستھرائی کی اشد ضرورت تھی۔

چٹ اس کی جگہ پر واپس لگائی اور سنک کی جانب بڑھی جہاں برتن اس کے منتظر تھے۔ چہرے پر بھولی بھٹکی سی مسکان آئی تھی۔

اور ہالہ فرمان غالباً دنیا کی وہ پہلی لڑکی تھی جو مسکراتے ہوئے برتن دھو رہی تھی۔

واقعی عجیب لڑکی تھی!

www.novelsclubb.com

---

سیاہ رنگ کی گاڑی سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی۔ ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا جبکہ پیچھے موجود نفس کی ابھی کچھ ہی دیر پہلے آنکھ لگی تھی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہالہ، میری ہالہ تمہاری ذمہ داری ہے۔" ہسپتال کے بیڈ پر موجود شخص اس سے فریاد کر رہا تھا ۔اس کے ہاتھ تھامے اسے بڑی بھاری ذمہ داری سونپ رہا تھا۔

اس کی اپنی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو تھے۔کسی اپنے کے بچھڑ جانے کا خوف، غم، تکلیف!

"اس کے خواب بہت بڑے ہیں۔حویلی والوں کو اس کے ساتھ زیادتی مت کرنے دینا۔وہ اس کے پر نہ کاٹ پائیں۔اس کے پاؤں میں زنجیر نہ ڈالیں۔تم ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑے رہو گے اس کے ہم قدم۔وعدہ کرو بدر...." بدر نے زور زور سے سر ہلاتے ان کو یقین دہانی کروائی۔

تب ہی ان کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔بدر نے چلا چلا کر ڈاکٹر کو آواز دی مگر۔۔۔

ایک دم اس کی آنکھ کھلی۔بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھا۔پیشانی پر پسینے کے قطرے تھے۔تنفس تیز تھا۔

"سر! آپ ٹھیک ہیں۔؟" ڈرائیور نے مرر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بدر ہوش میں آیا۔ہلکی بڑھی داڑھی پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کیا۔

فون نظروں کے سامنے کیا۔ارادہ ہالہ کو کال کرنے کے تھا مگر اس سے پہلے ہی سکرین پر پیارے بھائی جان کا نام ابھرا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چہرے پر خود بخود مسکراہٹ آئی۔فون کان سے لگایا۔

"بڑے بھائی جان! میرے یہاں پہنچنے کا انتظام کب کریں گے۔بڑی خواہش ہے لندن کا شہری بننے کی۔"حمود کی جاندار آواز نے اسے اندر تک پر سکون کیا۔

"یہاں رہنا اتنا بھی آسان نہیں برخوردار۔جہاں تک میرا خیال ہے تم ایک ہفتے میں واپس پاکستان جانا چاہو گے۔"بدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ایسی بھی بات نہیں۔اگر ہالہ رہ سکتی ہے تو میں بھی رہ سکتا ہوں۔اس سے زیادہ عقلمند ہوں الحمداللہ۔"حمود نے منہ بسورا۔اس کے گھر والوں کو اس پر یقین کیوں نہیں تھا۔یہاں بی جان اور وہاں بھائی جان!

ہالہ کے نام پر بدر چونکا۔یہ لڑکی صبح سے عصاب پر سوار تھی۔

"ہالہ کا بھلا تم سے کیا مقابلہ۔اس کی کہانی کا ہر پہلو مختلف ہے۔"بھوری آنکھیں باہر دوڑتے مناظر پر تھیں۔

"مستقبل کے بارے میں کیا سوچا ہے آپ دونوں نے۔؟"اب کے حمود قدرے سنجیدہ ہوا تھا
۔

www.novelsclubb.com

''اس کا جو فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہے۔'' بدر نے آہستہ سے کہا۔

''اور آپ کا فیصلہ ؟اس کی کیا اہمیت ہے ؟'' حمود بھائی کے لیے فکر مند تھا۔

''میں اس لڑکی کا دل نہیں توڑ سکتا۔اپنا کوئی فیصلہ اس کے سر پر مسلط نہیں کر سکتا۔میں ہمیشہ سے اس کے معاملے میں بے بس رہا ہوں۔وہ ہالہ ہے،ہالہ فرمان۔میرا ناچاہتے ہوئے بھی اس سے بہت گہرا تعلق ہے۔'' بدر کے لہجے میں گہرائی تھی۔

''اسے آپ کی بالکل قدر نہیں۔وہ بہت خود غرض ہے۔'' حمود کو تکلیف محسوس ہوئی۔

بدر ہلکا سا ہنسا۔''تم سنجیدہ مت ہوا کرو حمود۔مجھے ہنسی آجاتی ہے۔اور ایموشنل تو بالکل نہیں۔ اب میں پاگلوں کی طرح قہقہے لگاتا اس عمر میں اچھا لگوں گا بھلا۔''

حمود جو کسی فلم کی دکھی ہیروئن کی طرح بدر کی اپنے کمرے میں موجود تصویر پر ہاتھ پھیرنے والا تھا ایک دم رکا اور سیدھا ہوا۔

''یہ دنیا والے مجھے جینے کیوں نہیں دیتے آخر۔''

بدر نے ہنستے ہوئے فون بند کیا۔برمنگھم شہر نظروں کے سامنے تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---

سردی اپنے عروج پر تھی۔ ہلکی ہلکی برف باری ہو رہی تھی۔ موسم خوبصورت تھا۔

اس نے کچن کی کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھا۔

برف باری تو بہت مرتبہ دیکھ چکی تھی مگر ہر بار نئے سرے سے میسمرائز ہو جاتی تھی۔ چہرے پر آسودہ سی مسکان آئی تھی۔ لاؤنج میں ٹی وی آن تھا جس کی مدھم آواز کچن تک آ رہی تھی۔

بھاپ اڑاتا مگ وسط میں موجود شیلف پر رکھا۔ تب ہی اس کا فون بج اٹھا۔

"زیبا کالنگ" اور نام کے آگے زومبی کا ایموجی۔ خیر زیبا نے بھی کہاں ادھار رکھا ہو گا۔

کال آن کی اور فون سپیکر پر رکھ کر باہر لاؤنج میں آئی۔

دوسرے ہاتھ میں مگ تھام رکھا تھا۔

"میں جینی اور تمہارے درمیان پینڈولم کی طرح گھوم رہی ہوں۔ کیا ارادے ہیں اب ہالہ بی بی کے؟" زیبا چھوٹتے ہی شروع ہوئی۔

ایک تو ہر بار حمود کی یاد دلا دیتی تھی یہ لڑکی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بدر کہتا ہے مت جاؤ۔ تمہیں یہاں کے ماحول میں ایڈجسٹ ہونے کے لیے کافی سال درکار ہیں۔" ذہن پر زور دے کر اس کے بتائے ہوئے سال یاد کرنے کی کوشش کی۔

"اوہ، یہ معاملہ تو گھمبیر ہے۔اب ہالہ اپنے مجازی خدا کی بات کو رد کیسے کر سکتی ہے۔" زیبا نے اسے چھیڑا۔

"مجازی خدا سے پہلے وہ میرا ایک عدد کزن بھی ہے۔اور کزن بھی وہ جس سے پندرہ سال بعد ملی ہوں۔لہذا ایک دوسرے کے معاملات میں اس قدر مداخلت ہم دونوں کو زیب نہیں دیتی۔" ہالہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دل تو پتھر کا ہے ہالہ۔اتنے پیارے انسان کے بارے میں بھی بھلا کوئی ایسی رائے رکھتا ہے۔" زیبا نے خفگی سے کہا۔ہالہ نے سر جھٹکا۔

"ہم عورتیں جزباتی طور پر بہت کمزور واقع ہوئی ہیں۔ محض چند تعریفی کلمات اور آپکے سامنے موجود عورت کے چہرے پر بڑی سی مسکان۔ایک عورت کو زیر کرنے کے لیے تعریف سے بڑا مہرہ کوئی نہیں۔" ہالہ نے استہزائیہ انداز میں کہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ تو ایک فطری بات ہے۔ ہر عورت چاہتی ہے کہ اس کی ذات کو کسی نہ کسی انداز میں سراہا جائے۔" زیبا نے اپنی رائے دی۔

"بلکل ٹھیک کہا۔ مگر اس میں بھی حد بندی درکار ہے۔ ایک عورت کو اتنا عقلمند ضرور ہونا چاہیے کہ تعریف اور خوشامد میں فرق کر سکے۔

کس کو تعریف کا موقع دینا ہے اور کس کو بیچ میں روک دینا ہے۔" چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"تمہارے ان عظیم خیالات کو دنیا تک ضرور پہنچاؤں گی شبو۔ مگر ابھی اس جینی نامی بلا سے آزادی دلواؤ۔" زیبا نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"کچھ دیر کے لیے چلے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ کیا خیال ہے؟" ہالہ نے کچھ لمحوں بعد کہا۔

"لیکن بدر۔۔۔" زیبا نے کچھ کہنا چاہا مگر ہالہ نے ٹوک دیا۔

"وہ اپنے فیصلوں میں آزاد ہے اسی طرح میں بھی اپنے ہر فیصلے میں آزاد ہوں۔ اتنا ہی کافی ہے۔ تیاری کرو ہم ضرور جائیں گے۔" ذاتی انا ایک دم عود آئی تھی۔

زیبا نے مزید کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ نے فون بند کیا اور ٹی وی کی آواز اونچی کر دی۔

**جب دل مطمئن نہ ہو تو بہت سے فیصلے سکون چھین لیتے ہیں!**

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن

خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

www.novelsclubb.com

یہ منظر ہے لندن کی سر زمین کے ایک عالیشان فارم ہاؤس کا جہاں پارٹی خوب زور و شور سے جاری تھی۔رات کے نو بجے کا وقت تھا۔رنگ برنگی روشنیاں۔کانوں کو پھاڑتی موسیقی اور لوگوں کے تھرکتے وجود۔

انہی لوگوں کے درمیان دو مزید نفوس کا اضافہ ہوا تھا۔ہالہ اور زیبا جینی کے ہمراہ اندر داخل ہوئیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بادامی رنگ کا پیروں تک آتا کوٹ، پیروں میں سیاہ رنگ کے لونگ بوٹ۔ سر پر بھی سیاہ رنگ کا سکارف لپیٹے وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

زیبا کا حال بھی اس سے مختلف نہ تھا۔ جینی نے اسے آگے جانے کا اشارہ کیا جبکہ وہ خود زیبا کو اپنی کسی رشتہ دار سے ملوا رہی تھی۔

ہالہ کو ایسے میل ملاپ میں دلچسپی نہ تھی لہذا وہ آگے بڑھ گئ۔

مخصوص سٹیج ترتیب دیا گیا تھا جہاں لوگ گانے کے ردھم پر رقص کر رہے تھے۔ ہاتھوں میں مشروب تھامے ایک دوسرے میں گم تھے۔ ایک طرف ڈی جے اپنے ماحول میں مست تھا۔

ہالہ سٹیج کے قریب پہنچی۔ نظر سامنے اٹھی اور جلد ہی اسے جھکانی پڑی کیونکہ سامنے کے مناظر کوئی شریف مخلوق دیکھنا پسند نہ کرتا۔

اسے ایک دم گھبراہٹ سی ہونے لگی۔ ایسی تقاریب تو کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ وہ مڑنے لگی تب ہی کوئی نشے میں جھولتا اس کے بے حد قریب سے گزرا۔ ہالہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہٹی اور بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جو کوئی بھی تھا ایک بھرپور نظر ہالہ پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔ ہالہ نے جھرجھری لی۔ یہ ماحول اس کے لیے نہیں تھا۔

اس کے کانوں میں بدر کے الفاظ گونجے۔

"ہم مشرقی لوگ ہیں۔ ان انگریزوں کی تقاریب میں کھل کر سانس نہیں لے سکتے۔" اور ہالہ کا واقعی دم گھٹنے لگا۔ وہ جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔

نظروں نے زیبا کو تلاشا مگر وہ کہیں نظر نہ آئی۔ زیبا کو ڈھونڈتے ہوئے وہ اینٹرنس والی جگہ تک جا پہنچی۔ تب ہی اس کی نظر زیبا پر پڑی۔

مگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی موجود تھا۔ وہ کوئی دبلا پتلا سا لڑکا تھا اور ہالہ لمحوں میں پہچان گی کہ وہ کون تھا۔

جینی کا چھوٹا بھائی کرس!

ہالہ نے ان کی جانب بڑھنا چاہا مگر تب ہی اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔ مڑ کر مقابل کو دیکھا۔ جینی مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"یہ تمہارے لیے۔" ہاتھ میں موجود گلاس اس کی جانب بڑھایا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ نے ایک نظر اس حرام مشروب کو دیکھا اور سیاہ آنکھیں اس لال بالوں والی لڑکی پر جمائیں۔

ایک ابرو اچکایا۔ جیسے کہ رہی ہو "کیا واقعی؟"

جینی گڑبڑائی۔ سامنے موجود لڑکی زیبا نہیں تھی جو لحاظ کر لیتی۔

وہ ہالہ تھی! اپنی سیاہ گہری آنکھوں سے مقابل کو خوفزدہ کر دینے والی۔

"تمہارے بھائی کو زیبا سے کیا کام؟" سرد لہجے میں پوچھا۔

جینی نے ایک نظر اس کے عقب سے نظر آتے منظر کو دیکھا اور ایک نظر سیاہ آنکھوں والی لڑکی کو۔

"وہ زیبا کو پسند کرتا ہے۔" گلاس پر گرفت مظبوط کی۔

"تو؟" وہی سرد لہجہ۔

اس سے پہلے کہ جینی کچھ کہتی ہالہ کو عقب سے اونچی موسیقی میں زیبا کی دبی دبی سی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سرعت سے مڑ کر دیکھا اور دنگ رہ گئی۔ کرس زیبا کا ہاتھ تھامے اسے زبردستی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مزاحمت کرتی زیبا پاس پڑی کرسی سے بری طرح ٹکرائی مگر اس نے ذرا لحاظ نہ کیا اور پورے زور سے اسے کھینچنے لگا۔

یہ منظر دیکھتی ہالہ کا چہرہ لال بھبھوکا ہوا۔ مڑ کر لمحے کے ہزارویں حصے میں جینی کے ہاتھ میں تھاما گلاس اس پر ہی انڈیل دیا۔ ہالہ سمجھ گئی تھی کہ جینی اسے روکنے کے لیے گلاس میں پڑا مشروب اس پر انڈیلنے والی تھی۔

لمبے لمبے ڈگ بھرتی ان دونوں تک پہنچی اور کرس کی گردن سے اس کے شرٹ کے کالر کر تھام کر ایک دم پورے زور سے اپنی جانب کھینچا۔

نتیجتاً زیبا کی کلائی آزاد ہوئی اور وہ خود پہلے سے نیچے گری کرسی کے اوپر آ گرا۔

ہالہ نے نہ آو دیکھا نہ تاؤ زیبا کا ہاتھ تھاما اور پوری رفتار سے بھاگنے لگی۔ زیبا نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔ عقب سے کئی آوازیں کانوں میں پڑی تھیں۔ کوئی گارڈ کو بلا رہا تھا۔ ایک آواز جینی کی تھی جو اپنے بھائی کو اٹھاتے ہوئے ان دونوں کے نام لے رہی تھی۔ کوئی انگریزی میں انہیں گالیوں سے نواز رہا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فارم ہاؤس سے نکلتے وہ دونوں مین روڈ تک آئیں۔روڈ سنسان تھی جبکہ کچھ فاصلے پر روشنی نظر آ رہی تھی۔ہالہ زیبا کو لیے اسی جانب بھاگی۔

وہ ایک چھوٹا سا کیفے تھا جو اکثر ہائی ویز پر سہولت کی لیے موجود ہوتا تھا۔وہ دونوں کیفے کے دروازے پر آ رکیں۔ مسلسل بھاگنے سے سانس بے تحاشا پھولا ہوا تھا۔

گھٹنے پر ہاتھ رکھے جھک کر تنفر درست کیا۔ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں۔کونے میں موجود ایک ٹیبل سنبھالی اور حواس بحال کیے۔

زیبا یک ٹک ہالہ کو دیکھ رہی تھی۔جبکہ ہالہ کی نظر داخلہ دروازے پر تھی آیا کہ کوئی پیچھے تو نہیں آیا۔

دروازے سے نظریں ہٹا کر زیبا کو دیکھا جس کی آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔

"کیا مسلہ ہے؟" ہالہ نے تنک کر پوچھا۔

زیبا نے آنکھیں رگڑیں۔"میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی مگر تم نے مجھے بچا لیا۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”کمال کرتی ہو لڑکی۔اب کیا تمہیں چھوڑ کر بھاگ جاتی۔سمجھ کیا رکھا ہے تم نے ہالہ کو۔“ ہالہ نے سر پر موجود سکارف درست کرتے ہوئے کہا۔ ”You are a man of steel.“

زیبا نے ناک رگڑتے ہوئے کہا۔

”استغفر اللہ!" ہالہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

”میں کیب کرواتی ہوں۔ہمیں اب گھر چلنا چاہیے۔“ ہالہ نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے فون کوٹ کی جیب سے باہر نکالا۔تب ہی فون رنگ ہوا۔اور سکرین پر موجود نام دیکھ کر ہالہ کا رنگ اس ساری صورتحال میں پہلی دفعہ اڑا۔

”بدر کالنگ!“ بدر نے پہلی مرتبہ اسے کال کی تھی وہ بھی ایسے وقت پر۔

---

گھبراہٹ میں فون اٹھا لیا گیا ورنہ کاٹ دینا بہتر آپشن تھا۔

”ہیلو؟“ بدر کی بھاری آواز سپیکر سے ابھری۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سن رہی ہوں۔" ہالہ نے خود کو نارمل ظاہر کیا۔

زیبا حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔ جس کے چہرے پر گبراہٹ تھی۔ جب گھبرانا چاہیے تھا تو مادام نے بہادری کا اعلیٰ مظاہرہ کیا تھا اور اب!

"سونے سے پہلے اپارٹمنٹ کو اچھی طرح لاک کر لینا۔" بدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔" ہالہ نے سر ہلایا جیسے وہ اس کے سامنے ہو۔ فون رکھنا چاہا مگر بدر کی آواز پر تھم گئ

۔

"اس وقت کہاں ہو؟" لہجہ ایک دم بدلہ تھا۔ ہالہ کا حلق خشک ہوا۔

"کمرے میں۔"

"کیا کر رہی تھی؟"

"میں۔۔۔ میں پڑھ رہی تھی۔"

"اور یہ پیچھے آواز کیسی ہے؟"

ہالہ نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

"ٹی وی کی آواز ہے۔"

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارے کمرے میں ٹی وی نہیں ہے ہالہ۔" سنجیدگی سے کہا گیا۔

"ہاں وہ لیپ ٹاپ ہے۔اس کی آواز ہے۔" بدر چند لمحے خاموش رہا۔

ہالہ اس کی سانسوں کی آواز صاف سن سکتی تھی۔مزید چند لمحے سرکے اور بدر نے فون کاٹ دیا۔ گاڑی سے ٹیک چھوڑ کر کھڑا ہوا۔بھوری آنکھوں میں سرد پن تھا۔ریڑھ کی ہڈی کو جما دینے والا سرد پن!

فون کے بند ہوتے ہی ہالہ نے بوجھل سانس خارج کی اور زیبا کی طرف دیکھا۔

"اس کو سچ بتا دیتی تو کم از کم ہماری کچھ مدد ہی ہو جاتی۔" زیبا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور اس کے بعد جو میرے ساتھ ہوتا اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔" ہالہ نے پانی کا گھونٹ اندر اتارا۔

"اف ہالہ اتنا ڈر تھا تو اس حرکت کی ضرورت ہی کیا تھی۔کاش اس کی بات کو تھوڑا سنجیدہ لیا ہوتا ۔وہ صحیح کہہ رہا تھا۔ہم ان انگریزوں سے سو میل دور ہی اچھے۔" زیبا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔ذہن کی سکرین پر کرس کا چہرہ اور اس کی سرخ ہوتی آنکھیں ابھری تھیں۔بے اختیار استغفراللہ کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا مگر اسے رکنا پڑا۔ نظر داخلی دروازے پر پڑی اور اسے لگا ساتوں آسمان اس کے سر پر آ گرے ہوں۔

بلیک جینز پر بلیک بلیزر۔ بھاری جوتے اور سر پر موجود ٹوپی۔ وہ اور کوئی اور نہیں بلکہ بدر مصطفیٰ تھا۔ جو اندر داخل ہوتے ہی سیدھا اس کی طرف آ رہا تھا۔

ہالہ بے ساختہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔ دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا۔ بدر کے ہر اٹھتے قدم پر دھڑکن تیز سے تیز تر ہونے لگی۔ چہرہ شرمندگی سے سرخ ہوا۔ ابھی کچھ ہی دیر پہلے کس قدر صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔

بدر اس کے عین سامنے آ رکا۔ بھوری آنکھیں اس کی سیاہ آنکھوں میں گاڑیں۔ چند لمحے دیکھتا رہا پھر لب وا کیے۔

"گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔ فوراً باہر آؤ۔" سنجیدگی سے کہا اور جیسے آیا تھا ویسے واپس چلا گیا۔

ہالہ اور زیبا تقریباً بھاگتے ہوئے گاڑی تک پہنچے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنسان سڑکوں پر گاڑی تیزی سے دوڑ رہی تھی۔اندر گہری خاموشی تھی۔زیبا کو کچھ ہی دیر پہلے اس کے گھر اتار اجا چکا تھا۔جس نے ہالہ کو ایسے الوداع کہا تھا گویا آخری بار مل رہے ہوں۔ آنکھوں میں ہالہ سے ہمدردی واضح تھی۔

بدر کے چہرے پر کسی قسم کا تاثر نہ تھا۔ہالہ نے شدت سے خواہش کی کہ کاش وہ کچھ بولے۔یہ خاموشی بڑی خوفناک معلوم ہو رہی تھی۔

اور سفر تھا کہ لمبا ہوتا جا رہا تھا۔اللہ اللہ کر کے وہ دونوں اپارٹمنٹ پہنچے۔

ہالہ آہستہ قدموں سے اندر داخل ہوئی اور بدر اس کے پیچھے۔ایک گہری سانس بھری اور خود کو بولنے کے لیے تیار کیا۔تب ہی بدر اس کے ساتھ سے ہوتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا مگر ہالہ کی آواز پر اس کے بڑھتے قدم رکے۔

"میں شرمندہ ہوں۔"شرمندگی جو لہجے میں بھی عیاں تھی۔بدر مڑا نہیں ایسے ہی کھڑا رہا۔

"تم بات کیوں نہیں کر رہے۔"اب کی بار وہ پلٹا۔

"کس بات پر شرمندہ ہو؟ بغیر بتائے وہاں جانے پر یا میرے پوچھنے کے باوجود مجھ سے جھوٹ بولنے پر؟"لہجہ ابھی بھی سرد تھا۔

www.novelsclubb.com

"دونوں پر۔" ہالہ نے آہستہ سے کہا پھر کچھ یاد آنے پر اس کی طرف دیکھا۔ آہ اس کا تجسس!

"تمہیں کیسے پتا میں وہاں ہوں؟ کیا تم میرا پیچھا کر رہے تھے۔"

بدر جو بھرپور تحمل کا مظاہرہ کر رہا تھا ہالہ کے سوال پر اس کا دماغ بھک سے اڑا۔ بھوری آنکھوں میں سرخی پیدا ہوئی۔

"Shut up Hala !"

کیا تم اسے شرمندہ ہونا کہتی ہو۔" وہ ایک دم دھاڑا۔ ہالہ سہم گئی۔

دو قدموں کا فیصلہ مٹا کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"یہ ہرگز مت سمجھنا میں غافل ہوں اس سے جو وہاں ہوا۔ ٹھیک ہے تم منع کرنے کے باوجود وہاں گئی لیکن جب تمہیں سچ بولنے کی شدید ضرورت تھی تب تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔" وہ ایک لمحے کو رکا۔ بھوری آنکھوں میں غصے کے ساتھ کچھ اور بھی تھا جو ہالہ نے پہلے کبھی نا دیکھا تھا۔

"مجھے تکلیف ہوئی یہ جان کر کہ تم نے مجھے اس قابل بھی نا سمجھا کہ مدد کے لیے مجھے پکار سکو۔"

ہالہ کے لیے نظریں ملانا مشکل ہونے لگا۔ وہ سر جھکا گئی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب تک میرے نکاح میں ہو میری ذمہ داری ہو۔اور بدر مصطفیٰ اپنی ذمہ داریوں سے کبھی منہ نہیں موڑتا۔" انگلی اٹھا کر اسے باور کرایا۔

"آئندہ جھوٹ بولنے سے پہلے اپنی واپسی کا انتظام بھی کر لینا۔" وارننگ دی اور ایک لمحے کی بھی دیر کیے بغیر کمرے میں بند ہو گیا۔

پیچھے ہالہ کتنی ہی دیر اس کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتی رہی۔

رات قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی!

---

www.novelsclubb.com

اپنے آفس میں راکنگ چیئر پر بیٹھا وہ نفس گہری سوچ میں تھا۔

"سرکیس سے متعلق تمام کاغزات ان کے پاس موجود ہیں۔" احمد کی آواز پر وہ چونکا۔ نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میں ہار افورڈ نہیں کر سکتا احمد۔ یہ لڑائی میری نہیں کسی اور کی ہے۔ کسی بے حد عزیز کی۔" لہجے میں گہرائی تھی۔

"سر عدالت میں پیش ہو جائے تو کیس سٹرانگ ہو سکتا ہے۔" احمد نے تمام نکات اس کے سامنے رکھے۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ کام پوری ذمہ داری سے سر انجام دے سکتا ہوں۔ اور آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ یہ کیس کانفیڈنشیل ہی رہے گا۔" لہجے میں اعتماد تھا۔

"مجھے تم پر پورا یقین ہے احمد مگر تم جانتے ہو نہ یہاں بھی تمہاری ضرورت ہے۔" مقابل کے لہجے میں فکر تھی۔

احمد نے آہستہ سے سر ہلایا۔

"سر آپ کی موجودگی سے تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ میرا نمبر تو بہت بعد میں آتا ہے۔" بات ذو معنی تھی۔

مقابل نے بہت کچھ سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر دھیما سا مسکرایا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر میں ہمہ وقت موجود رہوں گا تو بڑے مسائل پیدا ہو جائیں گے میرے لیے۔"

مسکراہٹ گہری ہوئی۔

احمد نے بھی مسکراتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھے اس انسان کو دیکھا۔

"ایسے حسین مسائل پیدا ہوتے رہنے چاہیے سر۔ مفت مشورہ ہے۔"

اب کی بار مقابل کا جاندار قہقہہ بلند ہوا۔

کیا آپ جان سکے کہ مقابل کون تھا!

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں ہمیشہ کی طرح لوگوں کا ہجوم تھا۔لندن کا سرد موسم اور دل میں

اترتی ویرانیاں!

گراؤنڈ کی سیڑھیوں پر بیٹھی کانوں میں بلوٹوتھ لگائے وہ بولنے سے زیادہ سن رہی تھی۔

کیونکہ فون کے دوسری طرف حمود زمان تھا۔

بلیک کھلی جینز پر بلیک ہی قمیص۔اوپر بلوڈینم کی جیکٹ پہنے بھورے بالوں کو سفید سکارف سے ڈھکے وہ ہمیشہ کی طرح پرکشش لگ رہی تھی۔سکارف کے ہالے میں چہرہ دن کی روشنی میں دمک رہا تھا۔سیاہ آنکھیں اور لونگ کی بات ہی کچھ اور تھی۔

”صد شکر تمہیں سیلف ڈیفنس کے جو کرتب سکھائے تھے وہ صحیح وقت پر کام آگئے۔مگر کچھ بھی ہو سکتا تھا ہالہ۔“حمود یہ جملہ بیس منٹ کی کال میں تقریباً دس مرتبہ دوہرا چکا تھا۔

اور ہالہ نے بھی دسویں مرتبہ وہی جواب دہرایا۔

”صحیح وقت پر دماغ استعمال کرنا اصل مہارت ہے اور ہالہ اس کام میں ماہر ہے۔“مطلب یہ ماننے کا تصور ہی نہ تھا کہ حمود کی سکھائی کوئی چیز کام آگئی تھی۔

”بھائی کے ساتھ جھوٹ بول کر اچھا نہیں کیا تم نے۔“حمود نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے خفگی سے کہا۔

”ہزار بار کہہ چکی ہوں ایک مرتبہ پھر دوہرا رہی ہوں کہ میں شرمندہ ہوں۔کیا اس جملے کی کوئی وقعت نہیں۔یہاں زیبا اور وہاں تم۔اور ایک تمہارا بھائی جس نے کل اچھی خاصی جھاڑ پلائی ہے مجھے۔“آخری جملے پر کسی بچے کی طرح منہ بسورا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”تمہیں جھاڑ پلا کر خود بھی سکون میں نہیں ہونگے۔ لکھوا لو ہالہ بی بی۔“ حمود نے بالکونی سے نظر آتے منظر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”زیادہ اونچی چھلانگیں مت لگاؤ۔ ہمارا ایسا کوئی تعلق نہیں رہا کہ مجھ سے لڑ کر وہ شرمندہ ہو۔“ ہالہ نے لاپرواہی سے کہا۔

”اتنی غفلت بھی اچھی نہیں ہوتی ہالہ فرمان۔ ایک مرتبہ معافی مانگ کر دیکھو۔ خود اعتراف کرو گی کہ بدر مصطفیٰ سے اچھا انسان اپنی چوبیس سالہ زندگی میں اب تک نہیں دیکھا۔“ حمود کے لہجے میں بھائی کے لیے عزت تھی، محبت تھی، مان تھا۔

ہالہ بے اختیار مسکرائی۔

”تم کہتے ہو تو دیکھ لیتے ہیں۔ آخر میں میری کیا رائے ہوگی۔“ چیلنجنگ انداز میں کہا۔

دوسری جانب حمود نے دل و جان سے چیلنج قبول کیا۔

سردی بڑھ رہی تھی اور برف باری کے امکانات بھی بڑھتے جا رہے تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ سورج بس ڈوبنے کو تھا۔

وہ تھکے قدموں سے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ نظر سیدھی ہالہ پر پڑی جو اس کی جانب سے پشت کیے لاؤنج میں لگی کھڑکی کے سامنے کھڑی تھی۔ غالباً ڈھلتے سورج کا منظر دیکھا جا رہا تھا۔

ایک نظر اسے دیکھتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ہالہ نے اس کے جاتے ہی مڑ کر پیچھے دیکھا۔

وہ جانتی تھی چند لمحوں بعد وہ کمرے سے نکل کر ہمیشہ کی طرح کچن میں جائے گا اور ایسا ہی ہوا۔

ہالہ نے سرعت سے وہی پوزیشن سنبھالی۔

آسمانی رنگ کی ڈریس شرٹ جس کے کف کہنیوں تک موڑ رکھے تھے اور اوپر سفید رنگ کا سویٹر، سیاہ بال حسب معمول ماتھے پر بکھرے تھے۔

ہالہ نے کنکھیوں سے اس شاندار مرد کو کچن کی طرف جاتے دیکھا۔

بدر کچن میں داخل ہوا تو نظر سب سے پہلے کاؤنٹر پر پڑے پھولوں پر گئی۔ سیاہ رنگ کے کاغز میں لپٹے سرخ گلاب کے پھول!



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قدم خود بخود آگے بڑھے۔ بکے اپنے ہاتھ میں اٹھایا تب ہی نظر سفید رنگ کی چٹ پر پڑی

۔

“I am really sorry , Mr. BADAR !”

اور محض ایک لمحہ لگا تھا بدر مصطفیٰ کا دل پگھلنے میں۔ وہ بے اختیار مسکرایا۔ بھوری آنکھوں کی چمک بڑھی۔

بکے تھامے لاؤنج میں آیا۔ ہالہ جو اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی فوراسیدھی ہوئی۔ البتہ تمام حسیات اس ایک شخص کی جانب متوجہ تھیں۔ مگر نا بدر کی آواز آئی نا اس کے چلے جانے کا اندازہ ہوا۔

ابھی چند لمحے سر کے تھے جب ایک مخنوس خوشبو نتھوں سے ٹکرائی۔ ہالہ کی بھنویں اوپر کو اٹھیں۔ شاید یہ خوشبو پہلے بھی کبھی محسوس کی تھی مگر کہاں؟

”ہالہ؟“ عقب سے آتی بدر کی آواز پر وہ ایک دم اچھلی اور فوراً پیچھے مڑی۔

دونوں ہاتھ پشت پر باندھے، چہرے پر سنجیدگی طاری کیے اپنی بھوری آنکھوں سے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یہ بکے کس کے لیے ہے؟''آنکھوں سے صوفے پر رکھے بکے کی جانب اشارہ کیا۔

ہالہ نے ایک نظر بکے کو دیکھا۔اب کیا وہ ایسے کرے گا اس کے ساتھ!

''مجھے نہیں معلوم۔''خفگی سے کہا۔

''ہمم۔یہاں کوئی ہوائی مخلوق بھی رہتی ہے مجھے آج پتا چلا۔''سر ہلا کر کہا۔

''اچھی بات ہے۔''سینے پر ہاتھ باندھے۔بدر کو دیکھنے سے گریز کیا۔

''ان خوبصورت پھولوں کے لیے شکریہ!''کچھ لمحوں بعد کہا۔

''مجھے شکریہ مت کہو۔یہ میری طرف سے نہیں ہیں۔''چہرہ سرخ ہوا تھا۔بدر نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

''آئندہ ایسی نوبت نہ آئے کہ تمہیں مجھ سے جھوٹ بولنا پڑے اور مجھے تم اس لہجے میں بات کرنی پڑے اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم دونوں دوستی کرلیں۔''ایک لمحے کو رکا۔

''کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی؟''کہتے ہی اس نے اپنا ہاتھ ہالہ کے آگے پھیلایا۔

ہالہ نے چونک کر حیرت سے اپنی سیاہ آنکھیں اس کے چہرے پر جمائیں۔حمود اپنے بھائی کو یقیناً بڑی اچھی طرح جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی۔" بمشکل نظریں ہٹائیں اور گردن اکڑا کر کہا۔

"لڑکا نہیں مادام! پورے تیس سال کا ہو چکا ہوں۔ میری عمر کا ہی لحاظ کر لو۔" بدر نے اس کی اٹھی ہوئی ٹھوڑی کو دیکھ کر کہا۔

ہاتھ بڑھا کر شہادت کی انگلی سے اس کی ٹھوڑی کو چھوا۔ پھر ہاتھ کو دوبارہ اسی پوزیشن پر لایا اور سوالیہ انداز میں اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھا۔

اور پھر ہمیشہ کی طرح ناک میں چمکتی لونگ۔

ہالہ تھوڑا جھجکی۔ نچلا لب دانتوں تلے دبایا اور آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔ بدر نے اس کے ہاتھ کو گرفت میں لیا اور ہلکا سا جھکا۔ چہرے پر جاندار مسکراہٹ آئی۔

"اس اعزاز کے لیے شکریہ!". سر کو ہلکا سا خم دے کر کہا۔ آہ کیا انداز تھا۔

اس کی بھوری آنکھوں میں اس قدر نرمی تھی کہ ایک لمحے کے لیے ہالہ کو پورا جہاں بھولا تھا اور اگر کچھ یاد رہا تھا تو سامنے کھڑا وہ خوبصورت سا انسان!



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب چونکہ دوستی ہو ہی گئی ہے تو تمہیں چاہیے کہ مجھے کسی اچھے ریسٹورینٹ میں کھانا کھلاؤ اور ساتھ ہی ساتھ شاپنگ بھی۔" اس کے سامنے سے ہٹتے ہوئے ایک چکر اس کے گرد لگایا اور دوبارہ سامنے آ کھڑی ہوئی۔

اس کی بات سنتے بدر کی بھنویں اوپر کو اٹھیں۔

"دوستی ہوئی ہے محترمہ۔ لندن کا پریزیڈنٹ نہیں بنا جو یہ سب کروں۔" بدر نے لاپرواہی سے کہا۔

ہالہ نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"میں کنجوس لوگوں کو دوست نہیں بناتی۔"

بدر نے جواباً سر تا پیر اسے دیکھا۔

"میں تو بنا لیتا ہوں۔"

اس کی بات کا مطلب ہالہ کو کچھ لمحوں بعد سمجھ میں آیا ایک جھٹکے سے اس کی جانب مڑی مگر تب تک وہ کمرے میں جا چکا تھا۔

ہالہ بھی ہنہ کہتی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سورج غروب ہو چکا تھا اور رات کی سیاہی نے لندن کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

برک لین سٹریٹ پر خوب رونق تھی۔ لندن کی مشہور سٹریٹ جو رنگوں اور وہاں کی ثقافت کا بھرپور امتزاج تھی۔ لوگوں کا جم غفیر تھا۔ مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ سیاحت کے طور پر ادھر سے ادھر مٹر گشتی کر رہے تھے۔ سردی کا زور عروج پر تھا۔ گرم کپڑے اور سو کھا سا لندن!

اسی جم غفیر میں دو لڑکیاں اشتیاق سے ارد گرد دیکھتی آگے بڑھ رہی تھیں۔ ایک چپس کے پیکٹ کے ساتھ انصاف کر رہی تھی جبکہ دوسری کے ہاتھ میں گرما گرم کافی تھی۔ گرم لمبے کوٹ، پیروں میں لونگ بوٹ اور سر پر اونی ٹوپیاں۔ البتہ شلوار قمیص لمبے کوٹ کے نیچے چھپ گئی تھی۔

"کچھ تو ہے جو لندن کی طرف کھینچتا ہے۔" ہالہ نے چپس منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”جہاں ہم سفر ہو وہاں انسان خود بخود پہنچ جاتا ہے۔وہ کہتے ہیں نا جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔“ زیبا نے سنجیدگی سے کہا۔

جواباً ایک زور کا تھپڑ کمر پر موصول ہوا۔صد شکر بھاری کوٹ کی بدولت بچت ہو گی تھی۔

”کبھی سوچا ہے لوگ یہاں آنے کے لیے اتنے ہاتھ پیر کیوں مارتے ہیں۔“ہالہ نے زور زور سے منہ چلاتے ایک نظر زیبا کو دیکھ کر پوچھا۔

”میں غریب تو جو بھی رائے دوں گی تمہارے سامنے ہلکی ہی لگے گی۔لہذا تم ہی بتاؤ۔“زیبا نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

”بہت سی وجوہات ہیں۔صفائی دیکھو،سب کچھ ویل مینٹینڈ ہے۔لوگ تمیز دار ہیں۔اور اگر کوئی بدتمیزی کرے گا بھی تو اپنے انجام سے بھی واقف ہو گا۔پولیس لمحوں سے پہلے موقع واردات پر پہنچتی ہے۔“ایک لمحے کو رکی۔”اب موازنہ اپنے ملک سے کرو تو کئی گھنٹوں بعد پولیس احسان کے طور پر نازل ہوتی ہے اور اس کا بھی فائدہ نہیں کیونکہ جیت اسی کی ہو گی جس کے پاس پیسہ ہو گا۔صفائی کا کوئی تصور ہی نہیں کیونکہ ایک تو جہالت عام ہے دوسرا کوئی جواب طلبی کرنے والا نہیں۔بلکہ لوگ ایسی حرکتیں کر کے فخر محسوس کرتے ہیں۔اللہ ہمیں ہدایت


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دے۔ قائد کا پاکستان بچ جائے!'' آخر میں افسوس سے آسمان کی طرف دیکھا تھا۔ زیبا نے ہالہ کی ایک ایک بات سے اتفاق کیا۔

''اور ان کے بارے میں کیا خیال ہے جو محض کمانے کی غرض سے یہاں آتے ہیں۔'' زیبا نے پوچھا۔

''ان کو مزدور کہنا بہتر رہے گا مگر افسوس تو ان لوگوں پر ہے جو انہیں بھیج کر یہ سمجھتے ہیں گویا اے ٹی ایم مشین باہر بھیج دی ہے جس سے جب چاہا پیسے نکلوا لیے۔ جبکہ دیکھا جائے تو ہم جیسے لوگوں کے لیے یہاں پیسے کمانا سب سے مشکل کام ہے۔ یو نو Racism''

ہالہ نے سنجیدگی سے کہا ساتھ ہی کسی کی یاد آئی تھی۔

''پھر تو بدر ایک عظیم انسان ثابت ہوا جو سولہ سال کی عمر سے ہی یہاں رہ رہا ہے۔'' زیبا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ہالہ مسکرائی اور اثبات میں سر ہلایا۔

زیبا چونکی پھر غور سے اس لڑکی کا چہرہ دیکھا۔ بدر کے ذکر پر مسکراہٹ۔ کیا واقعی؟

ہالہ نے اس کی نظروں کو محسوس کیا تو آنکھیں گھمائیں۔

''ہم دونوں دوستی کر چکے ہیں۔'' معلومات میں اضافہ کیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زیبا گرتے گرتے بچی۔ آج سورج کہاں سے نکلا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک دکان کے باہر آرکی تھیں۔ یہ ایک لال ٹینوں والی دکان تھی جہاں جدید طرز کے انوکھے لیمپ اور دوسری چیزیں تھیں۔ زیبا فوراً اندر داخل ہوئی۔

ہالہ جو اس کے پیچھے جانے والی تھی ایک دم رکی۔ مڑ کر پیچھے دیکھا۔ سب کچھ نارمل تھا مگر ایک حس نے اشارہ دیا کہ کوئی بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ آہ یہ احساس تو لندن آنے کے بعد سے ساتھ ساتھ تھا۔ ایک گہرا سانس بھرا اور اندر بڑھ گئی۔

---

www.novelsclubb.com

" سنا ہے چالاک لڑکی سے دوستی ہو گئی ہے۔" حمود نے بھائی کو چھیڑا۔

بدر جو توجہ سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اس کی بات پر مسکرایا۔

"تم دونوں کے پاس ایک دوسرے کے بہت راز ہیں مجھے یقین ہے اس بات کا۔ہاں ہو گئی دوستی ۔اور شاید ساتھ رہنے کے لیے یہ بے حد ضروری تھا ورنہ یہ تعلق کچھ ماہ سے زیادہ چل نہ پاتا۔" مسکراتے ہوئے کہا آخر میں تھوڑا سنجیدہ ہوا۔

گاڑی برک لین سٹریٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔نئی نئی دوستی تھی لہذا ہالہ مادام کے حکم کے مطابق انہیں پک کرنا تھا۔

"یعنی اب لڑائی نہیں ہو گی۔افسوس !اب ہالہ کی طبیعت کون درست کرے گا۔ہماری تو سنتی نہیں۔" حمود نے مصنوعی افسردگی سے کہا۔

"کچھ بدل سا گیا ہے۔لڑائی تو بہت دور کی بات ہے۔مجھے لگتا ہے میں اب اس سے اونچی آواز میں بات بھی نہیں کر سکتا۔" مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔لہجہ کھویا کھویا سا تھا۔

"اور ایسا کیوں ؟" حمود سنجیدہ ہوا۔

"وہ خاص ہے۔اس کی سیاہ آنکھوں میں ایک جہان آباد ہے جہاں گم ہو جانے کو دل چاہتا ہے۔ اس کی موجودگی خاص ہے۔اس کے ساتھ خاموشی بھی ہو تو وہ بھی خاص لگتی ہے۔" کسے ٹرانس میں کہتے ہوئے وہ ایک دم رکا۔پھر ہلکا سا ہنسا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لمحۂ فکریہ ہے یہ تو۔مجھے ایسا نہیں سوچنا چاہیے۔ہم دونوں ایک منزل کے راہی نہیں ہیں۔"

لہجہ دھیما ہوا تھا۔

"وہ بھی یہی کہتی ہے۔"حمود نے حلق تر کیا۔اپنے جان سے پیارے بھائی کے لیے شدید فکر ہوئی۔یہ سب نہیں ہونا چاہیے تھا۔

بدر نے کوئی جواب نہ دیا۔

گاڑی برک لین سٹریٹ میں آرکی تھی۔ مخصوص جگہ پر پارک کی اور حمود کو خدا حافظ کہہ کر گاڑی سے باہر نکلا۔

اتنے رش میں ہالہ بی بی کو ڈھونڈنا تھا۔فون پر ہالہ کا نمبر ملاتے ہوئے وہ ابھی کچھ ہی فاصلے طے کر پایا تھا جب اس کی نظر ہالہ پر پڑی اور ہالہ سے ہوتی ہوئی سرخ رنگ کی گاڑی پر جو پوری رفتار سے اسی طرف آرہی تھی۔

بدر کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔دل بری طرح دھڑکا۔آنکھوں کے سامنے زندگی ختم ہوتی محسوس ہوئی۔

کیا واقعی ایک زندگی ختم ہونے والی تھی!



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---

وہ دونوں سٹریٹ سے باہر کی طرف آئی تھیں۔تب ہی نظر گاڑی میں بیٹھے اختر صاحب پر پڑی جو زیبا کو لینے آئے تھے۔

زیبا کے ساتھ بلقیس کو دیکھ کر انہوں نے وہیں سے ہاتھ ہلایا۔جواباً بلقیس نے بھی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔زیبا کے ابا حضور تھے اور کبھی کبھار ہی لندن میں نظر آتے تھے۔عزت اور قدر خود بخود بڑھ گئی تھی۔

کم ملنے اور کم بولنے سے عزت اور وقار بڑھ جاتا ہے۔ماہر نفسیات اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

''کرس والے معاملے کو بھی سائیڈ پر لگاؤ ورنہ تمہیں خطرہ ہو سکتا ہے اس سے۔'' ہالہ نے خدا حافظ کرتے ہوئے کہا۔

''حشر تو تم نے بگاڑا تھا اس کا۔خطرہ تمہیں ہونا چاہیے۔'' زیبا نے اختر صاحب کو ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہنہ، مجھ سے بھلا کیا دشمنی۔ ویسے بدر کو معلوم تھا کہ پارٹی میں کیا ہوا تھا۔ شاید اس نے معاملہ سنبھال لیا ہو۔" ہالہ نے اندازہ لگایا۔

"اسے کیسے معلوم؟" زیبا نے حیرت سے پوچھا۔

"پوچھا تھا تمہاری سہیلی نے۔ اور جواب میں ایسی شٹ اپ کال ملی تھی کہ دوبارہ سوچنے کی بھی ہمت نہ ہوئی۔" ہالہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔ زیبا کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

What a perfect match !. "Made for each other" زیبا نے ایک آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا اور گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔ ہالہ نے نفی میں سر ہلایا۔

دوستوں کے ہاتھ ایسے موضوع لگ جائیں تو جینا محال کر دیتے ہیں!

www.novelsclubb.com

ہالہ نظروں سے اوجھل ہوتی گاڑی کو دیکھتی رہی۔

کبھی کبھار زیبا اور اس کے ابا کو دیکھ کر سیاہ آنکھوں میں حسرت پیدا ہوتی تھی۔ دل میں تکلیف محسوس ہوتی تھی اور زبان پر ایک ہی آیت آتی تھی۔

**"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"**

اس نے گہری سانس بھری۔ آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

**" زندگی میں کوئی غم ایسا ضرور ہونا چاہیے جو بار بار آپ کو کھینچ کر آپ کے رب کے سامنے لا کھڑا کرے۔ایسی تکلیف جس کا مرہم صرف اللہ کے پاس ہو۔۔ایسا درد جس پر صرف اللہ یاد آئے۔"**

اور کیا انسان بھی کبھی مرہم بنے ہیں۔!

ادھر ادھر دیکھتی وہ سڑک کو پار کر رہی تھی جب اس کے کانوں میں کوئی شناسا سی آواز پڑی۔

کوئی اس کا نام پکار رہا تھا۔الجھ کر آواز کی سمت دیکھنا چاہا مگر وہ یہ سرے سے ہی بھول گی کہ وہ اس وقت سڑک کے وسط میں تھی۔

وہ جو دائیں جانب دیکھنے والی تھی ٹائروں کی چرچراہٹ پر چونک کر بائیں جانب دیکھا۔لال رنگ کی گاڑی رفتار سے اسی جانب آ رہی تھی۔

حالہ کی ٹانگوں میں ایک دم جان ختم ہوئی۔وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر پائی۔زور سے آنکھیں بند کیں۔

تب ہی کسی نے پوری قوت سے اسے اپنی سمت کھینچا اور خود بھی اس کے ساتھ لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے کی جانب ہوا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ سب اس قدر اچانک اور لمحوں میں ہوا کہ وہ دونوں کتنی ہی دیر حواس بحال کرتے رہے۔

گاڑی رکے بغیر وہاں سے نکل چکی تھی۔

ہالہ نے سر اٹھا کر اس مسیحا کو دیکھا۔وہ اور کوئی نہیں بلکہ بدر تھا۔اور زندگی میں پہلی مرتبہ ہالہ کی آنکھیں اسے دیکھ کر نم ہوئی تھیں۔

بدر جو اسے دونوں بازوؤں سے تھامے کھڑا تھا آیا کہ وہ گر نہ جائے اس کی سیاہ آنکھوں میں نمی دیکھی تو ٹھہر سا گیا۔

کیا کوئی منظر ایک ہی وقت میں خوبصورت اور تکلیف دہ ہو سکتا تھا!

ہالہ کی آنکھوں کا منظر بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

بدر نے بے اختیار ہاتھ بڑھا کر اس کی نم آنکھوں کو صاف کیا۔

"پلیز رونا نہیں۔مجھے بہت تکلیف ہو گی۔" آہستہ سے کہا۔اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتا گاڑی کی طرف لے گیا۔

بھوری آنکھوں میں سرخی تھی اور یہ بات یقینی تھی کہ وہ جو کوئی بھی تھا اس کا برا وقت شروع ہو چکا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طیفور حویلی ہمیشہ کی طرح ویران تھی۔چند افراد اور اتنی بڑی حویلی!

بی جان اپنے کمرے میں مصلہ بچائے بیٹھی تھیں۔ہاتھ میں تسبیح تھی اور آنکھیں بند۔رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔کچھ دیر ذکر کرنے کے بعد آہستہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور بستر پر جا بیٹھیں۔

نظر سامنے اٹھی تھی۔جہاں دیوار پر ایک تصویر نصب تھی۔

بیجان اور ان کے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے حمدان اور زمان۔جن کے ساتھ ان کی بیویاں بیٹھی تھیں جبکہ بی جان کے بلکل پیچھے فرمان صاحب اور ان کے ساتھ ان کی پیاری بیوی طوبٰی۔

زمان صاحب کی گود میں چھ ماہ کا بدر مصطفٰی جس نے ایک ہاتھ منہ میں ڈال رکھا تھا۔جبکہ راحت بیگم کی گود میں فائق حمدان تھا جو دو سال کا تھا اور بس رونے کے پر تول رہا تھا۔ہالہ اور حمود اس وقت دنیا میں نہیں آئے تھے۔تصویر پرانی تھی اور خوبصورت!



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بی جان کی آنکھیں نم ہوئیں۔اپنے دونوں بیٹے بڑی شدت سے یاد آئے تھے۔آنسو جھری زدہ گالوں پر بہ نکلے۔اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

تب ہی آمنہ بیگم اور ان کے پیچھے حمود اندر داخل ہوئے۔

بی جان کو روتے دیکھا تو فوراًان کی جانب بڑھے۔

"کیا ہوا بی جان؟" حمود نے ان کے گرد حصار بناتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ہوا میری جان۔پرانے زخم تازہ ہوگئے تھے بس۔" بھاری آواز میں کہتے ہوئے تصویر کی جانب اشارہ کیا۔

حمود نے ہاتھ بڑھا کر آنسو صاف کیے۔

"وہ یہاں ہوتے تو آپ کو ایسے روتا دیکھ کر بڑے دکھی ہوتے۔ایسے مت رویا کریں۔۔ہم ہیں نا آپ کے پاس۔" آمنہ بیگم نے فکر مندی سے کہا۔

"بدر سے بات ہوئی؟اس سے کہو واپس آجائے۔اس کی بی جان اسے بڑا یاد کرتی ہیں۔" بی جان نے دکھی لہجے میں کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ آئے گا بی جان! وہ ضرور آئے گا۔اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔اب تو ہالہ بھی اس کے ساتھ ہے۔وہ دونوں جلد ہی آئیں گے۔"آمنہ بیگم ان سے زیادہ خود کو یقین دلا رہی تھیں۔

"ایسے رویا مت کریں۔میرا دل بڑا نازک ہے۔میں ڈر بھی جاتا ہوں۔"حمود نے بچوں کی طرح کہتے ہوئے ان کے کندھے پر سر رکھا۔

جواباً بی جان بڑے حق سے تھپڑ رسید کیا۔

حمود کا جاندار قہقہہ حویلی میں گونجا تھا۔

www.novelsclubb.com

**کچھ دن بعد**

" میں نے تم سے کہا تھا ہالہ خطرہ مجھے نہیں تمہیں ہے۔میرا تو دل چاہ رہا ہے اس انسان کی گردن اتار دوں۔"زیبا نے غصے سے کہا۔

ہالہ نے لاؤنج کے صوفے پر رکھے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے اس کی بات سنی۔

"چلو تمہیں ایک راز کی بات بتاتی ہوں۔اس سے اگلے ہی دن مجھے جینی کا فون آیا تھا۔" ہالہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا اس نے ؟" زیبا نے مناسب الفاظ کا استعمال کیا ورنہ دل تو بہت کچھ کہنے کو چاہ رہا تھا۔

"معافی مانگ رہی تھی اور ریکوئسٹ کر رہی تھی کہ میرے بھائی کو فرانس مت بھجواؤ۔وہ پہلے ہی زخمی ہے اور اب اسے فرانس بھیجا جا رہا ہے۔" ہالہ نے چائے کا گھونٹ بھرا۔

"کیا مطلب شبو؟ کون بھیج رہا ہے اس منحوس مارے کو فرانس۔" زیبا کے پلے کچھ نہ پڑا۔

"کون بھیج سکتا ہے لڑکی بدر کے علاوہ۔اسے پتا چل چکا تھا یہ حرکت کس کی ہے۔اس لیے نا صرف اس کرس نامی انسان کا نقشہ بگاڑا بلکہ یہاں سے رفو چکر بھی کروا دیا۔اب تم بھی سیف ہو ۔"

اس کے کانوں میں بدر کے الفاظ گونجے جب وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اور ہالہ نے سن لیا تھا۔

(وہ انسان دوبارہ مجھے اس شہر تو کیا اس ملک میں بھی نظر نہیں آنا چاہیے۔")

زیبا نے بدر کو ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا اور ہالہ کو خوش قسمت انسان کے ٹائیٹل سے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تب ہی باہر سے گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی۔ہالہ چونکی وقت دیکھا۔یقیناًبدر آیا تھا۔پاس پڑا سرمئی رنگ کا سکارف سر پر لپیٹا۔لیپ ٹاپ بند کیا۔موبائل تھامااور باہر کی جانب دوڑ لگائی۔

بدر کی گاڑی روڈ پر تھی اور وہ اندر لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔اس سے پہلے کہ اس بات پر عمل کرتا۔سیاہ آنکھوں والی لڑکی پر نظر پڑی جو دوڑتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھی۔بدر کے سٹیرنگ پر موجود ہاتھ وہیں تھمے۔

ہالہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی اور گہرا سانس بھرا۔پھر گردن موڑ کر بدر کو دیکھا جو سوالیہ انداز میں اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے شاپنگ پر جانا ہے۔گاڑی چلاؤ۔"تیزی سے کہا اور اپنا سکارف درست کیا۔

بدر چند لمحے یوں ہی اسے دیکھتا رہا۔

"کمال ہے۔آج پیسے خرچ کرنے کا حوصلہ کہاں سے آیا۔"اس سے نظریں ہٹاتے سامنے دیکھا اور گاڑی آگے بڑھائی۔

"شکر ادا کرو کہ تم سے نہیں مانگ رہی۔"ہالہ نے ہاتھ ہلا کر جتایا۔


www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"استغفر اللہ! دوستی کے نام پر تم جتنا مجھے لوٹ چکی ہو اب تمہارا کوئی فرمائش کرنا بنتا نہیں ہے۔" بدر نے موڑ کاٹتے ہوئے افسوس سے کہا۔

"میں نے بھی تمہیں آئس کریم کھلائی تھی گیلو پو سے۔ بھولو مت۔" ہالہ نے اسے تنگڑی گھوری سے نوازا۔

"بالکل! بس اسی احسان تلے دبا ہوں۔ ناجانے کیسے چکاؤں گا۔" اس کی اداکاری پر ہالہ نے دانت پیسے۔

تین گھنٹے کی مسلسل شاپنگ کے بعد جب ہالہ مال سے نکلی تو ہاتھ میں کوئی بیگ نہ تھا۔ البتہ اس کے پیچھے آتے بدر نے دو بیگ تھام رکھے تھے۔

"اتنی زیادہ شاپنگ کی کیا ضرورت تھی ہالہ۔ اب یہ سارا سامان کہاں رکھو گی۔ مجھے نہیں لگتا تمہارے کمرے میں پورا آئے گا۔ کیا خیال ہے ایک کمرہ رینٹ پر نہ لے لیں اس کے لیے۔" بدر نے بھرپور طنز کیا۔

"سوچ لو اس کمرے کا رینٹ تمہیں ہی دینا پڑے گا۔" ہالہ نے اثر لیے بغیر کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''پیسے تمہارے اپنے تھے اس لیے دو بیگز ہیں۔ اگر میرے پیسے ہوتے تو سو فیصد یقین ہے مجھے کہ بیگز اٹھانے کے لیے ہاتھ۔ کم پڑ جاتے۔ کنجوس لڑکی!'' بدر ابھی بھی باز نا آیا۔

''تمہاری عمر کا لحاظ کر رہی ہوں بدر مصطفیٰ۔ خود ہی ہتھیار ڈال دو۔'' ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا پھر کچھ یاد آنے پر رکی۔

''مجھے لیک بر تج پر جانا ہے۔'' نئی فرمائش۔

بدر نے ترچھی نظروں سے برابر بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔اور بے اختیار اس وقت پر پچھتایا جب اسے دوستی کی آفر کی تھی۔ حمود سے دلی ہمدردی محسوس ہوئی تھی جس نے کئی سال اس لڑکی کی دوستی میں گزارے تھے۔

''تم نے مجھے دوست بنایا ہے یا ملازم حسین۔؟'' خفگی سے پوچھا۔

''جو تمہیں لگ رہا ہے وہی بنایا ہے۔'' ہالہ نے مزے سے کہا۔

''میں نہیں لے کر جا رہا۔ کام ہے مجھے۔'' سنجیدگی سے انکار کیا۔

اور پھر کچھ دیر بعد وہ دونوں لیک بر تج پر موجود تھے۔ کیا شادی شدہ مردوں کے پاس انکار کا آپشن بھی ہوتا ہے!



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج سردی کا زور کچھ کم تھا۔لندن کا موسم ویران تھا مگر خوش گوار!

نیلی جینز کے اوپر سفید شرٹ اور بھورے رنگ کی جرسی جس سے شرٹ کے کف اور کالر باہر تھا۔پاؤں جوگرز میں مقید تھے۔ماتھے پر بکھرے سیاہ بال اور بھوری خوبصورت آنکھیں۔

جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ چلتا جارہا تھا۔گاہے بگاہے نظر ساتھ چلتی لڑکی پر بھی ڈال لیتا جو ایک نظر لیک ویو کو دیکھتی پھر کوئی تبصرہ کرتی اس کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔

بلیک بلیزر ساتھ بلیک ڈینم جینز۔سفید جوگرز اور سر پر موجود سرمئی رنگ کا سکارف جو اس کے ڈریس کوڈ میں سب سے خاص تھا۔

وہ دونوں ایک ساتھ کئی نظروں کا مرکز بنے تھے۔سیاہ آنکھوں والی لڑکی بول رہی تھی جبکہ بھوری آنکھوں والا مرد مسکراتے ہوئے اسے سن رہا تھا۔منظر مکمل تھا!

"بدر"پکارا گیا۔

"ہالہ"جواب آیا۔

"اس پول تک دوڑ لگاؤ گے میرے ساتھ؟"سیاہ آنکھیں دور نظر آتے پول پر تھیں۔

بدر نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''سوچ لو۔''

''سوچ لیا۔''

''ہار جاؤ گی۔''

ہالہ نے ابرو اچکایا۔''کیا تم مجھے ہارنے دو گے۔''سیاہ آنکھوں میں چیلنج تھا۔بدر لاجواب ہوا۔

''چالاک لڑکی۔''وہ بڑبڑایا۔

''پوزیشن سنبھالو۔''نیا حکم۔

''سنبھال لی۔''عمل فوری کیا گیا۔

''ریڈی، گو!''ہالہ چیخی اور پوری رفتار سے بھاگنا شروع کیا۔بدر بھی اس کے ہم قدم تھا۔لوگ مڑ کر حیرت سے ان دونوں کا اندھادھند بھاگتا دیکھ رہے تھے مگر انہوں نے لوگوں کی پرواہ ہی کب کی تھی۔

کچھ لمحوں تک دونوں ساتھ رہے پھر بدر ایک قدم آگے ہوا۔ہالہ کو اپنی ہار قریب دکھائی دی مگر وہ بھی ہالہ تھی۔

بدر کی جرسی کو اس کی پشت سے پیچھے کی جانب کھینچا اور دیر کیے بغیر آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

پول کو پہلے ہالہ نے کراس کیا۔بدر کے اپنے پاس آکر رکتے ہی وہ خوشی سے چلائی۔سانس پھولا ہوا تھا۔

”چیٹر۔“بدر نے مصنوعی خفگی سے پھولی سانسوں کے درمیان کہا۔ہالہ کچھ دیر پہلے کا منظر یاد کرتی بے اختیار ہنس پڑی۔

بھاگنے سے سیاہ آنکھوں میں پانی آیا تھا۔ناک اور گال سرخ ہو رہے تھے۔

بدر نے چونک کر اسے دیکھا۔اور پھر نظریں ہٹائے بغیر دیکھتا ہی رہا۔ہالہ نے اس کی طرف دیکھا تو ہنسی کو بریک لگی۔

”کیا ہوا؟“مسکراتے ہوئے پوچھا اور سر پر سکارف درست کیا۔

بدر خاموش رہا۔ہالہ نے ذرا سا جھجک کر ادھر ادھر دیکھا۔

”کیا ہم روز دوڑ لگا سکتے ہیں۔“کچھ دیر بعد بدر کی آواز ابھری۔لہجہ دھیما تھا۔ہالہ چونکی۔

”کیوں؟“

”میں ایسا حسین منظر روز دیکھنا چاہتا ہوں۔“ہالہ تھمی۔پورا چہرہ سرخ ہوا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پہلا انسان دیکھا ہے جسے ہارنے پر ذرا افسوس نہیں ہوا۔" ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔ انداز ایسا تھا جیسے وہ یہاں اکیلی کھڑی ہو۔

اس کے انداز پر بدر کے ہونٹوں پر مسکان ابھری۔

ہاتھ پشت پر باندھ کر ذرا سا جھکا۔

"ہار ایسی ہو تو میں روز ہارنا چاہوں گا۔"

حالہ نے ایک خفا نظر اس پر ڈالی اور واپسی کے راستے پر دوڑ لگا دی۔ پیچھے بدر کا قہقہہ بلند ہوا۔

ویران لندن آج پہلی بار مسکرایا تھا!

---

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاہور کا موسم خوش گوار تھا۔ اکتوبر کا مہینہ تھا۔ سردیوں کی آمد آمد تھی۔ طیفور حویلی میں صفائی ستھرائی کا دور دورہ تھا۔ حویلی کی خواتین اس کام میں ملازمین کے ساتھ پیش پیش تھیں۔

''سب کمروں کی صفائی کروادی ہے بی جان۔ چاہیں تو خود دیکھ لیں اور تسلی کر لیں۔'' راحت بیگم نے صوفے پر ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

بی جان نے سر ہلایا۔

''فرمان اور طوبٰی کا کمرہ صاف کروایا؟'' بی جان کے ذہن میں نا جانے کیا سمایا پوچھ بیٹھیں۔

راحت بیگم نے حیرت سے انہیں دیکھا۔ اتنے سالوں بعد کیسے خیال آگیا۔

''خیریت ہے بی جان۔ آج کوئی خاص بات ہوئی ہے۔'' آمنہ بیگم نے پوچھا جو کچھ ہی دیر پہلے وہاں آئی تھیں۔

''ہالہ یہاں تھی تو بڑی ذمہ داری سے یہ کام کرتی تھی اور ہمیں کبھی جتایا بھی نا کہ وہ کمرہ بھی گھر کا حصہ ہے۔ اسے بھی صاف کروائیں۔'' بی جان تسبیح ایک طرف رکھتے ہوئے بولیں۔

راحت بیگم نے نخوت سے سر جھٹکا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دوسری منزل کی راہداری کا سب سے آخری کمرہ ہے بی جان۔ وہاں تو کوئی جاتا بھی نہیں۔ آپ کیوں شرمندہ ہو رہی ہیں۔ ہالہ آئے گی تو خود ہی کروا لے گی۔" لہجے میں دنیا جہان کی لاپرواہی تھی۔

جواباً راحت بیگم بی جان کی تگڑی گھوری کی زد میں آئیں۔

"فائق کا کمرہ بھی سالوں سے صاف کروا رہی ہو راحت۔ مگر وہ تو آج تک نہیں آیا۔" طنز کا ایسا تیر تھا جو سیدھا نشانے پر جا لگا۔ راحت بیگم دوبارہ کچھ کہنے کے قابل نہ رہیں۔

"رشیداں!" بی جان نے اپنے پسندیدہ ملازم کو آواز دی۔

"جی بی جان!" رشیداں اماں ماتھے سے پسینہ صاف کرتی ہوئی حاضر ہوئیں۔

"میرے ساتھ فرمان کے کمرے میں چلو۔ اچھی طرح صفائی کرنی ہے۔" رشیداں اماں نے سر ہلاتے ہوئے بی جان کو اٹھنے میں مدد دی اور ساتھ لیے چل پڑیں۔

راحت بیگم نے ایک سلگتی نگاہ ان کی پشت پر ڈالی۔

کمرے کا دروازہ آہستہ سے وا کرتے وہ اندر داخل ہوئیں۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج کئی سالوں بعد اس کمرے میں قدم رکھا تھا۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنے سالوں بعد خیال کیسے آیا۔وجہ اور کوئی نہیں بلکہ حمود زمان تھا۔

(تایا اور تائی جان کا کمرہ ویران پڑا ہے۔ہالہ یہاں تھی تو روز کمرے میں جاتی تھی۔کئی گھنٹے ان کی تصویر سے باتیں کرنے کے بعد واپس آجاتی تھی۔" پھر رکا۔"باخدا میں نے اس کی ایک بھی بات نہیں سنی بس اتنا معلوم ہوا تھا کہ اندر سے بولنے کی آواز آتی تھی۔"

بی جان کے سامنے بیٹھا وہ سنجیدگی سے اپنا مدعا بیان کر رہا تھا۔

"کمرے کی صفائی اور اس کی ایک ایک چیز کا خیال وہ خود رکھتی تھی۔اب چونکہ وہ یہاں نہیں ہے تو یہ ذمہ داری تو ہمارے کندھوں پر آتی ہے۔پچھلے ماہ میں نے خود کمرے کی صفائی کی تھی اور اور ایک دو مرتبہ کاشف سے کہ کر بھی کروائی تھی۔"وہ آہستہ آہستہ بول رہا تھا۔بی جان کی گہری نظریں اسی پر تھیں۔

حمود زمان جو گلاس اٹھا کر پانی بھی خود پینے کو ایک مشکل کام سمجھتا تھا وہ کمرے کی صفائی خود کر رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

**"دوستی محض چند جزبات میں کیے گئے وعدوں کا نام نہیں بلکہ ایسا رشتہ ہے جس کا ہر پہلو عمل سے جڑا ہے۔لمبے چوڑے کلمات کی بجائے محض وقت آنے پر یہ ثابت کر دیا جائے کہ میں وہ ہوں جو ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑا رہے گا۔"**

حموداور ہالہ کی دوستی بے مثال تھی۔اور حمود نے بغیر کوئی وعدہ کیے یہ ثابت کیا تھا کہ وہ ہالہ سے چاہے زندگی میں دوبارہ کبھی نا ملے مگر ان کی دوستی بے مثال رہے گی۔نا ختم ہونے والی،بغیر کسی غرض کے،پاک اور پر خلوص!

بیجان نے اس کے سر کو چوما اور یہ یقین دہانی کروائی کہ اب یہ ان کی ذمہ داری تھی۔)

حمود شہر گیا تھا۔یہاں ہوتا تو بی جان کے ساتھ اس وقت وہاں موجود ہوتا۔

رشیداں اماں کی سنگت میں انہوں نے کمرے کی بھرپور صفائی کروائی۔دیوار پر لگی اپنے بیٹے اور بہو کی تصویر کو دیکھنے سے اجتناب کیا ورنہ آنسوؤں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

قدم الماری کی جانب بڑھائے اور اسے کھولا۔اندازہ ہوا کہ حمود نے الماری کو ہاتھ تک نا لگایا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آہستہ سے لوکر والا دراز کھولا۔ وہ لاک نہیں تھا۔ اندازے کے مطابق اندر بہت اہم کاغذات موجود ہونے چاہیے تھے مگر یہ کیا!

لاکر خالی تھا۔ ایک بھی کاغذ اندر موجود نا تھا۔ بی جان بھونچکارہ گئیں۔

اگر اتنے سالوں سے کوئی کمرے میں نا آیا تھا تو کاغذات کہاں گ ئے۔ وہ کتنی ہی دیر الماری کے سامنے کھڑیں سوچوں کے گھوڑے دوڑاتی رہیں۔ مگر کوئی سرا ہاتھ نہ آیا۔

**"کچھ راز راز ہی رہنے چاہیے۔"**

مگر شاید اب رازوں سے پردہ اٹھنے کا وقت تھا!

www.novelsclubb.com

لندن کی سرزمین کو اندھیرے نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ گھڑی رات کے ایک بجا رہی تھی۔ باہر ہلکی برف باری ہو رہی تھی۔

اپنے کمرے کے بستر میں موجود وہ گہری نیند میں تھی۔ کمفرٹر میں گم، صرف بھورے گھنگریالے بال نظر آرہے تھے جو تکیے پر بکھرے تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منظر تھا لمبے درختوں سے بھرے ایک جنگل کا۔ جہاں وہ سفید فراک پہنے تیزی سے بھاگتی کسی کو تلاش کر رہی تھی۔ کبھی رک کر پوری قوت سے چیختی اور پھر رفتار سے دوڑنے لگتی۔ آخر کو بھاگتے ہوئے ایک تالاب کے سامنے آرکی جہاں دو ہیولے تھے۔

آگے بڑھ کر ان کے چہرے دیکھنا چاہے اور دنگ رہ گئی۔ وہ فرمان اور طوبیٰ تھے۔ ایک ساتھ مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

ہالہ کو لگا زندگی کی نوید دوبارہ سنادی گئی ہو۔ سیاہ آنکھوں سے گرم سیال گالوں پر بہ نکلا۔

"ماما، بابا میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔ آپ مجھے چھوڑ کر کیوں چلے گئے تھے۔ ہالہ اکیلی ہو گئی تھی۔ ہالہ پر زندگی تنگ ہو گئی تھی۔" وہ روتے ہوئے چیخ رہی تھی اور ہیولے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔ اس نے آگے بڑھنا چاہا، ہاتھوں سے انہیں چھونا چاہا مگر وہ دونوں ہوا میں تحلیل ہو گئے۔

"یا اللہ!" وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ سارا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ سانس تیز تھا۔ کانپتے ہاتھوں سے کمفرٹر ہٹایا۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ بمشکل بیڈ سے کھڑی ہوئی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایسا محسوس ہوا ٹانگیں بے جان تھیں۔ کمرے کی لائٹ آن کی اور بند دروازے کے ساتھ کمر ٹکا کر آنکھیں بند کیں۔

دل میں سورہ رحمان یاد کرنے کی کوشش کی۔ جو بچپن میں بی جان نے اسے یاد کروائی تھی۔ بالکل اسی طرح جس طرح اپنے بیٹے فرمان کو سکھائی تھی۔

لب ہلے۔

الرحمن (وہ رحمان ہے)

علم القرآن (جس نے قرآن کا علم دیا)

خلق الانسان (انسان کو پیدا کیا)

علم ہو البیان (اسے بولنا سکھایا)

آواز اس قدر مدھم تھی کہ خود کو بھی بمشکل سنائی دی۔

الشمس والقمر بحسبان (سورج اور چاند اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔)

وال۔۔۔۔۔۔۔۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے دماغ پر زور دیا۔ مگر آیت یاد نہ آئی۔ بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھ کر سانس لینے کی کوشش کی مگر کمرہ اس وقت کسی زندان سے کم نہ لگا۔

اس نے فوراً دروازہ کھولا اور باہر آئی۔ لاؤنج میں مکمل سناٹا تھا۔ کچھ دیر غائب دماغی سے ادھر ادھر دیکھتی رہی۔

تب ہی کانوں میں بڑی مدھم سی آواز پڑی۔ مڑ کر پیچھے دیکھا۔ بدر کے کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھلا تھا۔ لائٹ جل رہی تھی اور آواز بھی وہیں سے آ رہی تھی۔

وہ بے اختیار اس طرف بڑھی۔ ادھ کھلا دروازہ پورا وا کیا اور اندر داخل ہوئی۔ بدر وہی مخصوص جگہ پر جائے نماز بچھائے بیٹھا تھا۔ اس کی جانب بدر کی پشت تھی۔

وہ کچھ دیر کھڑی اسے دیکھتی رہی پھر اس کے پاس گئی۔ جائے نماز کے قریب پڑے صوفے کے ساتھ لگ کر نیچے فرش پر بیٹھی۔ گھٹنے سینے سے لگائے دونوں بازو گھٹنوں کے گرد پھیلا کر اس پر سر رکھا اور سامنے بیٹھے اس انسان کو دیکھنے لگی۔ چہرہ بے تاثر تھا اور گالوں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے سے نشان تھے۔

بدر کا نیم رخ اس کی جانب تھا جو بڑی محویت سے سورہ رحمان کی تلاوت کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حالہ نے جب اس کے الفاظ پر غور کیا تو آنکھیں پھر بھیگ گئیں۔اس نے تو یاد کی تھی پھر وہ کیسے بھول گئ۔

اسے تکلیف ہورہی تھی بے پناہ تکلیف۔کم از کم یہ وہ چیز تھی جو وہ کبھی نہیں بھولنا چاہتی تھی۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔

بدر نے مکمل سورت کی تلاوت کی۔حالہ یک دم پر سکون ہوئ تھی۔

قرآن اور سکون نہ دے۔تکلیف پر مرہم نہ رکھے۔پورے جہان کو نہ بھلادے۔۔ایسا بھلا کیسے ممکن تھا۔

تلاوت مکمل کرتے وہ ایک دم خاموش ہوا۔سر جھکا رکھا تھا۔پھر کچھ لمحوں بعد سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میری آواز خوبصورت ہے نا؟" معصوم انداز میں پوچھا۔

حالہ کی سنجیدہ آنکھوں میں حیرانی پیدا ہوئ۔

کچھ لمحے حیرت سے اسے دیکھتی رہی پھر ہلکا سا مسکرائی۔

"بہت خوبصورت ہے۔" دل سے تعریف کی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بدر نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے۔بھورے بالوں کی لٹیں چہرے کے گرد جھول رہی تھیں۔

گردن موڑ کر وقت دیکھا۔پھر آہستہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اپنا بھاری ہاتھ ہالہ کے آگے پھیلایا۔

ہالہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔بدر اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھتا مسکرایا۔ہالہ نے ہاتھ تھاما اور اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ اسے سیدھا کچن میں لے آیا۔

شیلف کے ساتھ رکھے سٹول پر بٹھایا۔پانی کا گلاس اس کے سامنے رکھا۔اور مڑ کر کیبن سے کافی کا سامان نکالنے لگا۔ہالہ خاموش نظروں سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔

"میں بھی قرآن پڑھتی تھی۔"خاموش فضا میں ہالہ کی مدھم آواز گونجی۔

بدر نے سر ہلایا۔اس کا نیم رخ ہالہ کی جانب تھا۔

"تھی سے مراد؟اب نہیں پڑھتی؟"لہجہ عام سا تھا۔

"وقت نہیں ملتا۔"ہالہ کا سر جھک گیا۔

"کیا قرآن کو ایک بار پڑھ کر چھوڑ دینے کا دل چاہتا ہے۔"بدر نے مگ میں تیزی سے چمچہ گھماتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

”نہیں بار بار پڑھنے کا دل چاہتا ہے۔“ جھٹکے سے سر اٹھا کر کہا۔

”تو دل کی آواز پر لبیک کہہ دینا چاہیے۔“ بدر نے مسکراتی آواز میں کہا۔

”میں ضرور پڑھوں گی۔ انشاءاللہ!“ ہالہ نے جیسے خود سے عہد کیا۔

”ارادہ کیا ہے تو دعا بھی کرنا۔“ کافی کو فائنل ٹچ دیا۔

”دعا کیوں؟" ہالہ الجھی۔

بدر نے دونوں مگ شیلف پر رکھے اور ایک اس کے آگے کر دیا۔

”جو مزہ مانگ کر لینے میں ہے وہ بن مانگے مل جانے میں کہاں۔“ جواب اس قدر خوبصورت تھا کہ وہ میسمرائز سی اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

بدر نے کیبن سے کوکیز کا ڈبہ نکالا اور کھول کر ہالہ کے سامنے رکھا۔ خود اس کے ساتھ پڑے سٹول پر جگہ سنبھالی۔

”میں کافی نہیں چائے پیتی ہوں۔“ اپنی پسند بتائی گئی۔ بدر نے ایک خفا نظر اس پر ڈالی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے ہاتھ کی کافی صرف خاص لوگوں کو نصیب ہوتی ہے، خوش قسمت لوگ۔ ٹیسٹ کرو اور میری تعریف کرو۔ میں ہمہ تن گوش ہوں" ایک لکی منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ہالہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہی۔۔

"تمہارے کئی روپ ہیں بدر۔ میں تمہارے متعلق کوئی ایک رائے قائم نہیں کر سکتی۔ تم ایک پہیلی کی طرح ہو۔" ہالہ نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس کے ساتھ بیٹھا بدر اس کی بات سنتا مسکرایا۔

"انسان کو کھلی کتاب کی طرح نہیں ہونا چاہیے۔" گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ "بلکہ ایک ایسی بند کتاب کی طرح ہونا چاہیے جس کے ہر گزرتے صفحے کے ساتھ تجسس بڑھتا چلا جائے اور آخری صفحے کو پڑھنے کا اختیار صرف ایک کے پاس ہو۔" سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بات مکمل کی۔

ہالہ یک ٹک اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

"کیا میں وہ آخری صفحہ پڑھ سکتی ہوں۔" بدر نے آنکھوں سے لونگ تک کا سفر طے کیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مت پڑھنا۔ مجھ سے الگ ہونا مشکل ہو جائے گا۔" ہالہ لاجواب ہوئی۔اس بات کا کوئی جواب اس کے پاس نہیں تھا۔ہاں انہیں الگ ہو جانا تھا۔

ایک آخری نظر اسے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔کچن کے دروازے تک پہنچی جب بدر کی آواز کانوں میں پڑی۔

"تمہارے بال آج بھی بے حد خوبصورت ہیں۔" ہالہ حیران ہوئی۔

ہاتھ بے اختیار سر تک گیا۔اس نے سکارف نہیں لیا تھا۔نچلا لب دانتوں تلے دبایا اور تیز قدموں سے باہر نکل گئی۔

بدر نے ایک نظر اس کی کافی کے مگ کو دیکھا۔چائے سے محبت کرنے والے کہاں ہم جیسوں کی سنتے ہیں۔

---


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ طیفور حویلی کے ایک کمرے میں حمدان صاحب مختلف کاغذات اپنے سامنے بکھیرے بیٹھے تھے۔ ناک پر نظر کا چشمہ تھا جبکہ ماتھے پر بل ۔

"بھائی جان! انصاف کے ساتھ بھی تو یہ سب ہو سکتا ہے۔ آخر دو نمبری کیوں کی جائے۔" فرمان نے اپنے بڑے بھائی کو روکنے کی کوشش کی۔

بزنس کی ایک ڈیل دی جس میں حمدان نے کرپشن کی انتہا کر دی تھی۔ فرمان نے بارہا اپنے بھائی کو سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر جب دولت کا نشہ سر پر چڑھ جائے تو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت صلب ہو جاتی ہے۔

"اتنی ایمانداری لے کر کہاں جاؤ گے فرمان۔ یہی وجہ ہے کہ میری نگرانی میں بزنس ترقی کر رہا ہے جبکہ تم نقصان اٹھا رہے ہو۔" حمدان صاحب نے اثر لیے بغیر کہا۔

"میں کرپشن کے کروڑوں روپے پر ایمانداری سے کمائے گئے چند لاکھوں کو ترجیح دوں گا۔ اور آپ یہ بات جانتے ہیں۔" فرمان کے لہجے میں مضبوطی تھی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر تم ایسے ہی رہے تو اپنے آنے والے بچوں کو بہتر مستقبل نہیں دے پاؤ گے۔ ذرا سی ہیر پھیر سے فرق نہیں پڑتا۔" حمدان نے بھائی کو راضی کرنا چاہا۔

"جو بچے دے گا وہ ان کے لیے رزق بھی دے گا۔ میں مستقبل کی فکر میں اپنے ایمان کو کمزور نہیں کر سکتا۔"

حمدان نے نخوت سے سر جھٹکا۔ ان کا بھائی ان کے کام میں رکاوٹ پیدا کر رہا تھا۔

"اگر ایسے ہی چلتا رہا تو جلد ہمیں اپنا کاروبار الگ کرنا پڑے گا۔ اور صرف کاروبار ہی نہیں جائیداد کی بھی تقسیم ہو گی۔ جس میں حویلی بھی شامل ہو گی۔" حمدان نے موقع ملتے ہی اپنا مقصد واضح کیا۔

فرمان حیرت سے آنکھیں پھاڑے اپنے بڑے بھائی کو دیکھنے لگا۔

"ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ یہ ہمارے آباؤ اجداد کی حویلی ہے۔ ایسے کیسے تقسیم کر دیں گے۔ اور بی جان ان کا کیا ہو گا۔" فرمان کے ماتھے پر پہلی مرتبہ بل پڑے۔ تقسیم کا سوچ کر ہی تکلیف محسوس ہوئی تھی۔

حمدان نے ایک نظر اسے دیکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم جب جب رکاوٹ بنو گے نقصان اٹھاؤ گے۔لہذا احتیاط کرو کیونکہ میں اپنے مقصد سے زرا پیچھے نہیں ہٹوں گا۔"

"حمدان۔حمدان!"راحت بیگم کی آواز پر وہ چونک کر ہوش میں آئے۔

"کیا مسلہ ہے۔"آنکھیں سکیڑ کر پوچھا۔

"کیوں ان فائلوں میں سر دیئے رہتے ہیں۔تیاری پکڑیں جلد ہی ہمیں اپنے بیٹے کے پاس جانا ہے۔پھر وہی ہمارا سب کچھ ہوگا۔یہ بزنس میں سر کھپانا چھوڑ دیں اب۔"راحت بیگم نے خوشی سے بیٹے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

کیا اپنا سب کچھ چھوڑ کر چلا جاؤں بیٹے کے پاس۔اتنا بے وقوف سمجھ رکھا ہے۔"لہجہ تیز ہوا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کی بات کا۔"چونک کر پوچھا۔

"میرے ساتھ بحث نہیں کرو۔بس چائے پلا دو۔"دوبارہ فائلوں پر جھکتے ہوئے کہا۔

راحت بیگم کچھ دیر ناسمجھی سے اپنے شوہر کو دیکھتی رہیں پھر کمرے سے نکل گئیں۔

تانے بانے جڑتے نظر آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اپنا خیال رکھا کرو ہالہ۔ دیکھو کتنی کمزور ہو گئی ہو۔'' بی جان نے چشمہ درست کرتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔

ہالہ نے ایک نظر سکرین پر بی جان کے چہرے کو دیکھا اور ایک نظر اپنے نظر آتے چہرے کو۔

''توبہ کریں بی جان۔ منہ تو سکرین میں پورا نہیں آرہا اور آپ اسے کمزور کہہ رہی ہیں۔'' بی جان کے ساتھ بیٹھے حمود نے لقمہ دیا۔ وہ بھلا کیسے خاموش رہ سکتا تھا۔

''اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ عنقریب غبارے کی طرح پھٹنے والے ہو۔'' ہالہ نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔

''استغفر اللہ! میری جم میڈ باڈی کو غبارہ کہتے ہوئے تمہیں ذرا شرم نا آئی۔'' حمود کو تو صدمہ ہی لگ گیا۔ اتنی محنت کی تھی خود پر۔

''بی جان! مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ لیکن جب تک یہ بلا یہاں رہے گی کسی کو بولنے نہیں دے گی۔'' ہالہ نے ناک سکوڑ کر کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''محترمہ بی جان کے ہاتھ میں فون میرا ہی ہے۔رابطہ ابھی کے ابھی منقطع کر سکتا ہوں۔ پھر شکایت مت کرنا۔'' حمود نے دھمکی دی۔

وہ دونوں اپنی بحث میں گم تھے جبکہ بی جان کی نظریں ہالہ کے عقب میں ایک شخص کو تلاش رہی تھیں۔

''کاش وہ سامنے آجائے۔ہالہ کے ساتھ بیٹھ کر ان سے تھوڑی بات ہی کر لے۔ محض حال ہی پوچھ لے یا صرف سلام۔ مگر وہ آجائے۔'' بی جان کی پیاسی نظریں اس شخص کے دیدار کی متمنی تھیں۔

ابھی چند لمحے گزرے جب بدر اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ نظر ہالہ پر پڑی اور اس سے ہوتی ہوئی ہاتھ میں تھامے موبائل پر۔

ہالہ فوراً سے پیچھے مڑی اور اسے دیکھا۔ جبکہ بی جان محض اس کی ایک جھلک ہی دیکھ پائی تھیں۔ نظریں ساکت ہوئی تھیں سکرین پر۔

''بی جان کی کال ہے۔آؤ بات کر لو۔'' ہالہ نے سادہ لہجے میں کہا۔بدر نے ایک نظر فون کو دیکھا

۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تھکا ہوا ہوں۔ سونا چاہتا ہوں۔" سنجیدگی سے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ہالہ کی سیاہ آنکھوں میں حیرانی پیدا ہوئی۔ نظریں سکرین کی طرف کیں جہاں بی جان موجود نہیں تھیں بلکہ سکرین سیاہ ہو چکی تھی۔ یقیناً بی جان نے اپنے پوتے کے الفاظ سن لیے تھے۔

کتنی تکلیف ہوئی ہو گی انہیں۔ ہالہ ایک دم طیش سے اٹھی اور قدم اس کے کمرے کی جانب بڑھائے۔ ناک کرنا ایک بار پھر بھول گئی۔

بدر سٹڈی ٹیبل کے پاس کھڑا اپنی گھڑی اتار رہا تھا۔ آندھی طوفان کی طرح اندر آتی ہالہ کو مڑ کر دیکھا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"تمہارے سینے میں دل نہیں۔ کوئی ایسا بھی کرتا ہے کسی کے ساتھ۔ ان کا دل دکھایا ہے تم نے۔ بات کیوں نہیں کرتے ان سے۔" سیاہ آنکھوں میں غصہ واضح تھا۔

"میں آرام کرنا چاہتا ہوں ہالہ۔ کیا تم مجھے اکیلا چھوڑ سکتی ہو۔" دھیمے لہجے میں کہا اور واپس ٹیبل کی طرف مڑا۔

ہالہ کے غصے کو ہوا لگ گئی۔ ہاتھ بڑھا کر اس کا بازو تھاما اور اسے اپنے سامنے کیا۔

"تم جواب دو گے۔ کیوں کر رہے ہو ایسا۔؟"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بدر نے بھوری آنکھیں حیرت سے پھیلائے سر جھکا کر اپنے بازو پر موجود اس کے ہاتھ کو دیکھا۔

پھر بے حد نرمی سے اس کا ہاتھ بازو سے ہٹا کر اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔

"پر سکون ہو جاؤ۔ میں تمہاری طرح تم پر چیخ نہیں سکتا۔ بس اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔ یہ سب ہمیشہ ایسے نہیں رہے گا۔" نرم لہجے میں کہتے اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا۔

ہالہ کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا۔ بدر اس کے معاملے میں اتنا نرم ہو سکتا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔

"تم آرام کرو۔" اس کی بھوری آنکھوں میں تکان دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ اور ہاتھ آزاد کرواتی کمرے سے نکل گئی۔

وہ شخص اپنی نرم گفتاری سے کسی کو بھی زیر کر سکتا تھا۔ اور شاید ہالہ اس کی نرمی کی عادی ہو رہی تھی۔

---

رات کا اندھیرا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔ لندن کی فضا خاموش تھی۔ دور دور تک سناٹا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بے زاری سے بستر پر کروٹیں بدل رہا تھا۔ مگر نیند مہربان نہ ہوئی تھی۔ بلا آخر تنگ آ کر اٹھ بیٹھا۔ ایک گہرا سانس بھرا ماتھے پر بکھرے سیاہ بال مزید بکھیرے اور جیکٹ تھامتا کمرے سے نکل آیا۔

باہر آتے ہی نظر ہمیشہ کی طرح ہالہ کے کمرے کی طرف گئی۔ دروازہ ہلکا سا کھلا تھا اور لائٹ بند تھی۔ یقیناً وہ سو گئی ہو گی۔

بغیر آواز پیدا کیے وہ اندر داخل ہوا۔ کمرے میں زیرو بلب روشن تھا۔ نظر بیڈ کی جانب گئی جہاں وہ سر سے پیر تک کمفرٹر میں چھپی تھی۔ ایک ہاتھ کمفرٹر سے باہر دوسرے تکیے پر موجود تصویر پر تھا۔

بدر کے قدم آگے بڑھے۔ اندھیرے میں جھک کر تصویر کو دیکھا۔

چہرے واضح ہوئے تو سانس ایک پل کو تھمی۔ وہ فرمان اور طوبیٰ کی تصویر تھی۔

فرمان نے ہالہ کو گود میں اٹھا رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مزید غور کیا تو بھوری آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔ تصویر حویلی کے لان میں لی گئی تھی جہاں طوبیٰ کے پیچھے بدر کا نیم رخ نظر آرہا تھا۔ وہ ہاتھ میں پھول تھامے کھڑا تھا۔اور اسے بے ساختہ یاد آیا کہ اس نے وہ پھول کسے دیا تھا۔

بھوری آنکھوں میں کرب سمٹ آیا۔ چہرے پر آسودہ سی مسکان آئی۔تب ہی ہالہ کسمسائی اور اس کا چہرہ واضح ہوا۔بدر نے ایک نظر اس کے معصوم چہرے کو دیکھا۔

"تم میری ہالہ کے ساتھ رہو گے۔اسے وہ عزت، وہ مان دو گے جو ہر عورت کا حق ہے۔" کسی کے الفاظ کانوں میں گونجے۔

بدر نے جھک کر اس کی پیشانی پر عقیدت بھرا بوسا دیا اور کمرے سے نکل گیا۔

رات کے اس پہر وہ لان میں شدید سردی میں ٹہل رہا تھا۔وجہ پاکستان سے آنے والی کال تھی۔

"آپ پاکستان آجائیں۔ یہاں آپ کی ضرورت ہے۔ ورنہ سب ہاتھ سے نکل جائے گا۔"

فون کے دوسری طرف کسی نے فکر مندی سے کہا۔

"میں پر اعتماد ہوں۔اتنے سالوں سے اس وقت کا شدت سے انتظار کیا ہے میں نے۔ جیت ہماری ہی ہوگی۔ تم حالات سنبھال لینا۔" مخصوص لہجے میں کہہ کر فون کاٹ دیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سر آسمان کی جانب اٹھایا اور ایک بوجھل سانس خارج کی۔

"آپ میرے ساتھ ہیں اس لیے مجھے کسی کا ڈر نہیں۔" کہتے ہی وہ ہلکا سا مسکرایا اور آنکھیں بند کیں۔

**"وعدوں کا بوجھ بہت بھاری ہوتا ہے۔ عمر سے پہلے ہی انسان کے کندھے جھکا دیتا ہے۔ ہر لمحہ سولی پر ٹکائے رکھتا ہے۔"** آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔ مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔

"آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ بدر کو آپ کی ضرورت تھی۔ آپ کے جانے کے بعد بدر اندر سے ختم ہو چکا تھا۔" کچھ لمحے رکا۔

"اور اب آپ کی بیٹی! مجھے زندگی کا پروانہ تھما کر جدائی کی باتیں کرتی ہے۔" بھوری آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ لڑکی بہت ظالم ہے اور میں اتنا بے بس ہوں کی شکایت بھی نہیں کر سکتا۔" کچھ دیر آسمان کو تکتا رہا۔

نظروں کے سامنے سیاہ آنکھیں لہرائی تھیں۔ بے اختیار سر جھٹکا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔

سردی کی شدت بڑھ رہی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---

برمنگھم میں موسم خوش گوار تھا۔ بارش کے بعد بادلوں سے ڈھکا آسمان دیکھنے کے لائق تھا۔ اگر لندن اور برمنگھم کا موازنہ کیا جائے تو خوبصورتی کی اعلیٰ مثال کون سا شہر ہے؟

سرمئی رنگ کا لونگ کوٹ پہنے، جس کی نیچے شلوار قمیص ہمیشہ کی طرح چھپی ہوئی تھی۔ سیاہ جو گرز اور گولڈن بال جوڑے میں لپیٹے تھے۔ چہرہ کسی بھی قسم کے میک اپ سے پاک تھا۔ وہ فون کان سے لگائے مال سے نکلی اور پارکنگ کی جانب بڑھی۔

''تم کب آؤ گی زیبا؟ بدر مجھے اچھی کمپنی دے رہا ہے مگر تمہاری جگہ ویسے ہی خالی ہے۔'' سپیکر کے دوسری جانب ہالہ کی آواز پیدا ہوئی۔

''ابا حضور کا حکم ہے۔ کچھ دن میرے پاس رہو۔ لہذا صبر سے کام لو شبو۔'' زیبا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد فون بند کیا اور ایک دم رکی۔

گاڑی کہاں پارک کی تھی۔ یاد کرنے کی کوشش کی۔ اور یاد آنے پر قدم اسی جانب بڑھائے۔

پارکنگ کا وہ ایریا قدرے سنسان تھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

متوازن چال چلتی ہوئی وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب اپنے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا اور اسی لمحے قدم تھم گئے۔ چہرے کے تاثرات بدلے۔ مسکراہٹ کی جگہ خوف نے لی۔ ہلکی براؤن آنکھیں ساکت ہوئیں۔

سامنے بلیک شرٹ اور جینز میں اور کوئی نہیں بلکہ کرس تھا۔ بازو پر بڑے سائز کا ٹیٹو جبکہ گلے میں زنجیر جھول رہی تھی۔ حلیہ مختلف تھا۔ ہاں! وہ پہلے سے زیادہ خوفناک لگ رہا تھا۔

زیبا نے قدم پیچھے کی جانب لیے۔ ایک، دو اور پھر وہ مڑی اور بھاگنے لگی۔ مگر مقابل بھی پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور اس کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں لیں۔

"کہا تھا نا میرے ساتھ چلو۔ مگر تم اس دن بھی نہیں مانی اور آج بھی بھاگ رہی ہو۔ تماری سو کالڈ دوست مرتے مرتے بچی مگر اب تم کیسے بچو گی۔" سبز آنکھیں آج بھی ویسی ہی سرخ اور وحشت سے بھری تھیں۔

زیبا کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم مجھے ہراس کر رہے ہو۔اس کی سزا جانتے ہو نا۔میں تمہیں جیل بھجوا سکتی ہوں کبھی نہ باہر آنے کے لیے۔" زیبا نے اسے ڈرانا چاہا۔

جواباً اُس کے مکروہ قہقہے نے بیسمنٹ کی خاموش فضا میں ارتعاش پیدا کیا۔

"ڈئیر زیبا! تمہیں اس قابل چھوڑوں گا تب بات کرنا۔" شستہ انگریزی میں کہتے اس کی کلائی کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔زیبا کی چیخ بلند ہوئی۔

گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ وہ مزاحمت بھی نہ کر پائی۔تب ہی بیسمنٹ میں قدموں کی چاپ سنائی دی۔وہ دونوں ایک دم چونکے۔اور آواز کی سمت دیکھا۔

بلیک جینز پر سفید ٹی شرٹ،اوپر بادامی رنگ کا ہڈی،پاؤں میں سفید جوگرز اور ماتھے پر گرے بھورے بال۔وہ ہینڈسم سا لڑکا جو اپنے دھیان میں اس طرف آیا تھا۔ان دونوں کو دیکھ کر رکا۔ دونوں کے حلیے پر غور کیا۔لڑکا مغربی نین نقش کا حامل تھا جبکہ لڑکی مشرقی معلوم ہوتی تھی۔

ایک اچٹتی نظر ان دونوں پر ڈال کر آگے بڑھا۔شاید انہیں پرائیویسی چاہیے تھی۔مگر اسے رکنا پڑا۔لڑکا زبردستی اسے گاڑی میں بیٹھنے کو کہہ رہا تھا۔زیبا نے بس ایک نظر،صرف ایک نظر اسے دیکھا تھا اور وہ لمحوں میں سب سمجھ گیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ قدموں کا فیصلہ طے کر کے ان کے قریب آیا۔

''لڑکی کے انکار کے باوجود اس کے ساتھ زبردستی ایک مرد کو زیب نہیں دیتی۔'' مرد پر زور دیتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا تم مرد ہو؟''

ایک نظر اس کے ہاتھوں کو دیکھا اور دوسری نظر لڑکی پر ڈالی جس کے آنسو بہنے ہی والے تھے۔

''ہمارا پرسنل معاملہ ہے۔ تم اپنے کام سے کام رکھو مسٹر۔'' خاصے بگڑے لہجے میں کہا۔

''ہاتھ چھوڑو!'' بھورے بالوں والے لڑکے نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

''یو۔۔۔'' وہ کوئی گالی بکنے والا تھا جب اس نے بات کاٹی۔

''ہاتھ چھوڑو!'' جملہ دہرایا۔ چند لمحے رکا مگر عمل نا ہوا۔ ایک سرد نظر اس لڑکے کے چہرے پر ڈالی اور ہاتھ بڑھا کر بے حد پروفیشنل طریقے سے زیبا کے ہاتھ آزاد کروائے۔ اور اسے اپنے پیچھے کیا۔

آگے بڑھ کر ایک زوردار مکا کرس کی ناک پر دے مارا۔ اس کی ناک سے خون بہ نکلا۔ اتنے میں ہی کرس کی بس ہوئی۔ اس کو گالیاں بکتا وہاں سے نکل گیا۔ خاصا بزدل ثابت ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی کی جانب مڑا جو ایک ہاتھ سے دوسری کلائی کو تھامے سر جھکا کر آنسو بہا رہی تھی۔

''اب آنسو بہانے کا کیا فائدہ مادام! کم از کم ہاتھ چھڑوانا ہی سیکھ لیں۔''اس کے پاس آتے طنز کیا۔زیبا نے کوئی جواب نہ دیا۔

لڑکے نے ادھر ادھر دیکھا۔اس قدر سنسان جگہ پر کیا کر رہی تھی یہ۔

''کیا فرسٹ ایڈ کی ضرورت ہے۔؟''ایک نظر اس کی کلائی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آپ گھر کیسے جائیں گی؟''بس یونہی سوال کر لیا۔اب لڑکی کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔مگر جواب ندارد!

''کیا میں آپ کو گھر چھوڑ دوں؟''سر کھجاتے ہوئے پوچھا۔پھر یک دم رکا۔منہ حیرت سے کھلا۔

''کہیں آپ گونگی تو نہیں!''لہجے میں دنیا جہان کی ہمدردی سمٹ آئی۔

''کتنا بولتے ہو تم۔''چہرہ یک دم اوپر کیا اور آنکھیں بند کر کے چیخی۔

ہلکی براؤن آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ خفگی تھی۔لڑکے نے یہ منظر دیکھا تو چند لمحے رک سا گیا۔کچھ خلاف معمول سا محسوس ہوا۔کچھ خاص، کچھ الگ!

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بے اختیار نظریں ہٹائیں۔

آنکھوں کی کہانی جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔آج اسے یقین ہوا تھا۔

زیبا آہستہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”مدد کا شکریہ، کبھی موقع ملا تو احسان چکا دوں گی۔“

آنسو صاف کیے اور گاڑی کی جانب بڑھی۔لڑکے نے حیرت سے اس کی پشت کو دیکھا۔

”موقع جلد مل جائے تو اچھا ہے۔(شادی کی عمر بھی تو ہو رہی ہے میری)“بے ساختہ بڑبڑایا۔
پھر چونکا اور خود کو سرزنش کی۔

شکریہ کہ کر بھی جیسے احسان کیا گیا تھا۔آہالہ کی صحبت کا اثر تھا شاید۔

www.novelsclubb.com

اس نے زیبا کی گاڑی کو نکلتے دیکھا۔پھر اپنی گاڑی میں جا بیٹھا اور بیسمنٹ سے باہر نکالی۔باہر نکلتے ہی نظر سیدھی اس عجیب انسان پر گئی جو ہاتھ میں رومال تھامے کھڑا تھا۔

”لگتا ہے تم سے دوبارہ ملنا پڑے گا تاکہ تم اس لڑکی سے کبھی نہ مل سکو۔“

ایک آخری نظر اس پر ڈالتا گاڑی بھگا لے گیا۔۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاہور شہر کی فضا پر سکون تھی۔ سردی کا زور بڑھا ہوا تھا۔ دسمبر کی سرد راتیں اور دن میں سورج کی جھلک۔ سردیوں سے محبت کرنے والوں کے لیے ایک مکمل منظر!

اپنے آفس میں بیٹھے وہ کسی بزنس پارٹنر سے بحث کر رہے تھے۔

"حمدان صاحب، جتنا انویسٹ کریں گے اتنے فائدے میں رہیں گے۔ اگر آپ کے پاس انویسٹمنٹ کے لیے رقم نہیں ہے تو ہماری ڈیل جلد کینسل ہو جائے گی۔" پاکستان کے جانے مانے بزنس مین آفاق چوہدری نے اپنا مدعا بیان کیا۔

"میں انویسٹ بھی کروں گا اور نفع بھی کماؤں گا۔" حمدان صاحب نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا۔ آنکھوں میں چیلنج واضح تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اتنے اعتماد سے کہتے ہیں تو مان لیتے ہیں۔ جلد ہی ملاقات ہو گی۔" چوہدری صاحب طنزیہ لہجے میں بولے اور جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

آفس سے نکلنے سے پہلے ایک دم رکے، مڑ کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''دو نمبر کام میں تمہارا کوئی مقابلہ نہیں حمدان طیفور۔''چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

جواباً حمدان طیفور نے سر ہلا کر داد وصول کی۔

اس کے جاتے ہی فون اٹھایا اور اس پر سب سے زیادہ ڈائل کیا جانے والا نمبر ملایا۔

کچھ دیر بعد فون اٹھالیا گیا۔

''کاغذات تیار رکھو احمد۔بہت جلد عمل در آمد کیا جائے گا اس پر جس کے لیے اتنے سال انتظار کیا ہے میں نے۔'' لہجے میں گہرائی تھی۔کچھ پا لینے کا جنون تھا۔

''سر ہر چیز تیار ہے۔جب آپ اشارہ کریں گے۔ عمل ہو جائے گا۔''فون کے پار احمد نے تابعداری کا مظاہرہ کیا۔

www.novelsclubb.com

''شاباش!''فون کاٹ دیا گیا۔

آفس میں ایک دم خاموشی چھا گئی۔حمدان طیفور کا وجود راکنگ چیئر پر جھلنے لگا۔

''



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ نفرتوں کے سوال کرے محبتوں کے جواب منگے

کہ میرے حصے میں کانٹے لکھ کر مجھ سے تازہ گلاب مانگے

یہ چاہتوں کی کڑی مسافت چلے ہیں تنہا شکست خوردہ

کوئی تو میرا درد جانے کوئی تو اس سے حساب مانگے

ویران لندن آج بھی ویران سا تھا۔خشک اور خاموش۔سردی کا زور عروج پر تھا۔وہ دونوں لیک برج سے کچھ فاصلے پر مین روڈ کے ساتھ بنے فٹ پاتھ پر مٹر گشتی کر رہے تھے۔ سیاہ آنکھوں والی لڑکی بول رہی تھی جبکہ بھوری آنکھوں والا مرد مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا ۔کبھی گردن موڑ کر غور سے اسے دیکھتا، کبھی شرارت سے کوئی بات کہتا۔

دونوں نے سیاہ لمبے کوٹ زیب تن کیے تھے۔ہالہ نے گرم سرخ رنگ کی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ جبکہ بدر کے سیاہ بال ماتھے پر بکھرے تھے۔ارد گرد سے بیگانہ وہ دونوں اپنی دنیا میں گم تھے۔ نگاہوں کا مرکز مگر اس سے بے نیاز!

چلتے چلتے ہالہ ایک دم لڑکھڑائی۔جھک کر دیکھا تو جو گرز کے تسمے کھل چکے تھے۔بدر بھی اس کے ساتھ رکا۔اور سر جھکا کر اس کے جوتوں کو دیکھا۔ہالہ نے سر اٹھایا۔

"روایتی طور پر تو تمہیں بند کرنے چاہیے۔" سیاہ آنکھوں میں شرارت تھی۔بدر نے بھوری آنکھیں اٹھائیں۔دونوں کی نظریں ملیں۔

"میں کر دیتا ہوں۔" سادہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

ہالہ کی آنکھوں سے شرارت غائب ہوئی۔پاؤں ایک دم پیچھے کیا۔بدر جو ایک گھنٹہ زمین پر ٹکا کر ہاتھ بڑھانے والا تھا،رکا،سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ایسے کسی کے قدموں میں نہیں بیٹھتے بدر۔" سیاہ آنکھوں میں اضطراب تھا۔بدر کی بھوری آنکھیں مسکرائیں۔

www.novelsclubb.com

”لیکن میں بیٹھ سکتا ہوں کیونکہ تم میری بیوی ہو۔جب کہو گی تب بیٹھ جاؤں گا۔“۔بھوری آنکھوں کی چمک بڑھی تھی۔

اور جب ہی اس کی بھوری آنکھیں چمکتی تھیں ہالہ ایک لمحے کے لیے تھم جاتی تھی۔

بدر نے ہاتھ بڑھا کر تسمے بند کیے اور اٹھ کھڑا ہوا۔وہ دونوں ایک مرتبہ پھر چلنے لگے۔

کیا یہ وہی بدر مصطفیٰ تھا جو اس سے ایک کے بعد دوسری بات بھی ناپسند کرتا تھا۔اس کی موجودگی میں اپنے خول میں سمٹ جاتا تھا۔آج ہالہ کے ساتھ کوئی اور بدر تھا۔

محبت نے اسے سرتاپیر بدل دیا تھا۔اسے اس لڑکی کے رنگ میں رنگ دیا تھا۔اس کے مرجھائے ہوئے دل کو زندہ کر دیا تھا۔ایسی زندگی جو اس کے چہرے پر،اس کی آنکھوں میں نظر آتی تھی۔

اس نے اپنے محرم سے پاک محبت کی تھی اور محرم کی محبت تو انسان کو زندگی دیتی ہے۔

مگر اس جزبے کا اعتراف اس نے خود سے نہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

فٹ پاتھ پر چلتے چلتے ہالہ نے گردن موڑ کر دور نظر آتی جھیل کو دیکھا اور وہاں سے نظریں کچھ ہی فاصلے پر لگے سائیکل سٹینڈ تک گئیں۔ سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا جہاں بارش کے امکانات واضح تھے۔ سیاہ آنکھوں میں الواہی سی چمک پیدا ہوئی۔

"بدر مجھے سائیکلنگ کرنی ہے۔" انگلی سے اس جانب اشارہ کیا۔

بدر نے گردن موڑ کر اس کے اشارے کی سمت دیکھا۔ ایک نظر آسمان کو دیکھا۔ گردن واپس موڑ کر اسے منع کرنا چاہا مگر اسے رکنا پڑا۔ سیاہ آنکھوں کی چمک اور چہرے کی مسکراہٹ اس کی بھوری آنکھوں کو چندھیا رہی تھی۔ ناک میں چمکتی لونگ کچھ اور دمک رہی تھی۔

بدر کے الفاظ منہ میں ہی گم ہو گئے۔ آہ کسی کو دل میں اتنے اونچے مقام پر بھی نہیں بٹھانا چاہیے کہ آپ ہر بار بری طرح دل کے آگے ہار جاؤ۔

"آؤ" اسے ساتھ آنے کو کہا اور نیچے کی جانب بڑھ گیا۔ ہالہ بھی اچھلتی ہوئی اس کے پیچھے آئی۔

بدر نے سٹینڈ سے ایک سائیکل باہر نکالی۔ ایک ڈالر اس کے اندر ڈالا اور ہالہ کو آنے کا اشارہ کیا۔

"چلانی آتی ہے؟" اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔



www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آف کورس مسٹر بدر'' ایک شان سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔بدر اس کے الفاظ اور انداز دونوں پر مسکرایا۔

سائکل اس کے حوالے کی اور خود ایک طرف کھڑا ہوا۔

''میرے پیچھے بیٹھو بدر۔'' ہالہ نے سائیکل پر بیٹھتے ہوئے آنکھوں سے اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔بدر نے اسے گھورا۔

''میں بیٹھوں گا تو تم چلا نہیں پاؤ گی مادام۔'' مخصوص بھاری آواز میں کہا۔

''ہالہ کو چیلنج مت کرو۔ہار جاؤ گے۔'' طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔بدر نے سر جھٹکا اور اس کی پچھلی سیٹ پر ایڈجسٹ ہوا۔اب دونوں کی پشت ایک دوسرے کی طرف تھی۔

ہالہ نے ہینڈل پر گرفت مظبوط کی اور پیڈل پر زور دیا۔ٹائر سموتھ تھے لہذا اسے مشقت نہ کرنی پڑی۔اب وہ بڑے آرام سے مدھم رفتار میں چلا رہی تھی۔

''یہ دن بھی دیکھنا تھا۔میں تیس سالہ مرد اپنی بیوی کے پیچھے بیٹھا سائیکل پر جھول رہا ہوں۔'' بدر نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔جواباً ہالہ کا مخصوص قہقہہ بلند ہوا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یقین مانو بدر، تم کہیں سے بھی تیس سال کے نہیں لگتے۔ تمہارے سارے بال اب بھی کالے ہیں اور گنتی میں بھی پورے۔" ہالہ نے اسے حوصلہ دینا چاہا۔ بدر نے آنکھیں گھمائیں۔

"تیس سال کا ہوا ہوں مادام ساٹھ سال کا نہیں۔ اور تم نے میرے بال کب گنے۔؟"

"جب میں نے تمہیں خواب میں دیکھا تھا۔" مصنوعی سنجیدگی سے بتایا۔

"کیا تم مجھے خواب میں دیکھتی ہو۔؟" بدر اپنا سوال بھلا کر خوش گوار حیرت سے پوچھنے لگا۔

"ہاں! اور جانتے ہو تم خواب میں کیا کر رہے تھے۔؟"

"کیا کر رہا تھا۔؟" دلچسپی سے پوچھا۔

"تم مجھے ڈالرز میں شاپنگ کروا رہے تھے۔ پھر تم نے ایک مہنگے ریسٹورنٹ سے مجھے کھانا کھلایا۔ اس کے بعد مجھے تھائیلینڈ کی ٹکٹ بھی تحفے میں دی۔ پھر ایک اپارٹمنٹ بھی میرے نام کیا۔ پھر ۔۔۔" وہ اور بھی کچھ کہتی مگر بدر کا صبر جواب دے گیا۔

"اور پھر تمہاری آنکھ کھل گئی۔ اب شرافت سے سائیکل چلاؤ۔" ہاتھ جھلا کر کہا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ نے خفگی سے ہنہ کہا۔سائیکل مدھم رفتار سے جھیل کے ساتھ والکینگ ایریا پر چل رہی تھی ۔اور وہ دونوں اونچی آواز میں ایک دوسرے سے بحث کر رہے تھے۔آس پاس موجود راہ گیر ایک بار مڑ کر ان دونوں کو ضرور دیکھتے۔

وہ تیس سالہ مرد جب ہالہ کے ساتھ ہوتا تو کوئی ٹین ایجر لگتا تھا۔ مسکراتا ہوا، شرارت سے کوئی بات کہتا ہوا، مسلسل ہالہ کو دیکھتا وہ ہر منظر کو خوبصورت بنا دیتا تھا۔

"بدر" کچھ دیر بعد آواز آئی۔

"ہالہ"

"میں بہت خوش ہوں۔اب تم میری تعریف کرو۔" مطلب واضح تھا کہ آج وہ شرمائے گی نہ ہی دامن بچائے گی۔بدر ہلکا سا ہنسا پھر گلا کھنکھارا۔

"تمہاری سیاہ آنکھیں بہت گہری ہیں۔جب ہی ان میں دیکھتا ہوں ڈوب جاتا ہوں!"

"اور؟"

"تمہاری ناک میں چمکتی لونگ مجھے بہت پسند ہے۔"

"اور؟"


www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارے بھورے بال سب سے خاص ہیں۔"

"اور؟"

"میں تمہاری آواز لاکھوں میں بھی پہچان سکتا ہوں۔" ہالہ مسکرائی۔ سر آسمان کی جانب اٹھایا تب ہی بارش کا ایک قطرہ چہرے پر گرا۔ "اور؟"

"اور یہ کہ ہالہ۔" "ایک لمحے کو رکا۔" ہالہ زندگی ہے۔" بدر نے بھی چہرہ آسمان کی جانب اٹھایا۔ ہالہ کے دل کی دھڑکن بے ساختہ تیز ہوئی۔ چہرہ سرخ ہوا۔

"اور؟" منہ سے بے ساختہ نکلا۔

تب ہی سائیکل لڑکھڑائی، توازن بگڑا اور وہ دونوں ایک طرف لڑھک گ ئے۔ گھاس کی بدولت بچت ہو گئی تھی ورنہ ہوش ٹھکانے آجاتے۔ بدر کوٹ جھاڑتا کھڑا ہوا اور محترمہ کو بھی کھڑا کیا۔

"اور یہ کہ تمہیں سائیکل چلانی بالکل نہیں آتی۔" خفگی سے اسے گھورا۔

"ٹھیک ہے اب واپسی پر تم چلاؤ۔" ہالہ نے ٹوپی درست کرتے حل پیش کیا۔ چہرہ ابھی بھی سرخ تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بدر نے سائیکل سیدھی کی اور ہالہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔اب وہ دونوں واپسی کے راستے پر تھے۔
بارش ابھی ہلکی تھی۔

"کیا اب میں تمہاری تعریف کروں۔؟" ہالہ نے آسمان کی طرف دیکھا اور گردن موڑ کر اونچی آواز میں پوچھا۔

"تمہیں اجازت کی ضرورت نہیں، کرو۔۔" بدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ہالہ نے کچھ پل سوچا پھر بولی۔

"بدر مصطفیٰ ہالہ کی زندگی میں ایک نعمت ہے۔ایک بہترین دوست،ایک پر خلوص ساتھی۔" سوچتے ہوئے جملہ مکمل کیا۔اس بات سے بے خبر کہ اس کا یہ جملہ مقابل کی دنیا تہ و بالا کر گیا تھا۔

دل اس قدر زور سے دھڑکا تھا کہ آواز کانوں تک سنائی دی تھی۔بدر دوبارہ کچھ بول نا پایا بس ایک خاموش نظر آسمان پر ڈالی تبھی فرمان طیفور کا مسکراتا ہوا عکس آسمان پر نمایاں ہوا۔

بدر کی بھوری آنکھیں بے ساختہ نم ہوئیں اور وہ آسودگی سے مسکرایا۔دل نے گواہی دی کہ وہ تم سے راضی ہیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بارش اب زور سے برسنے لگی تھی۔

کیا وہ واقعی ایک دوسرے کی تعریف ہی کر رہے تھے۔یا یہ دنیا کا سب سے انوکھا اظہارِ محبت تھا

۔

گاڑی پورے زور سے سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی۔موسم سرد تھا۔فون تیسری مرتبہ بج کر بند ہوا تھا۔

اس نے ایک نظر بیک مرر میں دیکھا اور موڑ کاٹا۔ڈینم جینز پر سیاہ ہڈی اور سر پر پی کیپ پہن رکھی تھی۔بھورے بال ٹوپی میں چھپ گئے تھے۔

فون کو ڈیش بورڈ پر رکھا اور میوزک پلیئر آن کر دیا۔

اب وہ سکون سے ڈرائیو کر رہا تھا۔کچھ ہی دیر گزری جب موبائل ایک مرتبہ پھر بج اٹھا۔لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔مقابل جو کوئی بھی تھا بے حد ڈھیٹ واقع ہوا تھا۔

اس کی حالت پر رحم کھا کر بلا آخر فون اٹھا لینے کا فیصلہ کیا اور ہاتھ ڈیش بورڈ کی جانب بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

مگر اس مرتبہ کال کرنے والا کوئی اور تھا۔کچھ لمحوں کے بعد کال پک کی۔

”سر،اس بندے کے گھر، فیملی اور یونیورسٹی کا سارا ڈیٹا نکلوالیا ہے۔آگے کیا کرنا ہے۔؟"

مقابل نے مودبانہ انداز میں پوچھا۔

سیاہ آنکھیں سنجیدہ تھیں۔

”سنا ہے اس کی کوئی بہن بھی ہے جو اپنے بھائی سے بہت محبت کرتی ہے۔؟" مخصوص لہجے میں پوچھا۔

”جی سر،اس کے ساتھ ہی رہتی ہے۔البتہ باقی فیملی فرانس میں ہے۔“انفارم کیا گیا۔

”ہمم۔اتنا ظلم اچھا نہیں ہے۔اسے اس کی بہن سمیت فرانس بھجوادو۔اور دوبارہ یہاں نظر نہیں آنا چاہیے۔اس لڑکی کے پاس تو بالکل بھی نہیں۔“لہجہ تنبیہ دیتا ہوا تھا۔

”اوکے سر“۔فون کٹ گیا۔

اس نے فون ایک مرتبہ پھر ڈیش بورڈ پر رکھا اور آہستہ سے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

ذہن کی سکرین پر کسی کی بھیگی آنکھیں ابھری تھیں۔اور یہی وہ خیال تھا جس سے وہ چاہ کر بھی نجات حاصل نہیں کر پا رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک گہری سانس خارج کی اور گاڑی منزل کی طرف موڑ دی۔

دن کا اجالا ہر شے کو روشن کر رہا تھا۔

اس نے آہستہ سے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا۔ سر پر موجود سفید رنگ کے سکارف کو ٹھیک کیا۔

اور باہر نکل آئی۔

براؤن لیدر کا والٹ اپنے بادامی رنگ کے کوٹ کی جیب میں گھسایا اور کمر پر ہاتھ رکھ کر

ادھر ادھر دیکھا۔

ناجانے کس ویرانے میں گھر لیا تھا مسٹر بدر نے۔ کبھی کبھی تو اس قدر خاموش ماحول سے خوف

آجاتا تھا۔ دور دور تک کسی ذی روح کا نام و نشان تک نا تھا۔

بالکل ساتھ موجود اپارٹمنٹ میں ایک فیملی ضرور رہتی تھی مگر ہفتے میں صرف گنتی کے دو

دن ہی یہاں پائے جاتے تھے۔

اس نے سر جھٹکا اور آگے بڑھ گئی۔

ارادہ کچھ فاصلے پر موجود مارٹ تک جانے کا تھا۔

دن کا اجالا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔ وہ متوازن چال چلتی ہوئی سڑک کے کنارے آگے بڑھ رہی تھی۔ سڑک پر اکا دکا گاڑیاں ہی تھیں جو اس کے قریب سے گزری تھیں۔ ابھی آدھا سفر ہی طے کیا جب محسوس ہوا کوئی مسلسل پیچھے آرہا ہے۔

گردن موڑ کر پیچھے دیکھا اور رک گئی۔ سر سے پیر تک مکمل سیاہ لباس میں ملبوس وہ شخص جس نے سر کو ٹوپی سے ڈھکا تھا اور چہرے پر ماسک تھا۔ آنکھیں بمشکل نظر آرہی تھیں۔ وہ اس سے دس قدموں کے فاصلے پر تھا۔

ہالہ نے بے حد غور سے اس کا جائزہ لیا اور دماغ پر زور دے کر معلوم ہوا کہ یہ وہی تھا جو آکسفوڈ سٹریٹ میں بھی اس کے آس پاس تھا۔ اور اپنے ساتھ کسی کی موجودگی تو وہ اکثر محسوس کرتی تھی۔

صبیح پیشانی پر لاتعداد بل نمودار ہوئے۔ پوری کی پوری اس کی طرف مڑی۔

"آج نہیں چھوڑوں گی۔ منحوس مارا!" خود سے عزم کیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جو فون پر سر جھکائے آگے بڑھ رہا تھا ایک دم سر اٹھایا اور آگے موجود لڑکی کو دیکھا۔ قدموں کا فیصلہ کم رہ گیا تھا۔

ہالہ بقیہ فاصلہ بھی مٹا کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

''کون ہو تم؟ میرا پیچھا کر رہے ہو؟ مجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے۔ یا بزدل؟'' سیاہ آنکھوں میں چبھن تھی۔ مقابل نے بے اختیار جھرجھری لی۔

''میں ایک راہ گیر ہوں میڈم۔ آپ کو نہیں جانتا۔ مجھ پر الزام مت لگائیں۔'' خود پر قابو پا کر اعتماد سے جواب دیا۔ ورنہ ایسی صورتحال تو وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔

''ہنہ راہگیر؟ وہ جو لوگوں کا پیچھا کرتا ہے۔ ان پر نظر رکھتا ہے۔ اپنا چہرہ دکھاؤ مجھے۔'' کہتے ہی اپنا ہاتھ اس کے چہرے کی جانب بڑھایا۔ مقابل اس حملے پر بری طرح بوکھلایا اور بغیر دیر کیے مخالف سمت دوڑ لگا ئی۔

ہالہ کا منہ حیرت سے کھلا۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اس کے پیچھے بھاگنے لگی۔

اب وہ معصوم آگے تھا اور ہالہ اس کے پیچھے۔ بھاگتے بھاگتے وہ ایک دم کافی آگے نکل گیا۔ ہالہ کو رکنا پڑا کیونکہ وہ نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ کمر پر ہاتھ رکھ کر پھولی سانسوں کو درست کیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج بچ گئے۔ آئندہ نہیں بچو گے۔" ایک تیز نگاہ ادھر ادھر ڈالی اور واپسی کے لیے مڑ گئی۔

اس کے جاتے ہی وہ جو لمبے سے درخت کے پیچھے چھپا تھا دل پر ہاتھ رکھتا باہر آیا اور جلدی سے ایک نمبر ڈائل کیا۔

"سر! آپ نے تو بتایا ہی نہیں کہ اگر وہ مجھے پکڑ لیں تو مجھے کیا کرنا ہے۔" سانسوں کے درمیان بے چارگی سے کہا۔

"کون پکڑ لے۔؟" مقابل کی مصروف سی آواز آئی۔

"ہالہ میڈم!" چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا اور ساتھ ہی ادھر ادھر دیکھا آیا کہ وہ یہیں موجود نہ ہو۔

"کیا اس نے تمہیں پکڑ لیا۔" مقابل کے لہجے میں دنیا جہان کی حیرت تھی۔

"پکڑ لیا اور ارادہ مجھے مارنے کا بھی تھا۔ بڑی مشکل سے جان بچائی ہے میں نے۔" آہ بے چارہ۔

اس کی بات سنتے مقابل کا قہقہہ بلند ہوا۔ گال پر انگلی پھیر کر نفی میں سر ہلایا۔

"وہ عام لڑکی نہیں بلکہ ایک عجیب لڑکی ہے۔" ہنستے ہوئے فون بند کیا۔

اور عجیب لڑکیاں کیسی ہوتی ہیں؟


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سر پھری سی، دنیا کی پرواہ نہ کرنے والی، بہادر، اپنے خوابوں کے لیے جنونی اور کسی سے نہ ڈرنے والی، اپنے آنسوؤں کو صرف خود تک محدود رکھنے والی عجیب لڑکیاں!

ایک سیاہ رنگ کی گاڑی اپارٹمنٹ کے سامنے آ رکی۔ کچھ لمحوں بعد گاڑی کا دروازہ کھلا اور اندر سے ایک پیارا سا لڑکا نمودار ہوا۔

انداز ایسا تھا گویا کسی فلم کی شوٹنگ چل رہی ہو اور وہ ایک ہیرو کی طرح اپنے عالی شان بنگلے کے سامنے لینڈ کروزر سے نکلا ہو۔

آنکھوں پر چڑھائے گوگلز اتارے اور شرٹ کے ساتھ لٹکائے۔ کالر درست کیا اور ادھر ادھر دیکھا۔ تب ہی نظر دور سے آتی ایک لڑکی پر پڑی جو اپنے دھیان میں اسی طرف آ رہی تھی۔

پھر وہ ایک دم رکی۔ ایک سیکنڈ، دو سیکنڈ اور اس کے بعد ایسی دوڑ لگائی کہ لڑکا ایک دم گڑبڑا گیا۔ یقیناً وہ اسے دیکھ چکی تھی۔ اپنے بچاؤ کے لیے ادھر ادھر دیکھا مگر ویران سی جگہ پر اسے کیا ہی ملتا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ ہی دیر میں وہ اس تک پہنچی۔ لڑکا ڈر کر کئی قدم پیچھے ہوا۔

"حمود کے بچے۔ مجھ سے کہا میں پاکستان میں ہوں جبکہ تم دو دن سے انگلینڈ میں سیر کرتے پھر رہے ہو۔ جھوٹے" چیختے ہوئے اسے دبوچا اور ایک زوردار مکہ اس کے بازو پر دے مارا۔ حمود بے چارہ بچاؤ بھی نہ کر سکا۔ صد شکر معاملہ صرف دو دن کا تھا اگر اسے معلوم ہوتا کہ وہ ایک ماہ سے یہاں ہے تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔

"لڑکی، میری بات تو سن لو۔ مجھے کچھ کام تھا یار" مگر ہالہ نے نہ سنا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے پر گرے بال کھینچ ڈالے۔ وہ کراہ کر رہ گیا۔

"چلو اندر، بدر آنے والا ہوگا۔ ہمارا سرپرائز خراب ہوا تو تمہارا اور میرا تعلق ختم۔" اسے بازو سے پکڑ کر اندر کی جانب لے گئی۔

کچھ گھنٹوں بعد بدر دروازہ کھول کر اندر آیا۔ سردی کا زور کم تھا۔ بلیک جینز پر سفید شرٹ اوپر لیدر کی بھوری جیکٹ پہنے وہ سر سے ٹوپی اتار رہا تھا۔

ہالہ جو کمرے سے نکل رہی تھی اسے دیکھ کر ایک دم رکی۔ بدر نے بھوری آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور ہولے سے مسکرایا۔ جواباً ہالہ بھی مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لیے سرپرائز ہے۔لان میں چلو۔" کہتے ہی اس کے پاس آئی۔

"میں نے برتھ ڈے منانا چھوڑ دیا ہے ہالہ۔۔" بدر نے چونک کر کہا۔

"لیکن میں نے نہیں چھوڑا۔" کہتے ہی اس کا رخ دروازے کی جانب موڑا اور اس کی پشت پر کھڑے ہو کر اس کی بھوری آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے ڈھک دیا۔وہ قد میں خاصا لمبا تھا لہذا ہالہ کو اس کام میں کافی مشکل ہوئی۔بدر نے اسے روکنا چاہا مگر وہ کہاں سننے والی تھی۔زبردستی اسے لان میں لے کر آئی اور آہستہ سے اپنے ہاتھ ہٹائے۔

بدر نے مندی مندی آنکھیں کھولیں اور سامنے موجود شخص کو دیکھ کر تھم گیا۔

بھورے بال اور سیاہ آنکھوں میں چمک لیے وہ اور کوئی نہیں بلکہ اس کا پیارا بھائی حمود زمان تھا۔

بدر کے قدم بے اختیار اس کی جانب بڑھے۔باقی کا فاصلہ حمود نے تقریباً بھاگتے ہوئے طے کیا اور زور سے بھائی کے گلے لگ گیا۔بدر نے اس کے گرد مضبوط بازؤوں کا حصار بنایا۔ایک آنسو ٹوٹ کر حمود کی آنکھ سے نکلا بدر کے کندھے میں جذب ہو گیا۔وہ دونوں قد میں برابر تھے۔

کتنی ہی دیر ساکت کھڑے رہے۔ہالہ کے کھنکھارنے پر وہ دونوں ہوش میں آئے۔بدر نے پیچھے ہٹتے ہوئے اس کے بال بکھیرے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لگ تو نہیں رہا کہ تم دونوں پندرہ سالوں بعد مل رہے ہو۔؟" ہالہ نے سیاہ آنکھیں چھوٹی کیے دونوں کو باری باری دیکھا۔

بدر اور حمود دونوں نے ایک ساتھ اس چالاک لڑکی کو گھورا۔

---

www.novelsclubb.com

حمود ان دونوں کے ہمراہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوا اور دھپ سے صوفے پر بیٹھا۔

"ایک عام ملازم اتنے مہنگے اپارٹمنٹ کا مالک کیسے ہو سکتا ہے۔" حمود نے ہالہ کو دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

ہالہ جو بدر کو گھورتے ہوئے اندر آرہی تھی، اس باتونی بلا کا جملہ سنتے ہوئے ایک دم رکی۔ گردن موڑ کر بدر کو دیکھا جو نا سمجھی سے حمود کو دیکھ رہا تھا اور یقیناً اس کی بات بھی سن چکا تھا۔ ہالہ نے اسے ایک تگڑی گھوری سے نوازا مگر وہ بھی اسی کا دوست تھا۔ بغیر کوئی اثر لیے مزے سے بیٹھا رہا۔

ہالہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے دھمکی دیتی ہوئی کچن کی جانب بڑھ گئی۔

"یہ ابھی کیا کہہ رہے تھے تم؟" ایک نظر ہالہ کو جاتے دیکھا اور قدرے جھک کر بھائی سے رازدارانہ انداز میں پوچھا۔

"یہ میں نہیں آپ کی بیوی کہتی ہے۔اسے آپ کی ملازمت کے متعلق کافی شکوک وشبہات ہیں ۔" حمود بھی رازدارانہ انداز میں اس کی جانب جھکا۔

دونوں نے ایک چور نظر کچن کے دروازے پر ڈالی پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔اور بلند آواز میں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے اور پھر کتنی ہی دیر ہنستے رہے۔

"آپ نے اسے بتایا کیوں نہیں کہ آپ لندن کی ایک مشہور ملٹی نیشنل کمپنی کے سی ای او ہیں۔ ؟" حمود نے آہستہ آواز میں پوچھا۔

"کبھی کبھار سیدھے رستوں کی بجائے ٹیڑھے رستوں کا انتخاب کرنے میں زیادہ مزہ آتا ہے۔" ایک آنکھ ونک کرتے ہوئے مزے سے کہا۔ حمود ایک بار پھر ہنس دیا۔

ہالہ کچن میں تیزی سے ہاتھ چلاتی کافی تیار کر رہی تھی۔ ابھی اپنے لیے چائے بھی بنانی تھی۔ان دونوں کے ہنسنے کی آواز سنی تو رک گئی۔ مدھم آوازوں کو سننے کی کوشش کی مگر کچھ سمجھ نہ آیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ دیر بعد بدر اندر داخل ہوا۔ ہالہ اس کی خوشبو کو محسوس کر چکی تھی مگر اس کی طرف پشت کیے اپنے کام میں لگی رہی۔

بدر قدم قدم چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور شیلف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا۔

”سرپرائز کے لیے شکریہ۔ میری زندگی کا سب سے حسین تحفہ تھا یہ۔“ مسکراتے ہوئے کہا۔ نظریں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

”میں نے تو کوئی سرپرائز نہیں دیا۔“ دیکھے بغیر کندھے اچکائے۔ بدر کی بھنویں اوپر کو اٹھیں۔

”بدلے میں کچھ چاہیے؟“ بدر نے کھلے دل سے آفر کی۔

ہالہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا پھر شرارت سے مسکرائی۔ بدر نے مسکراہٹ دیکھی تو اس کے چہرے سے نظریں نہ ہٹا پایا۔

”ایک ماہ بعد یونیورسٹی میں میری کانوکیشن ہے اور میں چاہتی ہوں تم اس خاص دن پر میرے ساتھ موجود ہو۔“ سیاہ آنکھوں میں چمک تھی۔ بدر نے سر ہلایا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں انکار نہیں کر سکتا۔ لہذا ضرور چلوں گا تمہارے ساتھ۔" کہ کر چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ کر اس کے سفید سکارف سے ڈھکے سر کے ایک طرف ہاتھ رکھا اور دوسری طرف عقیدت سے بوسا دیا اور کچھ بھی کہے بغیر کچن سے نکل گیا۔

حالہ کتنی ہی دیر اپنی جگہ پر فریز کھڑی رہی۔ سیاہ آنکھیں ایک ہی نقطے پر ٹھہر گئیں۔

اس نے اپنی چوبیس سالہ زندگی میں پہلی مرتبہ کسی مرد کے انداز میں اس قدر عقیدت اور احترام محسوس کیا تھا اور مرد بھی وہ جو اس کا محرم تھا۔

---

طیفور حویلی میں شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ لاہور میں موسم قدرے سرد تھا۔ مارچ کا مہینہ تھا اور سردیوں کو خیر آباد کہنے کا وقت!

سٹڈی میں بی جان اور حمدان صاحب خاموشی سے بیٹھے تھے۔ چائے کا دور دورہ تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ان کاغذات کی ضرورت ہی کیا ہے۔اب اتنی ان پڑھ نہیں ہوں کہ کچھ سمجھ ہی نہ سکوں۔ ایک مرتبہ تفصیل سے سمجھاؤ تو سہی۔"بی جان نے دوسری مرتبہ اپنی بات دہرائی۔

حمدان صاحب نے اب کی بار بھی خاموشی اختیار کی۔چند لمحے ادھر ادھر دیکھا۔دماغ پر زور دیا۔ نظریں دوبارہ بی جان کے چہرے پر جمائیں۔

"تمام جائیداد کے لیے ن ئے کاغذات تیار کروانے ہیں بی جان۔اور وہ تمام کے تمام آپ کے پاس رہیں گے۔کچھ میرے پاس، کچھ فرمان کے اور کچھ بدر کے۔سب بکھرے پڑے ہیں۔ میں بس ان سب کو یکجا کرنا چاہتا ہوں۔"وجہ جیسی بھی تھی لیکن انداز ایسا تھا کہ بی جان بھی سوچ میں پڑ گئیں۔

"اگر ایسا ہو جائے تو بہت اچھا ہو جائے گا۔میں ان تمام کاغزات کو اپنے پاس سنبھال کر رکھوں گی۔"آہ بی جان! تجربہ کے ساتھ تعلیم بھی کبھی کبھار ضروری ہو جاتی ہے۔

حمدان صاحب مسکرائے،فاتحانہ مسکراہٹ!

"ایسا ہی ہو گا بی جان، آخر کو گھر کا بڑا بیٹا ہوں۔یہ ذمہ داری مجھ پر ہی عائد ہوتی ہے۔"مسکراتے ہوئے کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور حمدان طیفور صرف تب مسکراتے تھے جب بات پیسوں کی ہوتی تھی۔

بی جان نے سر ہلایا۔ حمدان صاحب سٹڈی سے باہر نکلے اور جیب سے فون نکال کر ایک نمبر ڈائل کیا۔

''تم اسلام آباد سے جلدی واپس آؤ۔ آخری چال بھی کھیل چکا ہوں میں۔'' لہجے میں جوش تھا۔ کچھ تسخیر کر لینے کا ابال۔

اندھیری رات نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

---

وہ سست قدموں سے یونیورسٹی کے کاریڈور کو پار کر رہی تھی جب اسے سامنے سے ایک لڑکی آتی دکھائی دی۔

ہالہ نے پلکیں جھپکیں مگر منظر نہ بدلا۔ چہرے پر حیرت بھری مسکراہٹ آئی۔ سیاہ آنکھیں چمکیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مقابل نے اسے دیکھا تو اڑتی ہوئی اس تک پہنچی اور اس کے گلے لگ کر ایک چکر کاٹا۔

یہ وہی جگہ تھی جہاں ان دونوں نے اپنی دوستی کی بنیاد رکھی تھی۔

اور اتفاقاً لباس بھی وہی تھا۔ دونوں نے شلوار قمیص پہن رکھی تھی۔ ایک نے جوڑا جبکہ دوسری نے سکارف لے رکھا تھا۔

"صد شکر کہ محترمہ زیبا اختر کو بھی یاد رہا کہ لندن میں کوئی ہالہ فرمان بھی رہتی ہے جو بد قسمتی سے اس کے ساتھ دوستی کے بندھن میں بندھی ہے" ہالہ نے اس سے الگ ہوتے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دہائی دی۔ جواباً زیبا نے اس کی کمر پر مکا جڑا۔

"پوری دنیا کو بھول سکتی ہوں مگر لندن میں ملی ہالہ فرمان کو نہیں۔" جزباتی لہجے میں اس کے کندھے سے لٹکتے ہوئے کہا۔

"میں بھولنے والی چیز بھی نہیں ہوں۔" ہالہ اترائی۔

"بس بس۔ زمین پر آجاؤ اب۔" زیبا نے ایک دم لہجہ بدلا اور ہاتھ جھلا کر کہا۔

"یونیورسٹی کے پچھلے حصے میں پروٹیسٹ چل رہا ہے یہاں کے لوکلز کی طرف سے۔ کیا کہتی ہو چلیں۔؟" ہالہ نے اس کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمارا بھلا وہاں کیا کام شبو!" زیبا نے گردن موڑ کر اس سے پوچھا۔

"ارے دو چار نعرے ہم بھی لگا لیں گے۔ آخر کیا جاتا ہے۔" ہالہ نے لاپرواہی سے کہا اور زبردستی اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں عقبی حصے میں موجود تھیں مگر وہاں ان کی سوچ سے کئی زیادہ رش تھا۔ جن میں زیادہ تعداد نیگروز کی تھی۔ وہ جوش میں بلند آواز کے ساتھ نعرے لگا رہے تھے۔ کچھ شائد لڑ بھی رہے تھے۔ ماحول کی فضا کچھ خوفناک سی معلوم ہوتی تھی۔

ہالہ نے ایک نظر اس عجیب ترین منظر پر ڈالی اور گردن گھما کر زیبا کو دیکھا جو اس سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ وہ دونوں اس ہجوم سے کچھ ہی فاصلے پر تھیں۔

ہالہ کا دل ایک دم کسی بے حد عجیب احساس سے دھڑکا۔ تب ہی نظر فاصلے پر کھڑے چند لڑکوں پر پڑی جو عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔ ہالہ پہلے تو چونکی پھر کچھ کلک ہونے پر اس کی سیاہ آنکھوں میں وحشت پیدا ہوئی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

او خدایا اس نے سر پر سکارف لے رکھا تھا۔ وہ ان لاکھوں کے ہجوم میں بھی سب سے الگ نظر آرہی تھی۔ اسی لیے وہ لڑکے اسے خوفناک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ Racism اور ایک مسلم کو ان ممالک میں بھلا کوئی کیسے بخش دیتا۔

ہالہ کا سانس اٹکا۔

"بھاگو زیبا!!" زیبا کو حلق کے بل چلا کر آواز دی اور باہر کی طرف بھاگنا شروع کیا۔ زیبا بھی صورتحال سمجھتی اس کے پیچھے بھاگی۔ اب وہ آگے تھی اور زیبا اس سے کچھ قدم پیچھے۔ ابھی کچھ ہی فاصلہ طے کیا جب فضا میں دھماکے کی آواز گونجی۔

ہر طرف کچھ لمحوں کا سکوت چھایا اور پھر ایسی افراتفری پیدا ہوئی کہ انسانی دل دہل کر رہ گیا۔

کہانی کا مرکزی کردار اپنا سب کچھ ہار گیا تھا۔ زندگی ہار گئی تھی۔ خواب ہار گئے تھے۔ ہر طرف دھواں اور وحشت تھی۔

---


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنے آفس میں بیٹھا وہ فائلوں میں سر دیے ہوئے تھا۔ بھوری آنکھوں میں بے یقینی اور طیش تھا۔

"کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے۔ کیسے؟" ذہن میں ایک ہی جملے کی بازگشت ہو رہی تھی۔

دیوار پر نصب ایل ای ڈی ہلکی آواز میں چل رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے فائلوں سے سر اٹھایا اور سب کچھ ایک طرف کر دیا۔ بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کیا اور راکنگ چیئر سے پشت ٹکا دی۔ نظر سیدھی ایل ای ڈی پر چلتی لال پٹی پر پڑی۔

مقامی یونیورسٹی میں پروٹیسٹ کے دوران خودکش دھماکہ۔ کئی افراد جاں بحق جبکہ متعدد زخمی!

بدر خالی خالی نظروں سے اس پر چلتی خبر اور نظر آتے مناظر کو دیکھتا رہا۔ آفس میں اس قدر خاموشی تھی کہ سوئی بھی گرتی تو آواز آتی۔ راکنگ چیئر پر جھولتا وہ ایک دم سیدھا ہوا۔ ہاتھ میں بندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔ ہالہ کے یونیورسٹی سے آنے کا وقت تھا۔ اسے ابھی جانا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فون نکال کر ہالہ کا نمبر ملایا مگر وہ بند تھا۔ بدر ایک دم چونکا۔ ٹی وی پر یونیورسٹی کا نام غور سے پڑھا۔ پھر محض ایک لمحہ، ایک لمحہ اور بدر کو لگا اس کے پیروں تلے کسی نے پوری قوت سے زمین کھینچ لی ہو۔

سردی میں بھی چہرہ پسینے سے تر ہوا۔ ایک دم ہمت کر کے اٹھا۔ چابی پکڑی اور باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔ یونیورسٹی پہنچا تو معلوم ہوا وہ بند تھی جبکہ تمام افراد کو قریبی ہسپتال پہنچا دیا گیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھ کر ایک مرتبہ پھر کسی احساس کے تحت ہالہ کا نمبر ملایا کہ شاید کوئی معجزہ ہو جائے۔

"معجزے، معجزے تو دنیا میں ہی ہوتے ہیں۔ کاش کوئی معجزہ ہو جائے۔" سٹیرنگ پر گرفت مضبوط تھی جبکہ بھوری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔

پہنچتے ہی گاڑی سے نکل کر وہ اندر کی جانب بھاگا۔ داخلی دروازے پر وہ رکا۔ اندر جانے کی ہمت وہ آخر کس طرح کرے۔ کیا وہ ایسا کوئی منظر دیکھ پائے گا۔ کیا اس کے کان ایسی کوئی خبر سن پائیں گے۔ کیا وہ دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو پائے گا۔

چند قدم آگے آیا۔ تب ہی کوئی خون میں لت پت وجود سٹریچر کے اوپر پڑا اس کے پاس سے گزرا۔ بدر نے یہ منظر دیکھا تو اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔ شدت سے دعا کی کوئی ایسا جادو ہو



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جائے کہ یہ سب کچھ ہوا میں تحلیل ہو جائے۔وہ اس کے سامنے کھڑی اسے خفگی سے دیکھ رہی ہو۔

''صرف تمہاری عمر کا لحاظ کر رہی ہوں مسٹر بدر۔''اس نے بے اختیار آنکھیں بند کیں اور جب کھولیں تو وہ بے تحاشا سرخ تھیں۔نمی کی ایک لکیر واضح تھی۔

وہ آگے بڑھتا جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اس کے سامنے آیا۔وہ حمود تھا۔چہرے کا رنگ متغیر تھا۔

''وہ ٹھیک ہو گی۔مجھے یقین ہے۔''کپکپاتی آواز میں کہا اور اسے ساتھ لیے آگے بڑھا۔

وہ دونوں کوریڈور کی جانب آئے مگر وہاں کا منظر اندر تک ہلا دینے والا تھا۔کوئی بینچ پر بیٹھا گریہ وزاری کر رہا تھا تو کوئی زمین پر بیٹھا اپنے خون سے لت پت کپڑوں کو دیکھ رہا تھا۔حمود نے گہری سانس بھری جو اٹک کر آئی تھی۔وہ اسے کہاں ڈھونڈیں گے۔ڈھونڈ لیں گے تو منظر کیسے دیکھیں گے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہمت مجتمع کر کے وہ آگے بڑھے۔ابھی وہ کوریڈور کے وسط میں پہنچے تھے جب حمود ادھر ادھر دیکھتا آگے بڑھ گیا مگر بدر کے قدم تھم گ ئے۔ایک وجدان تھا جس نے اسے روک دیا۔دل رک رک کر دھڑکا۔

بے حد آہستہ انداز میں گردن موڑ کر بینچ کے ساتھ سفید ٹھنڈے فرش پر بیٹھے وجود کو دیکھا۔

وہ جو کوئ بھی تھا پشت دیوار سے ٹکائے ٹانگیں سینے سے لگائے گھٹنوں پر بازو رکھے ساکت بیٹھا تھا۔چہرہ مکمل طور پر چھپا ہوا تھا مگر وہ چیز جس نے بدر کر ہلنے کے قابل بھی نہ چھوڑا تھا وہ اس کے سر پر موجود سکارف تھا۔یہ وہی سکارف تھا جو اس نے ہالہ کو اپنی پسند سے لے کر دیا تھا۔ سیاہ رنگ کا سکارف جس کے کناروں پر سرخ رنگ کے بے حد چھوٹے پھول بنے تھے۔

بدر نے سانس لینے کی کوشش کی۔اس کی جانب مڑا اور اس کے سامنے دو زانو بیٹھا۔پورا جسم کپکپا رہا تھا۔اگر وہ ہالہ نہ ہوئ تو،اگر وہ کوئ اور ہوئ تو۔؟

بے حد مدھم آواز میں قدرے جھک کر اس کا نام پکارا۔

”ہالہ؟“آواز لرزی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مقابل نے ہولے سے سر اٹھایا۔ چہرہ واضح ہوا۔ بدر کی نظر پڑی اور اسے لگا پوری دنیا رک گئی ہو، وقت رک گیا ہو، ہر شے ساکت ہوئی ہو۔

''وہ ہالہ تھی، وہ ہالہ ہی تھی، اوہ خدایا تیرا شکر ہے!'' ایک آنسو بھوری آنکھوں سے گر کر داڑھی میں جذب ہوا۔

ہالہ کی سیاہ آنکھوں میں ایک حزن برپا تھا۔ خوف، تکلیف، کچھ کھو جانے کا ڈر!

اس کے وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔ تھوڑا آگے کھسکی اور بے حد خاموشی سے بدر کے ساتھ لگ گئی۔ ہاتھ اس کی پشت پر باندھے۔ بدر کا لرزتا وجود تھا۔ آہستہ سے آنکھیں بند کیں اور چہرہ اوپر کی جانب اٹھایا۔

''الحمدللہ'' منہ سے بے ساختہ نکلا اور ساتھ ہی ایک آنسو۔ اس کے گرد مضبوط بازوؤں کا حصار بنایا اور ٹھوڑی اس کے سر پر ٹکائی۔

حمود بھی ان دونوں تک پہنچا۔

''مجھے یقین تھا۔'' آہستہ سے کہا اور بدر کی پشت کے ساتھ لگ کر زمین پر بیٹھ گیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہالہ نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور پیچھے ہوئی۔ سر اٹھا کر بدر کو دیکھا۔ بدر بھی سر جھکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"زیبا" ہالہ کے لب بے آواز ہلے۔

"وہ ٹھیک نہیں ہے۔" اس مرتبہ آواز قدرے اونچی تھی۔

"میں نے اس کے ساتھ زبردستی کی۔" سیاہ آنکھیں جو خشک تھیں ایک دم بھیگنے لگیں۔ "وہ جانا نہیں چاہتی تھی۔ میں اسے لے کر گئی۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسے کچھ ہو گیا تو میں کیسے زندہ رہوں گی۔ میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔ بدر اسے بچا لو۔ پلیز تمہیں خدا کا واسطہ ہے اسے بچا لو۔" اس کی آواز اونچی ہوتی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہزیانی آواز میں چیخنے لگی۔

اور کس نے کہا تھا ہالہ آدم بیزار ہے۔ ایسے لوگ جب رشتے نبھاتے ہیں تو مثال قائم کرتے ہیں پھر چاہے رشتہ دوستی کا ہو یا محبت کا!

بدر نے بمشکل اسے قابو کیا اور حمود کو سامنے موجود کمرے میں جانے کا کہا۔ غالباً زیبا وہیں تھی۔

ہالہ کے کندھوں پر گرفت مضبوط کی جو آنکھیں بند کیے چیختی جا رہی تھی۔ چہرے پر جا بجا زخموں کے نشان تھے۔ زبردستی اسے حصار میں لیا اور خاموشی سے فرش پر دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گیا اور اس کے کان کے قریب جھک کر سورہ رحمان کی تلاوت کرنے لگا۔آواز مدھم تھی۔ہالہ کی مزاحمت تھم گئی اور اس کے سینے سے لگ کر گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگی۔

جن کی آنکھیں خشک رہتی ہیں ان کو روتے دیکھنا سب سے تکلیف دہ منظر ہے۔دل چاہتا ہے کہ وہ کبھی نہ روئیں۔کبھی بھی نہیں!

---

حمود رش کو چیرتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔کمرہ خالی تھا۔بیڈ کے قریب ایک نرس کھڑی تھی۔

نظر بیڈ پر لیٹے وجود پر پڑی۔محض ایک لمحہ لگا پہچاننے میں اور اسے لگا زمین و آسمان آنکھوں کے سامنے گھوم گئے ہوں۔دو تین بار پلکیں جھپکائیں مگر منظر وہی تھا۔

وہ وہی لڑکی تھی جسے اس نے کرس نامی انسان سے ہمیشہ کے لیے بچایا تھا۔

وہ اجنبی لڑکی جس کی وہ بغیر کسی غرض، بغیر کسی رشتے کے حفاظت کرتا رہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دل میں تکلیف کی ایک بھرپور لہر دوڑ گئی۔۔اور حمود کو لگا وہ جس احساس کے سر پر سوار ہونے سے ڈرتا تھا وہ تو کب سے اس کے دل میں قیام کر چکا تھا۔محبت کا احساس!

سیاہ آنکھیں دھندلا سی گئی تھیں۔

"میں نے چاہا تھا کہ ہم دوبارہ ملیں مگر ایسی ملاقات سے میں ہزار بار پناہ مانگتا ہوں۔" آہستہ سے کہا۔

وہ کتنی ہی دیر اسے ساکت کھڑا دیکھتا رہا۔کچھ دیر گزری جب ایک ادھیڑ عمر شخص اندر داخل ہوا ۔تیز قدموں سے بیڈ کے قریب آیا اور اسے پکارا۔

"زیبا"۔اور آواز کے ساتھ رونے لگا۔

حمود نے اس شخص کو دیکھا اور پہچان بھی لیا۔یہ وہی شخص تھا جس کے ساتھ وہ برمنگھم میں کئی دن گزار چکا تھا۔اختر صاحب! بدر کے بزنس پارٹنر۔

حمود نے زیر لب اس کا نام دہرایا۔ایک آخری نظر اس کے زخموں سے چور وجود پر ڈالی اور تھکے قدموں سے باہر نکل گیا۔

پیچھے زیبا اور اختر صاحب اکیلے رہ گئے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

**ایک ماہ بعد**

لندن کا موسم خوش گوار اور سردی سے بھرپور تھا۔ہوا میں خنکی تھی۔آسمان صاف تھا البتہ سورج بادلوں میں چھپا ہوا تھا۔پرندے ہوا میں تیر رہے تھے۔

یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں گہما گہمی تھی۔سب سیاہ رنگ کی پیروں تک آتی پوشاک زیب تن کیے ہاتھوں میں سیاہ چکور ٹوپیاں تھامے کھڑے تھے۔ان سب کے درمیان ایک وجود بے صبری سے کسی کے آجانے کا انتظار کر رہا تھا۔

پیروں تک آتی سفید فراک جو ایک سال پہلے آکسفورڈ سٹریٹ سے خریدی تھی۔اوپر سفید رنگ کا چھوٹے سائز کا کوٹ،اس کے اوپر وہی سیاہ پوشاک۔پیروں میں سیاہ رنگ کی ہیل تھی۔سر پر سفید رنگ کا سکارف جو بلکل سادہ سے انداز میں لپیٹ رکھا تھا۔چہرہ کسی بھی آرائش سے پاک تھا۔ناک میں چمکتی لونگ بھی ویسی ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک نظر گھڑی کو دیکھتی اور ایک نظر گراؤنڈ کی اینٹرنس پر ڈالتی وہ اپنے اندر پیدا ہوتے ابال کو ہر ممکن کوشش سے دبا رہی تھی۔ گردن موڑ کر اپنے پیارے کزن کو دیکھا جو اس کی جانب سے رخ موڑے کسی کو مسلسل گھور رہا تھا اور ہالہ جانتی تھی کہ وہ کسے دیکھ رہا تھا۔

مسکراتے ہوئے پوری کی پوری مڑی اور سیاہ آنکھوں سے کچھ فاصلے پر کھڑی زیبا اور اختر صاحب کو دیکھا جو ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں محو تھے۔ آہستہ سے اس کے ساتھ جا کھڑی ہوئی۔

"تم بھی ان کی گفتگو میں شامل ہو سکتے ہو۔ یقین جانو تمہیں انکار نہیں کریں گے جانتے ہو کیوں ۔؟" مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" نظریں ابھی بھی اس پر تھیں۔

"کیونکہ تم ہالہ کے کزن ہو۔ پروٹوکول تو لازم ہے۔"

حمود نے گردن موڑے بغیر آنکھیں گھمائیں۔

"پسند کرتے ہو اسے؟" زیبا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔" گردن نفی میں ہلائی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر؟" ہالہ چونکی۔

"محبت کرتا ہوں۔" ہولے سے مسکرا کر کہا۔

ہالہ نے پہلی مرتبہ اس کی آنکھوں میں اس قدر سنجیدگی دیکھی تھی۔ اس کی سیاہ آنکھیں اس کی محبت کی صداقت کا پتہ دے رہی تھیں۔

تب ہی کسی احساس کے تحت گردن موڑی اور احساس غلط نہیں تھا۔ ڈینم جینز پر سفید ہائی نیک اور سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنے وہ اسی طرف آ رہا تھا۔ سیاہ بال ماتھے پر بکھرے تھے۔ پاؤں لانگ بوٹ میں مقید تھے جس سے قد مزید نمایاں ہو رہا تھا۔ کئی نظروں نے مڑ کر اس شاندار مرد کو دیکھا تھا مگر اس کی نگاہوں کا مرکز صرف ایک لڑکی تھی۔ "اس کی ہالہ"

وہ قریب آیا اور مسکراتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم دیا۔

"تم لیٹ ہو۔" ہالہ نے گھورتے ہوئے گھڑی والی کلائی اس کے سامنے کی۔ بدر نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا اور دوسری نظر سیاہ آنکھوں والی لڑکی پر ڈالی۔

"معزرت چاہتا ہوں مادام۔" گہرا مسکراتے ہوئے کہا اور برف لمحے میں پگھلی۔ ہالہ نے سر ہلایا اور نظریں چراتی ارد گرد دیکھنے لگی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ ہی دیر میں سیر یمنی سٹارٹ ہوئی۔زیبا اور ہالہ ہاتھ تھامے ایک ساتھ کھڑی تھیں۔دونوں کی آنکھوں میں چمک تھی مگر جو جگنو اس وقت ہالہ کی آنکھوں میں نظر آرہے تھے وہ قابل دید تھے۔

خواب پورا ہوا تھا۔منزل مل گئی تھی۔اس نے کہا تھا وہ لندن میں پڑھے گی اور اس نے پڑھ کر دکھایا۔اپنی منزل کے راستے میں کسی کو رکاوٹ نہ بننے دیا،خود کو بھی نہیں۔

آج ہالہ اپنے خوابوں کو جیت گئی تھی!

"شبو!ابھی اور اسی وقت عہد کرو کہ مجھے بھولو گی نہیں۔" زیبا نے اس کا ہاتھ تھامے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"قسم لے لو لڑکی، تمہیں بھول ہی نہیں سکتی۔پچھلے ایک ماہ میں اس بات کا بڑی شدت سے احساس ہوا ہے۔" ہالہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تب ہی سب نے اپنی ٹوپیاں اوپر کی جانب اچھالیں اور کیمرے کی آنکھ نے اس منظر کو قید کیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ دیر بعد وہ سب ایک گروپ کی صورت میں کھڑے تھے۔ بدر اختر صاحب سے کوئی بات کہ رہا تھا جبکہ اس کے ساتھ کھڑی ہالہ زیبا کے کان میں سر گوشیاں کر رہی تھی۔ اختر صاحب اور بدر کے بیچ میں کھڑا احمود خاموش تھا۔ آہ، کیا واقعی حمود خاموش تھا۔ نظریں سامنے کھڑی لڑکی پر تھیں۔

اور زیبا بھی غافل نہ تھی۔ ایک نظر اسے دیکھتی اور پھر رخ موڑ جاتی۔

"تمہارے کزن کے ساتھ کوئی مسلہ تو نہیں۔؟" بلا آخر پوچھنا ہی پڑا۔

ہالہ نے سامنے کھڑے حمود کو دیکھا۔ اور اس وقت وہ سنجیدہ سا آنکھوں میں ایک جہان لیے اس لڑکی کو دیکھتا اسے اچھا لگا تھا۔

"وہ ہر کسی کو ایسے نہیں دیکھتا۔ تم میں کچھ خاص ہے زیبا۔" ہالہ نے پر اسرار انداز میں کہا۔ زیبا نے اسے گھورا۔

فوٹو گرافر ان کے پاس آیا تو ہالہ فوراً بدر کے ساتھ جا کھڑی ہوئی۔ اس خاص دن پر ان کی ایک تصویر تو ضرور بنتی تھی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہم رینڈم تصویر لیں گے بدر۔'' ہالہ نے حکم جاری کیا۔

''میں تیس سالہ مرد ایسے پوز کرتا ہوا اچھا لگوں گا۔'' بدر نے اس کی جانب جھک کر کہا۔ہالہ کا قہقہہ بلند ہوا۔تب ہی فوٹو گرافر نے منظر قید کیا اور تصویر ان دونوں کے حوالے کی جس میں ہالہ ہنس رہی تھی اور بدر ہلکا سا چہرہ موڑ کر مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔منظر خوبصورت تھا !

اپنے سے جڑی عورت کو کامیاب دیکھنا ایک مرد کے لیے فخر کا باعث ہے۔اور اس وقت بدر کی بھوری آنکھوں میں ہالہ کے لیے فخر تھا،عزت تھی،اور محبت بھی۔۔۔۔

ہالہ کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو یقیناً حویلی کی رسومات کو شکست دے کر لندن نہ پہنچ پاتی مگر وہ ہالہ تھی۔بہادر ہالہ !

www.novelsclubb.com

کچھ ہی فاصلے پر کھڑے اختر صاحب فون سن رہے تھے جبکہ دوسری جانب حمود اور زیبا کھڑے تھے۔

''تم سے ملاقات کا ایک فائدہ ہو گیا۔وہ کرس نامی بلا مجھے دوبارہ کہیں نظر نہیں آئی اور نہ ہی اس کی سرخ بالوں والی بہن۔'' زیبا نے چیونگم چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس ملاقات سے میرا بڑا نقصان ہو گیا۔" حمود نے اس کی ہلکی براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور وہ کیا؟" زیبا نے چونک کر پوچھا۔

"حمود اب خاموش رہنے لگا ہے۔ اب دل چاہتا ہے کوئی اور بولے اور وہ صرف سنے۔" لہجہ خاصا گہرا تھا۔ زیبا نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا اور وہاں سے ہٹ گئی۔

حمود نے گردن موڑ کر اسے جاتے دیکھا۔

"لگتا ہے نئے ڈائیلاگز یاد کرنے پڑے گے۔" بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

آسمان پر سورج نے ہلکی سی چھب دکھلائی اور دوبارہ غائب ہوا۔

www.novelsclubb.com

---

گاڑی سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی۔ بدر ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ حمود اور ہالہ بحث میں مصروف تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلی سیٹ پر براجمان وہ کبھی غصے سے پیچھے گھوم جاتی تو کبھی زور سے ہنسنے لگتی۔بدر ایک نظر اسے دیکھتا اور توجہ دوبارہ سڑک پر کرلیتا۔

"اب تمہارے کیا ارادے ہیں محترمہ ؟" پیچھے سے حمود کی آواز آئی۔ہالہ نے رخ موڑ کر بدر کو دیکھا۔ایک خاموش نظر۔۔۔۔اور پھر رخ موڑ گئی۔بدر کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

"سوچ رہی ہوں لڑکیوں کے لیے گاؤں میں ایک پرائمری سکول بنواؤں تاکہ وہاں کوئی بھی لڑکی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کو گناہ نہ سمجھے۔" باہر کے منظر کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

حمود اور بدر ایک ساتھ مسکرائے اور داد دیتی نظروں سے ہالہ کو دیکھا۔حمود تو نظریں ہٹا گیا مگر بدر نہ ہٹا پایا۔ہالہ نے اس کی نظریں محسوس کیں تو گردن موڑ کر اسے دیکھا۔بدر نے اس کے دیکھنے کے باوجود بھی نگاہوں کا زاویہ نہ بدلا۔

"ایسے مت دیکھو بدر۔؟"بلا آخر کہہ دیا۔

"پھر کیسے دیکھوں؟" بدر مسکرایا۔

"کیا دیکھنا ضروری ہے؟" سیاہ آنکھوں میں خفگی در آئی۔

"دیکھے بغیر گزارا نہیں۔" دوبدو جواب آیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”بدر۔“

”ہالہ۔“ ہالہ نے پہلو بدلا اور رخ کھڑکی کی جانب موڑ لیا۔

پیچھے بیٹھا حمود ایسے خاموش تھا گویا گاڑی میں موجود ہی نہ ہو۔ آہ شادی شدہ جوڑے کے ساتھ سفر کرنا آسان کام نہیں۔ بندہ خواہ مخواہ شرمندہ ہوتا رہتا ہے۔

”تمہارے لیے ایک تحفہ ہے ہالہ" کچھ دیر بعد بدر کی آواز آئی۔ ہالہ اس کی جانب مڑی۔ چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ تحفے کے نام پر کون خوش نہیں ہوتا۔

”جلدی میرے حوالے کرو۔“ جوش سے کہا۔

”مجھے لگا تم کہو گی۔۔۔ بدر آپ میرے کہنے پر تقریب میں آئے میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ مزید مجھے اپنے احسانوں تلے مت دبائیں۔“ بدر نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ حمود کا قہقہہ بلند ہوا جبکہ ہالہ منہ بسور کر رہ گئی۔

”تم بتاؤ گے یا نہیں۔؟“ تیکھے لہجے میں پوچھا۔

”اگلے ہفتے ہم پاکستان جا رہے ہیں۔“ رسان سے کہا۔

ہالہ اور حمود ایک ساتھ چونکے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہم سے مراد؟''ہالہ نے کنفرم کرنا چاہا۔خود سے زیادہ بدر کے ساتھ جانے کی خوشی ہوئی تھی

۔

''ہم سے مراد تم اور میں۔''ہالہ کی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ہالہ کو اس کی بھوری آنکھوں میں کچھ دکھا تھا۔کچھ الگ!

''اہم اہم اور میں؟''حمود نے ہانک لگائی۔

''ظاہر ہے تم بھی چلو گے۔اب ڈائیلاگ کو رومانوی بھی تو بنانا تھا۔تمہارا نام لیتا تو ستیاناس ہو جاتا ۔''بدر نے جھنجھلا کر کہا۔

ہالہ کا بلند و بانگ قہقہہ گاڑی میں گونجا۔حمود کا دل چاہا چلتی گاڑی سے کود جائے۔

ویران اور سوکھا لندن انہیں الوداع کہنے کے لیے تیار تھا۔ناجانے وہ سب واپس آتے یا کوئی ایک!

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

**ایک ہفتے بعد**

جہاز پاکستان کی سرزمین پر لینڈ ہو چکا تھا۔شہر لاہور کے ائیر پورٹ پر ان تینوں نے ایک ساتھ قدم رکھا۔اپریل کا مہینہ اور موسم خاصا خوشگوار!

ائیر پورٹ سے نکلتے ہی وہ گاڑی میں سوار ہوئے۔حمود بلیک جینز پر سفید شرٹ پہنے سر پر پی کیپ لیے ڈرائیور کے ساتھ اگلی نشست پر تھا جبکہ بدر اور ہالہ پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔

ہالہ نے گلابی رنگ کی سادہ سی شلوار قمیص زیب تن کی تھی جس کے ساتھ گلابی رنگ کا ہی سکارف اوڑھ رکھا تھا۔سیاہ آنکھوں میں کچھ پا لینے کی چمک تھی۔وہ ایک سال بعد کچھ بن کر واپس لوٹی تھی۔اپنے کہے الفاظ کو پورا کیا تھا۔ایک عجیب سی سرشاری تھی جو اس وقت تن بدن میں دوڑ رہی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے ساتھ بیٹھا بدر ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھے کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ بھوری آنکھوں میں اضطراب تھا۔ بلیک جینز پر بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے، کلائی میں گھڑی اور ماتھے پر سیاہ بال بکھرے تھے۔ پاؤں میں بھاری جوتے تھے۔ ذہن کی ڈوروں میں الجھا ہوا تھا۔

ہالہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ وہ اس کی جانب متوجہ نہیں تھا اور ایسا ایک عرصے بعد پہلی مرتبہ ہوا تھا۔ ہالہ اس کی توجہ کی عادی ہو گئی تھی۔ اس کی نظروں کی عادی ہو چکی تھی۔ اور عادت ہر چیز سے زیادہ مضر ثابت ہوتی ہے۔

اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی کہیں نہ کہیں اس کے اندر چھپے اضطراب سے واقف تھی۔ آخر کو پندرہ سالوں بعد اپنوں سے ملنے جا رہا تھا۔

کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اس کی جانب بڑھی۔ اس کا بایاں ہاتھ بے حد نرمی سے اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنا دایاں بازو اس کے بازو میں الجھایا۔ بدر بری طرح چونکا۔ گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"مجھے پتہ ہے تم پریشان ہو لیکن سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کیونکہ بدر کہتا ہے وہ سب ٹھیک کر دے گا۔" مدھم آواز میں اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بدر کا اضطراب ختم ہوا۔ان گنت سوچیں ایک دم غائب ہوئیں۔وہ کھلے دل سے مسکرایا۔

خوبصورت مسکراہٹ!

ہالہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔اس کی بھوری آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔وہ سٹپٹائی، دور ہونا چاہا مگر بدر نے روک دیا۔

"کہا تھا نا مجھے کونسول کرنا نہیں آتا۔" منمنا کر کہا۔

"اور میں نے کہا تھا ایسے لوگ بہتر طریقے سے کونسول کرتے ہیں۔دیکھو میں اب بلکل ٹھیک ہوں۔" لہجے میں نرمی لیے کہا۔مقصد اسے شرمندہ کرنا نہیں تھا۔ہالہ اس کی جانب دیکھتی ہولے سے مسکرائی۔

فرنٹ سیٹ پر بیٹھا حمود کانوں میں ائیر پوڈز لگائے دنیا و مافیہا سے بیگانہ تھا۔

---

ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد گاڑی حویلی کے سامنے آرکی۔حمود نے ڈرائیور کے ساتھ مل کر سامان باہر نکالا جبکہ ہالہ بدر کے ہمراہ اندر کی جانب بڑھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاؤنج میں تمام خواتین موجود تھیں البتہ حمدان صاحب غیر حاضر تھے۔ہالہ اندر داخل ہوئی اور بلند آواز میں سلام کیا۔رشیداں اماں سمیت تینوں خواتین نے چونک کر داخلی دروازے کی سمت دیکھا۔

ہالہ اور اس کے پیچھے حمود بیگ گھسیٹتا اندر داخل ہوا۔خواتین اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور ان کی جانب بڑھیں ماسوائے راحت بیگم کے۔

ہالہ نے جھک کر بی جان اور آمنہ بیگم سے پیار لیا تب ہی نظر پیچھے کھڑی راحت بیگم پر پڑی۔بے ساختہ قدم ان کی جانب بڑھائے۔

"کیسی ہیں تائی جان؟" لہجے میں احترام تھا۔

"وہاں جاکر تو کبھی خیال نہ آیا تائی جان کا۔" آہ راحت بیگم آج تو بس کر دیتیں۔

ہالہ زبردستی مسکرائی۔مزید کچھ کہنے کا دل نہ چاہا۔آہستہ سے پیچھے مڑی جہاں حمود آتے ہی شروع ہو چکا تھا۔

"میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ بھیج دیں لندن۔اب دیکھیں کتنا گورا اور پیارا ہو کر واپس آیا ہوں۔" حمود نے بی جان اور راحت بیگم کے آگے اپنا حسین چہرہ کیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''بس کردو تم، کاسمیٹکس کی شاپ سے جو کریمز خریدی تھیں ان کاذکر کون کرے گا۔'' ہالہ نے لقمہ دیا۔

بی جان نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا۔ان باتوں اور ان آوازوں کو حویلی کی در و دیوار نے بہت یاد کیا تھا۔آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں۔

''اب اندر آؤ تم دونوں، باقی کا پروگرام اندر کرلینا۔'' بی جان نے دونوں کو مخاطب کیا اور مڑنے لگیں جب نظر داخلی دروازے پر پڑی اور انہیں لگا پوری دنیا تھم گئی۔

سیاہ پینٹ شرٹ، سیاہ بال اور بھوری آنکھیں۔دراز قد اور چوڑے شانے، وہ شاندار مرد اور کوئی نہیں بلکہ بدر مصطفٰی تھا جو فون جیب میں اڑستا ہوا اندر داخل ہو رہا تھا۔ایک ہاتھ سے ماتھے پر بکھرے بال مزید بکھیرے اور آگے آیا۔

اس کی شخصیت کا سحر ایسا تھا کہ پیچھے کھڑی راحت بیگم اسے دیکھنے کی غرض سے آگے سب کے ساتھ آکھڑی ہوئیں۔آمنہ بیگم ایک دم روتے ہوئے اپنے بیٹے کی جانب بڑھیں۔

''تم آگئے، میرا بیٹا آگیا۔میری جان، دیکھیں بی جان بدر آگیا میرا بیٹا آگیا۔'' جزبات سے چور لہجے میں وہ روتے ہوئے اپنے بیٹے کے گلے لگ کہ رہی تھیں۔بدر مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چوم کر آنکھوں سے لگا رہا تھا۔بی جان کی آنکھوں میں ٹھہرے آنسو گالوں پر بہ نکلے۔راحت بیگم آنکھوں میں ستائش لیے اس مرد کو دیکھ رہی تھیں جو ماحول پر چھایا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

ہالہ اور حمود ایک طرف کھڑے اس سارے منظر کو دیکھ رہے تھے۔

"بدر!" بی جان نے نحیف زدہ آواز میں پکارا۔بدر نے چونک کر سر اٹھایا اور سامنے کھڑی عمر رسیدہ خاتون کو دیکھا جن کے آنسو متواتر بہ رہے تھے۔بھوری آنکھیں بے تاثر سے معلوم ہو رہی تھیں۔بی جان کا دل کسی خدشے کے تحت دھڑکا۔اگر وہ ان سے منہ موڑ گیا۔اگر اس نے ملنے کے لیے قدم آگے نہ بڑھائے تو؟

بدر نے ایک نظر ہالہ کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔سیاہ آنکھوں نے شاید کوئی اشارہ دیا تھا۔ایسا اشارہ جو صرف بدر ہی سمجھ سکتا تھا۔

"بی جان!" بدر ایک دم مسکراتے ہوئے ان کی جانب بڑھا اور جھکتے ہوئے ان کے نحیف بازوؤں میں سما گیا۔بی جان نے اس کے چہرے اس کی آنکھوں اس کے بالوں پر بوسا دیا۔

"تمہاری بی جان نے تمہیں بہت یاد کیا۔خدا کا شکر ہے تم آگئے۔اب میں تمہیں کہیں جانے نہیں دوں گی۔" وہ بوجھل آواز میں کہہ رہی تھیں اور بدر مسکراتے ہوئے انہیں سن رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جھک کر راحت بیگم سے بھی پیار لیا اور پھر سیدھا ہوا۔

”حمدان تایا کہاں ہیں۔؟" لہجہ ایک دم بدلا تھا۔راحت بیگم چونکیں۔

”شام تک آجائیں گے۔ڈیرے پر گئے ہیں۔“راحت بیگم نے اس کی زیرک نظروں سے بچتے ہوئے کہا۔بدر نے محض سر ہلایا۔

---

شام کی چائے کا وقت ہوا تو تمام نفوس لاؤنج میں جمع ہوئے۔ہالہ رشیداں اماں کے پاس کھڑی کوئی داستان سنا رہی تھی جب بدر اور اس کے ہمراہ حمود اندر داخل ہوئے۔غالباً نماز پڑھ کر لوٹے تھے۔

ابھی اپنی نشست سنبھالی ہی تھی جب حمدان صاحب منظر پر آئے۔تینوں بچے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ہالہ اور حمود سے ملنے کے بعد بدر کے سامنے آکھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک عرصے بعد مل کر بہت اچھا لگا حمدان تایا۔" بدر نے سنجیدگی سے کہا مگر بھوری آنکھوں سے ایسی تپش نکل رہی تھی جس نے حمدان صاحب کو ایک لمحے کو سن کر دیا۔ بمشکل مسکراتے ہوئے وہ بدر کے سامنے والے صوفے پر جا بیٹھے۔

"فائق بھائی کب آئیں گے تائی جان؟" حمود نے راحت بیگم کو مخاطب کیا۔ راحت بیگم کڑھ کر رہ گئیں۔ یہ نمونہ یہاں نہیں تھا تو کس قدر سکون تھا ان کی زندگی میں ہنہ۔

"آج ہی بات ہوئی تھی۔ جلد ہی آئے گا میرا بیٹا۔" بڑی شان سے جھوٹ بولا گیا۔

حمدان صاحب ان سب کی باتوں پر غور کرنا چاہتے تھے مگر سامنے بیٹھا شخص انہیں ایسی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا کہ ان سے ہلنا مشکل ہونے لگا۔

"ڈیرے کا کام کیسا چل رہا ہے حمدان تایا؟" بدر نے اچانک سوال کیا۔

"بہتر ہے۔" حمدان صاحب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"حویلی سمیت ڈیرے کا سودا کرنے والے ہیں آپ، بہت مبارک ہو۔" بدر نے مسکراتے ہوئے رسان سے کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بدر کا جملہ تھا کہ ٹائمر بم، تمام نفوس کو ایک ساتھ سانپ سونگھ گیا جبکہ حمدان صاحب کا رنگ سپید پڑنے لگا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو برخوردار! کیا لندن سے واپس فساد پھیلانے آئے ہو۔" خود کو قابو میں کرتے تیکھے لہجے میں کہا۔

"فساد پھیلانے نہیں، بگڑی چیزوں کو درست کرنے آیا ہوں۔" بدر نے ہلکا سا سر نفی میں ہلایا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے حمدان؟ کیا بات کر رہے ہو تم دونوں۔" بی جان نے سکتے سے نکلتے ہوئے پوچھا۔

حمدان صاحب نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا مگر بدر ان سے پہلے بول پڑا۔

"جھوٹ کی گنجائش نہیں پیارے تایا۔ میرے پاس ہر قسم کا ثبوت ہے۔ سنا آپ نے ہر قسم کا۔۔" ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔

حمدان صاحب نے گہرا سانس بھرا۔ جب وہ مکمل طور پر تیار ہیں تو خوف کس بات کا۔ ایک نہ ایک دن تو سب کو معلوم ہونا ہی تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں! میں سودا کرنے والا ہوں اور سب کو ان کا حصہ مل جائے گا۔ کسی کی حق تلفی نہیں ہو گی ( اگرچہ بعد میں وہ سب بھی میرے ہی نام ہو گا)۔ ایک نہ ایک دن تو ہونا ہی تھا آخر کب تک اس کھنڈر نما عمارت کو ساتھ لیے پھرتے۔" اپنی بات کہتے وہ کہیں سے بھی گزشتہ سالوں والے حویلی کے بڑے سپوت نہ لگے تھے۔ سب بے یقینی سے اس شخص کو دیکھ رہے تھے جبکہ راحت بیگم کا حال ایسا تھا۔ "آخر مجھے کیوں نہ بتایا۔"

"کتنے حصوں میں تقسیم کریں گے؟ ذرا ہماری معلومات میں بھی اضافہ کریں۔" بدر کے لہجے میں گہرا طنز تھا۔ وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

"واضح ہے۔ میرا، بی جان کا اور تمہارا حصہ۔ اس میں سے تم حمود اور آمنہ کے لیے کچھ بھی مختص کر لو وہ تمہاری مرضی ہے۔" انداز ایسا تھا جیسے کوئی معمول کی بات ہو۔

"اور ہالہ؟" بدر نے ایک نظر ساتھ بیٹھی ہالہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہالہ جو خاموش تماشائی کی طرح سب دیکھ اور سن رہی تھی ایک دم چونکی۔ گردن موڑ کر بدر کو دیکھا۔ وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ تمہاری بیوی ہے۔اس کا بھلا کونسا حصہ۔جو تمہارا ہے وہ اسی کا تو ہے۔یا تمہارا ارادہ اپنے ساتھ ساتھ ہالہ کے حصے کو بھی بٹورنا ہے۔بتاؤ اسی مقصد کو لیے واپس آئے ہو نا؟"طنز کے ساتھ استہزایہ انداز میں کہا۔

"ہر کسی میں اپنا عکس نہیں ڈھونڈا کرتے حمدان تایا۔مجھے رشتے ان سب سے زیادہ عزیز ہیں۔کم از کم میں جائیداد کے لیے اپنے بھائی کو راستے سے نہیں ہٹا سکتا۔"آہ یہ کیا کہہ دیا تھا بدر نے۔

حمدان صاحب کو لگا پورا آسمان ان کے سر پر آ گرا ہو۔سامنے بیٹھا مرد اتنے سالوں بعد لوٹا تھا اور وہ بھی ہتھیاروں سے لیس۔بدر کی بات سنتی بی جان ماضی میں کئی سالوں پیچھے چلی گئیں۔

(کیا کہہ رہے ہو حمدان۔وہ تمہارا بھائی ہے۔اس کے بارے میں ایسا مت کہو۔"بی جان نے اپنے بیٹے کو سمجھانا چاہا۔

"وہ میرے ہر معاملے میں ایک رکاوٹ ہے بی جان۔اسے ایمانداری کی اعلیٰ مثال قائم کرنی ہے ۔کہتا ہے حویلی کی تقسیم ہو گی اور مجھے کوئی ناانصافی نہیں کرنے دے گا۔آپ خود بتائیں میں بڑا بیٹا ہوں۔جائیداد پر میرا زیادہ حق ہے۔"حمدان طیفور نے لہجے میں زہر سموتے ہوئے اپنے خیالات پیش کیے۔

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''تم چاہے جو بھی لے لو۔سب تمہارا ہے مگر بھائی کے بارے میں ایسی باتوں نہیں کرو۔اس کی ایک بیٹی ہے اس کی بیوی ہے۔یہ مرنے مارنے والی باتیں مت کرو۔'' بی جان ملتجی ہوئیں مگر وہاں سننے والا کون تھا۔خود سری اور دولت کی ہوس سر چڑھ کر بول رہی تھی۔مگر کیا اس وقت ان کے الفاظ صرف ان تک محدود رہے تھے یا کوئی اور بھی سن چکا تھا۔کوئی بھوری آنکھوں والا لڑکا جو بی جان کے لیے دوائیاں لے کر آیا تھا مگر دستک نہ دے سکا۔)

''میں نے فرمان کو نہیں مارا۔وہ محض ایک حادثہ تھا۔'' حمدان صاحب حواس باختہ سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔

''میں نے کب کہا آپ نے جان بوجھ کر ان کا ایکسیڈنٹ کروادیا۔'' بدر نے استہزائیہ انداز میں سر جھٹکا۔بھوری آنکھوں میں کرب تھا۔

''میں۔میں نے ارادہ کیا تھا محض ارادہ مگر میں نے اسے نہیں مارا۔'' وہ وحشت سے بولے۔

ہالہ ان کا جملہ سنتے ہی نمک کے مجسمے کی طرح ڈھینے لگی۔سیاہ آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھانے لگا۔یہ انسانوں کی کونسی صورت تھی،کونسی شکل تھی،کونسا معیار تھا!

کچھ راز واقعی راز ہی رہنے چاہیے مگر اب راز کھل چکے تھے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آپ نے نہیں مارا میں جانتا ہوں مگر کیا ایسا ارادہ کرنے سے پہلے ایک لمحے کے لیے بھی دل میں خوف پیدا نہ ہوا۔اور اب شرمندگی سے گھٹنے ٹیکنے کی بجائے سینہ تان کر جائیداد کی بات کر رہے ہیں۔افسوس ہے آپ پر شدید افسوس۔'' بدر نے آنکھوں میں تاسف لیے انہیں دیکھا۔

حمدان صاحب ایک دم کسی بوجھ سے آزاد ہوئے۔ہاں انہوں نے کچھ نہیں کیا صرف حق ہی تو لیا ہے۔

''میں وہی کروں گا جس کے لیے میں کئی سالوں سے کوشش کر رہا ہوں۔تم اتنی دور سے اپنا حصہ لینے آئے ہو تو تمہیں بھی کچھ نا کچھ مل ہی جائے گا۔'' نخوت بھرے لہجے میں کہا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکل گئے۔شرمندگی کا شائبہ نہ شکل پر تھا اور نہ ہی الفاظ میں

----

بدر نے تنفر بھری نظروں سے انہیں جاتے دیکھا اور گردن ہالہ کی طرف موڑی جو ایسے بیٹھی تھی گویا وہاں موجود ہی نہ ہو۔

اس نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اوپر چلی گئی۔سب نے گردن موڑ کر افسوس سے اس لڑکی کی پشت کو دیکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طیفور حویلی میں ایک قیامت آچکی تھی۔ہر کوئی اپنے کمرے میں دبکا بیٹھا تھا۔رازوں کا ایسا انبار سامنے آیا تھا کہ کوئی کسی سے نظریں ملانے کے قابل نہ رہا تھا۔کیا واقعی پیسہ رشتوں کی کشش مٹا دیتا ہے۔انسان کو بہرا، گونگا اور اندھا کر دیتا ہے۔حقیقت تلخ ہے مگر ہے حقیقت ہی!

حویلی کے ایک کمرے کی طرف آئیں تو بی جان بستر پر شکستہ انداز میں بیٹھی تھیں۔ نظریں بار بار سامنے دیوار پر لگی تصویر کی جانب اٹھ رہی تھیں۔بیڈ کے ایک طرف بدر کرسی پر بیٹھا تھا۔ہاتھ ایک دوسرے میں پھنسا رکھے تھے جبکہ سر جھکا ہوا تھا۔

''کیا یہی وجہ تھی کہ تم سب کچھ چھوڑ کر ہم سے دور چلے گئے۔'' تھکن سے چور لہجے میں پوچھا۔رازوں کے بوجھ نے ان کے جھکے کندھے کچھ اور جھکا دیے تھے۔

''جس دن یہ راز مجھ پر عیاں ہوا میں نے خود سے عہد کیا تھا بی جان۔کچھ بن کر واپس آؤں گا اور ساری بساط پلٹ دوں گا۔'' سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے شکایت تھی کہ آپ نے اپنے بیٹے کا ساتھ دیا مگر میں یہ نہیں سمجھ پایا کہ ایک ماں کے لیے اولاد ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔آپ کو اپنا بیٹا صحیح سلامت چاہیے تھا۔" بدر کے لہجے میں ندامت سی تھی۔

"اور ہالہ ؟" بی جان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"فرمان تایا سے وعدہ کیا تھا مرتے دم تک اس کے ساتھ رہوں گا اور میں اپنا یہ وعدہ اسی دن سے نبھا رہا ہوں جس دن وہ دونوں اس دنیا سے گ ئے۔" بی جان کی نظروں سے بچتے ہوئے سادہ سا جواب دیا۔ کہیں وہ اس کی بھوری آنکھوں میں لکھی محبت کی داستان نہ پڑھ لیں۔

"کیا اتنے سالوں میں حویلی والوں سے نفرت نہیں ہوئی ؟" بی جان نے ایک اور سوال داغا۔

بدر نے ہلکا سا ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔اذیت بھری ہنسی!

"نہیں کر سکا۔چاہ کر بھی نہیں کر سکا۔جانتی ہیں کیوں ؟" ایک نظر انہیں دیکھا " جس دل میں اللہ رہتا ہو وہ دل نفرت نہیں کر سکتا، حسد نہیں کر سکتا، حوس پرست نہیں ہو سکتا۔ایسا دل تو موم ہوتا ہے۔اللہ کے بندوں کے لیے بار بار پگھلتا ہے۔" غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے مسکراتے ہوئے کہا۔بی جان بھی مسکرائیں۔آگے بڑھ کر اس کی شفاف پیشانی پر بوسا دیا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ تم سے راضی ہو۔ تمہیں زندگی کی ساری خوشیاں نصیب ہوں۔" بدر نے سر کو ہلکا سا خم دیا

۔

"ہالہ سے بھی مل لو۔ کب سے کمرے میں بند ہے۔ فکر ہو رہی ہے اسکی۔" بی جان نے ہالہ کا خیال ذہن میں آتے ہی کہا۔

بدر نے سر ہلایا اور اجازت لیتا کمرے سے نکل گیا۔ بی جان نے فخر سے اس کی چوڑی پشت کو دیکھا۔

وہ ایسا مرد تھا جس کا دل موم کا تھا۔ جو وعدوں کا پاس رکھنا جانتا تھا۔ جسے رشتے نبھانے آتے تھے۔ وہ ایک عظیم انسان تھا!

---

بی جان کے کمرے سے نکل کر وہ راہداری میں داخل ہوا جب اسے حمود اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ زندہ دل حمود تھوڑا سنجیدہ لگتا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”ہالہ کہاں ہے؟“ بدر نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”وہاں۔“ ہاتھ سے اپنے پیچھے آخری کمرے کی جانب اشارہ کیا۔

”تم ملے؟“ بدر نے پوچھا۔

”آپ کا ملنا زیادہ ضروری ہے بھائی۔“ حمود نے بھائی کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ بدر نے اس کا شانہ تھپتھپایا اور آگے بڑھ گیا۔

راہداری کے آخری کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ بھوری آنکھوں نے ارد گرد کا جائزہ لیا اور نظریں دیوار گیر تصویر پر جا رکیں۔

”تایا جان آپ ہمیشہ جیت جاتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔“ بارہ سالہ بدر نے تیسری مرتبہ بھی شطرنج کی بازی ہارتے ہوئے منہ بسور کر کہا۔

”تم اتنی کم عمر میں بھی اچھا کھیل لیتے ہو چیمپ۔ یہ ناقابل یقین ہے۔“ فرمان نے بھتیجے کا حوصلہ بڑھایا مگر بدر کہاں سننے والا تھا۔

”آپ کو مجھے خود سے چھوٹا ہونے کا مارجن دینا چاہیے۔“ منہ کے زاویے بگاڑے گئے۔


www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے اگلی مرتبہ میں ہار جاؤں گا۔ کیا کہتے ہو؟" ایک ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔ جواباً بدر چیخا۔

پردوں کی سرسراہٹ پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔ گردن بائیں جانب موڑی۔ بالکونی کا دروازہ کھلا تھا اور ہلکی ہوا سے پردے ہل رہے تھے۔ ہالہ یقیناً وہیں تھی۔ قدم اسی جانب بڑھائے ۔آسمان پر چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ چاند کی روشنی سے پوری بالکونی روشن تھی۔ ایک کونے میں سنگل سیٹر جھولا تھا اور اس جھولے سے کچھ فاصلے پر وہ لڑکی دیوار کے ساتھ لگ کر زمین پر بیٹھی تھی۔ چہرہ ہلکا سا آسمان کی جانب اٹھا رکھا تھا۔

بدر بغیر آواز پیدا کیے اس کے ساتھ زمین پر اسی کے انداز میں بیٹھا۔ چند لمحے خاموش رہا پھر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ ہالہ کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ بدر کا دل گویا کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔ گردن جلد ہی واپس موڑ لی۔

"تکلیف میں ہو؟" مدھم آواز میں پوچھا۔

"ہاں۔" کچھ لمحوں بعد ہالہ کی بھاری آواز آئی۔

"جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو کیا کرتا ہے؟" بدر نے پوچھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انسان کا پتہ نہیں لیکن ایک مومن صبر کرتا ہے۔" گردن ذرا سی موڑی "اور میں مومن نہیں ہوں." بدر نے بھی اس کی جانب مڑ کر دیکھا۔

"صبر کرلو، مومن بن جاؤ گی۔"

ہالہ اس کے چہرے سے نظریں نہ ہٹا پائی۔ وہ ہمیشہ اسے لاجواب کر دیا کرتا تھا اور صرف وہی تھا جو ہالہ کو لاجواب کر سکتا تھا۔

"تم نے بھی صبر کیا۔ ایسے رازوں کا بوجھ اتنے سالوں سے اپنے ساتھ لیے پھرتے رہے۔" چاند سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا اور مسکرائی۔ "میرے نزدیک تم ایک مومن ہو بدر۔"

بدر ہل نہ سکا۔ ایسا محسوس ہوا کوئی تپتی دھوپ سے ٹھنڈی چھاؤں میں کھینچ لایا ہو۔ اس کے بھیگے چہرے پر مسکراہٹ قوس و قزاح کی مانند لگ رہی تھی اور اس کے الفاظ! بدر کو اندر تک زندہ کر گئے تھے۔ وہ یوں ہی اسے دیکھتا رہا۔

"میرا دل ٹوٹ گیا ہے۔ کئی حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔" ہالہ کی مسکراہٹ غائب ہوتی گئی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”دلوں کو ٹوٹتے رہنا چاہیے تب ہی معلوم ہوتا ہے اللہ کتنا قریب ہے اور انسان کتنا دور۔“ بدر نے نظریں چاند پر مرکوز کیں۔ ہالہ نے گہری سانس لے کر اس کے الفاظ کو اندر جذب کیا۔ کتنی اچھی باتیں کرتا تھا وہ اور اس کی آواز!

”اسی لیے تم پاکستان نہیں آتے تھے؟" ایک اور سوال۔

”کس نے کہا میں پاکستان نہیں آتا تھا؟“ بدر کے چہرے پر چمک آئی۔

”کیا مطلب؟“ ہالہ نے الجھ کر پوچھا۔

”ہالہ مادام! میں ہر سال پاکستان آتا تھا اور اپنے بھائی سے مل کر چلا جاتا تھا۔ فیصلہ کیا تھا کہ حویلی صرف ایک ہی بار آؤں گا ہر بساط کو پلٹنے۔ لیکن میرے بھائی کو کچھ مت کہنا۔ اسے یہ بات خود تک رکھنے کا میں نے ہی کہا تھا۔“ ہالہ جو دل ہی دل میں حمود کے قتل کا ارادہ کر رہی تھی اس کی بات سنتی رک گئی۔

”وہ تمہارا دوست ہے مگر میرا بھائی ہے۔“ ہلکا سا اس کی جانب جھک کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور بھی کوئی راز ہے تو بتا دو۔“ ہالہ نے تنک کر کہا۔ بدر نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا اور ارد گرد دیکھا۔ ایک راز ابھی باقی تھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہر انسان کی خبر رکھی سوائے ہالہ کے۔ ہنہ" ناجانے کیوں وہ شکوہ کر گئ۔

"ویسے تم اس سیاہ لباس والے معصوم لڑکے کو جان سے مار دینے والی تھی، ظالم لڑکی۔" بدر نے مصنوعی افسوس سے سر نفی میں ہلایا۔

"کون معصوم؟" ہالہ کے ماتھے پر بل پڑے پھر کچھ یاد آنے پر بری طرح چونکی۔ منہ حیرت سے واہوا۔ سیاہ آنکھیں جو خشک ہو چکی تھیں وہ اپنے حجم سے کئی گنا پھیل گئیں۔ بدر نے اس منظر سے نظریں چرائیں۔

"وہ تم تھے؟" بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

"کبھی میں تھا اور کبھی میرا پیارا دوست۔" گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"دھوکے باز۔" ہالہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا پھر فوراً منہ پر ہاتھ رکھ گئ۔ اب اتنی بھی بدتمیز نہیں تھی وہ۔ بدر نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔

"ایسا کیوں کیا۔؟" ہالہ نے بیان بدلا۔

"کمال کرتی ہیں ہالہ مادام. میری بیوی ایک انجان ملک میں اکیلی گھومتی رہے اور میں اس کی پرواہ نہ کروں۔ لعنت ہو ایسے انسان پر۔" سر جھٹک کر کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں ایک ملازم نہیں بلکہ کسی خفیہ ایجنسی کا فرد ہونا چاہیے تھا۔" ہالہ نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ملازم نہیں، ملٹی نیشنل کمپنی کا سی ای او۔ ایک عام ملازم اتنے مہنگے اپارٹمنٹ کا مالک کیسے ہو سکتا ہے۔" بدر نے ذرا دور کھسکتے ہوئے کہا۔ حملے کے چانسز بڑھ گئے تھے۔ ہالہ نے ایک دم لب بھینچے۔ ایک خاموش، نہایت خاموش نظر ساتھ بیٹھے مرد پر ڈالی۔

"ایک تیس سالہ مرد اتنے فراڈ کرتا اچھا نہیں لگتا مسٹر بدر۔" بدر کے انداز میں نقل اتارتے کہا گیا۔ جواباً بدر کا جاندار قہقہہ بلند ہوا۔

"اس لڑائی کو ختم کرو۔ مجھے جائیداد میں سے کچھ نہیں چاہیے۔" کچھ دیر بعد ہالہ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ بدر نے نفی میں سر ہلایا۔

"اپنے حق سے منہ نہیں موڑنا چاہئے خاص طور پر ایک عورت کو پھر چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔ فائنینشیل انڈیپینڈنس ایک عورت کے لیے ہر معاشرے میں بے حد ضروری ہے۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ اس کا باپ، بھائی یا شوہر کروڑ پتی ہو۔ تم نہیں لڑو گی تو میں لڑوں گا تمہارے لیے۔" بدر نے ایک مخلص دوست کی طرح اسے سمجھایا۔ ہالہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اور کوئی راز؟'' ہالہ نے اسے دیکھتے ہوئے آخری مرتبہ پوچھا شاید کچھ رہ گیا ہو۔

''تم رو یا مت کرو ہالہ۔ یہ وہ واحد منظر ہے جو مجھے اندر تک ہلا دیتا ہے۔'' اس کی سیاہ آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔

ہالہ کتنی ہی دیر اس کی آنکھوں میں خاموشی سے دیکھتی رہی۔ کیا وہ اسے اپنی کمزوری بتا رہا تھا۔ کیا بدر کو بھی کوئی چیز شکست دے سکتی تھی۔ ہالہ کے آنسو بدر کو شکست دے سکتے تھے۔

''میں نے تمہاری آنکھوں کی تعریف کی تھی اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم یوں دیکھ کر مجھے دیوانہ ہی بنا دو۔'' مدھم سا ہنستے ہوئے کہا۔

ایک بازو اس کے گرد پھیلا کر اسے ساتھ لگایا اور جھک کر اس کے بھورے بالوں پر بوسا دیا۔

آسمان پر موجود چاند ان دونوں کو دیکھتا مسکرایا تھا۔

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔ دن کی روشنی ہر سو پھیل رہی تھی۔ ملازمین اپنے کاموں پر لگ چکے تھے۔

حمدان صاحب خاموشی سے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ راحت بیگم کچھ ہی دیر پہلے کچن میں گم ہوئی تھیں۔ وہ جگہ جہاں سب ایک مرتبہ دن کے کسی حصے میں ضرور اکٹھے ہوتے وہاں اب صرف سناٹا تھا۔ حمدان صاحب نے ایک خاموش نظر خالی کرسیوں پر ڈالی اور ناشتے میں مگن ہو گئے۔

دل پتھر کے ہو چکے تھے۔ اب فرق کسے پڑتا تھا۔

چند لمحے بیتے جب بدر نک سک سا سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے آیا۔ بلیک ٹراؤزر شرٹ میں سیاہ بال ماتھے پر بکھیرے وہ ہمیشہ کی طرح شاندار لگ رہا تھا۔ حمدان صاحب نے کھانے سے ہاتھ روک کر اسے دیکھا۔

"عدالت جا رہے ہو؟" سوال کیا۔

بدر نے گردن ان کی جانب موڑی۔ کچھ لمحے دیکھتا رہا پھر چلتا چلتا میز کے قریب آیا۔ حمدان صاحب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے عدالت جانے کی ضرورت نہیں تایا جان۔ میں پوری تیاری کے ساتھ آیا ہوں۔" پر اعتماد انداز میں جواب دیا۔ حمدان صاحب نے سر تا پیر بھتیجے کو گھورا۔

"آخری موقع دیتا ہوں۔ بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ تمہیں تمہارا حصہ مل جائے گا۔" آخری موقع دیا گیا۔ بدر دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر قدرے جھکا۔ بھوری آنکھوں کا مرکز سامنے بیٹھے شخص کا چہرہ تھا۔

"آپ میرا مدعا نہیں سمجھے۔ جو میرا ہے وہ میں ہر حال میں لوں گا مگر یہاں بات میری بیوی کی ہو رہی ہے۔ ہالہ فرمان، اس کا حق اسے ہر حال میں ملنا چاہیے ورنہ میں اپنے طریقے سے تو لے ہی لوں گا۔" بات مکمل کی اور سیدھا ہوا۔ حمدان صاحب نے استہزائیہ انداز میں سر جھٹکا۔

"اب اس لڑکی کو کورٹ کچہری میں لے کر پھرو گے بھتیجے۔ افسوس ناک بات ہے۔" تپانے والے لہجے میں کہا۔ بدر طنزیہ مسکرایا۔

"وہ ایک لڑکی آپ کے دس مردوں پر بھاری ہے۔ اپنا حق لینے پر آئی تو حویلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گی اور آپ کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔" ایک لمحے کو رکا "مگر وہ ایسا نہیں کرے گی جانتے ہیں کیوں؟" بھوری آنکھوں میں اپنی بیوی کے لیے فخر تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”کیوں کہ ہر انسان کی اولین ترجیح پیسا نہیں ہوتا۔کچھ لوگوں کے لیے رشتے سب سے اہم ہوتے ہیں۔سنا آپ نے رشتے، کیا اس لفظ اور اس کے معانی سے واقف ہیں آپ؟“آخر میں ٹھیک ٹھاک طنز کیا۔حمود صاحب اس کی آنکھوں میں مزید نہ دیکھ پائے اور نظریں ہٹا گئے۔

”میں نے تمہیں آخری موقع دیا مگر تم ڈھیٹ واقع ہوئے ہو۔اب جو ہوگا اس کے لیے تیار رہنا۔“پانی پیا اور اٹھتے ہوئے کہا۔

بدر دل کھول کر مسکرایا جیسے ان کی بات کا بھرپور مزہ لیا ہو۔

”آپ بھی ”میری پہلی اور آخری چال کے لیے تیار رہیے گا۔“سر کو خم دیا۔سیاہ گوگلز آنکھوں پر چڑھائے اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔

حمدان صاحب اکیلے کھڑے کتنی ہی دیر خلا میں گھورتے رہے۔

---

**کچھ دنوں بعد**


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی پاکستان دیکھنا چاہتی ہوں ہالہ مگر مجال ہے جو تم نے جھوٹے منہ بھی مجھے وہاں آنے کی دعوت دی ہو۔" زیبا نے اختر صاحب کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے شکوہ کیا۔

"بلالوں گی تمہیں بھی مگر کیا معلوم تمہیں ہمیشہ کے لیے یہاں آنا پڑے۔" ہالہ نے ایک نظر حمود کی گاڑی کو اندر آتا دیکھ کر کہا۔ وہ اس وقت لان میں بیٹھی تازہ ہوا کھا رہی تھی۔

"کیا مطلب تمہاری اس بات کا شبو؟" زیبا نے ناسمجھی سے سکرین کو دیکھا جہاں ہالہ کا چہرہ نظر آرہا تھا۔ زیبا کے ساتھ بیٹھے اختر صاحب نے ایک نظر سکرین پر ڈالی۔ لڑکی گہری بات کر گئی تھی۔

"ممکن ہے تمہاری شادی پاکستان میں ہو جائے۔" بظاہر لاپرواہی سے کہا۔ زیبا مسکرائی جبکہ اختر صاحب کے ابرو اوپر کو اٹھے۔

"اگر ایسا ہوا تو اچھا ہو جائے گا۔ میں اور بابا پاکستان ہی شفٹ ہو جائیں گے۔" زیبا نے ایک نظر ساتھ بیٹھے اختر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ہالہ ایک دم سیدھی ہوئی۔ کیا وہ بھی ساتھ بیٹھے ہیں۔

اف بتا تو دیتی زیبا۔

حمود نے لان میں آتے ہی ہالہ کے ساتھ موجود کرسی سنبھالی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہ، لگتا ہے بی جان بلا رہی ہیں۔ تم حمود سے بات کرو۔" حالہ ایک دم اٹھی اور فون حمود کے ہاتھ میں تھما کر وہاں سے نکلی۔ حمود اس حملے پر ہڑبڑایا۔ گردن موڑ کر حالہ کو دیکھا جو کچھ فاصلے پر کھڑی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔ مسکراہٹ ایسی تھی کہ وہ لمحوں میں اس کا مقصد سمجھ گیا۔اس نے بھی مسکرا کر سر کو بھائی کے انداز میں خم دیا۔

اس کی دوست تھی وہ۔یہ کام بھی اسے ہی کرنا تھا۔

"کیسی ہیں مس زیبا؟" سکرین پر اس کے نظر آتے چہرے کو دیکھتے ہوئے گرم جوشی سے پوچھا

۔

زیبا منظر بدلنے پر ایک دم سیدھی ہوئی۔ گردن موڑ کر کرائم پارٹنر کو دیکھا۔وہ مشکوک نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔زیبا زبردستی مسکرائی اور ایکسکیوز کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اختر صاحب نے پر سوچ نظروں سے اس کی پشت کو اوجھل ہوتے دیکھا۔

حالہ نے فون تمہیں کیوں دیا؟" آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا۔

"کیوں کہ میں پاس بیٹھا تھا۔" سادگی سے جواب دیا۔زیبا نے آنکھیں گھمائیں۔

"آپ پاکستان آنا چاہتی ہیں؟" اچانک پوچھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں۔" لاپرواہی سے جواب دیا۔

"ضرور آئیں۔ میں میزبانی کے تمام فرائض انجام دوں گا پورے دل سے۔" دل پر ہاتھ رکھ کر آفر کی۔ زیبا نے غور سے اس کے انداز کو دیکھا۔ دل کسی اور جانب اشارہ دینے لگا۔

"اس احسان کی ضرورت نہیں۔ میری دوست موجود ہے میزبانی کے لیے۔" ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"دوست کا کزن بھی تو موجود ہے اور یقین جانیں میں یہ آفر ہر کسی کو نہیں کرتا۔ آپ خاص ہیں۔" ایک جذب سے کہا۔ زیبا بری طرح چونکی۔

"کوئی ضروری بات کرنی ہے یا فون رکھوں؟" زیبا نے تھوک نگلا۔ حمود نے خفگی سے اسے دیکھا۔ محبوب واقعی ظالم ہوتا ہے۔

"آپ نے پہلی ملاقات میں کہا تھا کہ موقع ملنے پر میرا احسان اتار دیں گی۔ آج موقع دے رہا ہوں۔" مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے؟" زیبا الجھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''مجھ سے شادی کر لیں اور مجھ پر احسان کر دیں۔''بچوں کی طرح معصوم صورت بناتے ہوئے کہا۔

زیبا ایسے جملے کی ہی توقع کر رہی تھی۔چند لمحے سکرین پر نظر آتے اس کے چہرے کو دیکھتی رہی
۔

''میں برمنگھم میں تمہارا انتظار کروں گی۔''کہتے ہی فون کاٹ دیا۔حمود کتنی ہی دیر بے یقینی سے سکرین کو دیکھتا رہا۔

کیا وہ مان گئی تھی کیا واقعی؟ایک دم جوش سے اٹھا اور اندر کی جانب دوڑ لگا دی۔

حویلی والوں کو برمنگھم جانے کے لیے تیار بھی تو کرنا تھا جو ایک کٹھن کام تھا۔۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو فائق۔ ہم دونوں تمہارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ ہم نے جرمنی آنے کی ساری تیاری کرلی تھی۔“ راحت بیگم حواس باختہ سی فون کان سے لگائے اونچی آواز میں بول رہی تھیں۔

”امی جان جب آپ دونوں وہاں آرام سے رہ رہے ہیں تو میرے پاس آنے کی بھلا کیا ضرورت ؟میری بیوی کو اتنا کام کرنے کی عادت نہیں ہے۔ وہ بیچاری آپ دونوں کو کیسے سنبھالے گی۔“ سپیکر کے دوسری جانب فائق کی جھنجھلاہٹ سے بھرپور آواز آئی۔

”کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا۔ ہم تمہاری بیوی سے کام کروانے تھوڑی آرہے ہیں۔ میں سب کچھ سنبھال لوں گی۔“ راحت بیگم نے بیٹے کو راضی کرنا چاہا۔

”امی بات صرف یہاں تک نہیں ہے۔ میری آمدن اتنی نہیں ہے کہ میں اپنے بیوی اور بچوں کے علاوہ کسی تیسرے کا خرچ اٹھا سکوں۔ آپ کو میری مجبوری کو سمجھنا چاہیے نہ کہ مجھے مزید ٹینشن دینی چاہیے۔“ فائق اور بھی کچھ کہہ رہا تھا مگر راحت بیگم کی سوئی لفظ تیسرے پر اٹک گئی۔ کیا اس کے ماں باپ اس کے لیے تیسری صف میں تھے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احساس زیاں سے آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔اپنی اولاد جس کا اتنے سال واپس آجانے کاانتظار کیا اس نے کبھی واپس آناہی نہ چاہااور اب جب وہ خود اپنے بیٹے سے ملنا چاہتے تھے تو وہ صاف انکار کر رہا تھا کہ وہ اس پر بوجھ نہ بنیں۔

فون کٹ گیا۔کمرے میں کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔فون ایک مرتبہ دوبارہ اٹھالیا گیا۔ بیل جاتی رہی اور چند لمحوں بعد سپیکر میں ارتعاش پیدا ہوا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔کورٹ جانا ہے آج مجھے۔" دوسری طرف سے حمدان صاحب کی بے زار آواز آئی۔

"آپ نے ساری زندگی اسی کورٹ کچہری کے چکر میں گزار دی اور وہاں آپ کا بیٹا ہم سے ہر قسم کا تعلق ختم کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔" راحت بیگم کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش تھی ۔

"کیا کہہ رہی ہو راحت؟" حمدان صاحب کی سمجھ کچھ نہ آیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''آپ کا بیٹا کہتا ہے میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں کہ آپ دونوں کا بوجھ اٹھا سکوں۔'' راحت بیگم نے بوجھل آواز میں کہا۔ حمدان صاحب ان کی بات سنتے چند لمحے خاموش رہے۔

''اس سے ایسی ہی امید تھی۔ اب صحیح وقت ہے منصوبے پر عمل کرنے کا۔ جائیداد اپنے نام کرواتا ہوں اس کے بعد ہم دونوں یہاں سے چلے جائیں گے۔'' حمدان صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا۔

دوسری جانب راحت بیگم غم سے سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔ بیٹے نے ایسا غم دیا تھا جس کا مداوا شاید ساری زندگی نہیں ہو سکتا تھا مگر مداوا کرنا کس نے چاہا تھا۔

دوسری جانب حمدان صاحب آفس سے نکلتے ہی گاڑی میں بیٹھے اور احمد کا نمبر ملایا جو دو دن سے شہر سے باہر تھا۔

ایک بیل، دوسری اور پھر تیسری۔ دوسری جانب سے ہیلو کی آواز آئی۔

''تمام کاغذات تیار رکھو۔ ہمیں آج ہی یہ کام مکمل کرنا ہے۔'' حمدان صاحب نے عجلت میں کہا

۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کونسا کام؟" احمد کی سپاٹ آواز سپیکر سے ابھری۔

"کیا مطلب کونسا کام۔ وہی کاغذات کی بات کر رہا ہوں جو ہم عرصے سے تیار کرتے آرہے ہیں۔ جو میں نے بی جان سے لیے، جو فرمان کے کمرے سے چوری کیے، جو زمان کے لاکر سے لیے۔" حمدان صاحب نے بگڑتے ہوئے کہا۔

"وہ تمام کاغذات میرے پاس نہیں ہیں۔" آواز اب بھی سپاٹ تھی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ مجھے وہ کاغذات ابھی کے ابھی چاہیے ورنہ اپنے دن گن لینا احمد۔" آواز طیش سے پھٹنے لگی۔ وہ اس بات کو سرے سے نظر انداز کر گئے کہ گاڑی مین روڈ پر تھی اور ان کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔

"تمام کاغذات صرف ایک انسان کے پاس ہیں جس کے لیے میں کام کرتا ہوں اور جس سے میں وفادار ہوں۔ آپ کے ساتھ محض ایک کھیل رچایا گیا ہے مسٹر حمدان طیفور۔" استہزایہ انداز میں کہا۔

"کس۔ کس کے پاس؟ کس کے لیے کام کرتے ہو؟" حمدان صاحب کی آواز لرزی۔ دل بری طرح دھڑکا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بدر مصطفٰی۔" سپیکر سے آواز آئی اور حمدان صاحب کو لگا گاڑی کی چھت ان کے سر پر آن گری ہو۔

"میری پہلی اور آخری چال کے لیے تیار رہیے گا حمدان تایا۔" بدر کے کہے گ ئے الفاظ کانوں میں گونجے۔

پورا چہرہ پسینے سے تر ہو رہا تھا۔ ہاتھ پیر کانپنے لگے تھے۔ اتنے سالوں کی محنت، اتنے سالوں کا انتظار اور ساری بساط ایک لمحے میں پلٹ دی گئی تھی۔ جس انسان کو وفادار سمجھ کر اس کے ساتھ اتنے عرصے کام کیا وہ بدر کا آدمی نکلا۔

خود پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بدر کا نمبر ملایا۔ شاید کوئی راہ نکل آئے۔

کچھ لمحوں بعد بدر کی بھاری آواز سپیکر میں گونجی۔ حمدان صاحب مکمل طور پر فون کی جانب متوجہ ہوئے تب ہی گاڑی ایک دم آؤٹ آف کنڑول ہوئی اور فٹ پاتھ کے ساتھ لگے لمبے درختوں میں سے ایک درخت میں جا لگی۔

ایک لمحے کے لیے خاموشی چھائی اور پھر لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہونے لگا۔

کیا کوئی نفس اپنی زندگی کی بازی ہار گیا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---

دوسری جانب بدر جو اس وقت احمد کے سامنے بیٹھا تھا اپنا فون بج اٹھنے پر چونکا۔ حمدان صاحب کی کال تھی اور شاید اندر کہیں وہ جانتا تھا کہ کال ضرور آئے گی کیونکہ وہ ان پر ہر راستہ بند کر چکا تھا۔

"ہیلو۔" فون کو سپیکر پر رکھتے مخصوص لہجے میں سلام کیا۔

اس سے پہلے کہ دوسری جانب سے کوئی کچھ کہتا سپیکر سے ایک دھماکہ نما آواز آئی۔

بدر اور احمد چونک کر کھڑے ہوئے۔ ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور لمحوں میں باہر کی طرف بھاگے۔ کچھ برا ہو گیا تھا کچھ بہت برا۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں ایمبولینس سمیت ہسپتال پہنچے۔

www.novelsclubb.com

حمدان صاحب کا وافر مقدار میں خون بہا تھا۔مزید کیا پیچید گیاں تھیں اس کے لیے انہیں ڈاکٹر کا انتظار کرنا تھا۔احمد بینچ پر بیٹھا تھا جبکہ وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے دوسرے ہاتھ سے کبھی ماتھے کو، کبھی ٹھوڑی کو مسلتا ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔

"سر آپ پریشان نہ ہوں۔سب بہتر ہو گا۔" احمد نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور تسلی دی۔

"میں نے ایسا تو نہیں چاہا تھا۔یہ سب تکلیف دہ ہے بے حد تکلیف دہ۔" بدر کی آواز سرگوشی نما تھی۔

دو گھنٹوں کے انتظار کے بعد ڈاکٹر کی شکل دیکھنا نصیب ہوئی۔بدر ان کو باہر آتا دیکھ فوراً اُن کی جانب لپکا۔

"آپ ان کے کیا لگتے ہیں؟" ڈاکٹر نے بدر کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"میں ان کا بیٹا ہوں۔میرے والد ہیں وہ۔" بدر نے عجلت میں کہا۔

احمد نے گردن موڑ کر اسے بڑے غور سے دیکھا۔یہ انسانوں کی کونسی قسم تھی۔

"ان کی جان خطرے سے باہر ہے مگر سپائنل کورڈ کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔آئی ایم سوری مگر وہ کبھی چل نہیں سکیں گے۔" ڈاکٹر نے افسوس کا اظہار کیا اور وہاں سے چلا گیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مگر بدر اپنی جگہ سے کتنی ہی دیر ہل نہ سکا۔

کیا یہ مکافات عمل تھا؟ اگر تھا تو بے حد خوفناک تھا۔

---

وہ تھکے قدموں سے کمرے میں داخل ہوا مگر وہ اکیلا نہیں تھا۔ پیچھے ایک اور نفس تھا جو سر جھکائے اس کے قدم پر قدم رکھ رہا تھا۔

وہ ہالہ تھی جسے کچھ ہی دیر پہلے حمدان صاحب نے ملنے کے لیے بلایا تھا۔ جس پر حویلی میں ایک کے بعد دوسری نظر بھی نہ ڈالتے تھے اپنی تکلیف میں سب سے پہلے انہیں اسی لڑکی کا خیال آیا تھا۔

بدر نے مڑ کر اسے دیکھا اور اپنے آگے کیا۔ ہالہ بیڈ کے پاس پڑے سٹول پر جا بیٹھی۔ آہٹ محسوس کرتے حمدان صاحب نے آنکھیں کھولیں۔ نظر سفید سیلنگ والی چھت پر پڑی۔ گردن بائیں جانب موڑی۔ سامنے سٹول پر ہالہ بیٹھی تھی جبکہ بدر اس کی پشت پر کھڑا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟" ان کی نحیف زدہ آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونجی۔

"تمہارے باپ کے ساتھ غلط کیا اور اب تمہارے ساتھ بھی ناانصافی کرنا چاہی۔ ایک یتیم کا مال کھانا چاہا۔ اس کی آواز کو دبانا چاہا۔ کیا مجھے معافی مل سکتی ہے۔" آواز میں بوجھل پن تھا۔ آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

ان کی کمزور آواز سنتی ہالہ کئی لمحے کچھ بولنے کے قابل نہ رہی۔ باپ کا ذکر تو ہمیشہ اس کے اندر ایک طوفان برپا کر دیتا تھا۔ کچھ بہت قیمتی کھو جانے کا احساس بڑھا دیتا تھا۔

"اگر بابا آج یہاں ہوتے تو آپ کے الفاظ سننے سے پہلے ہی آپ کی ہر زیادتی کو معاف کر دیتے۔ میں ان کی بیٹی ہوں مگر ان کی طرح اعلیٰ ظرف کی مالک نہیں۔" ایک گہری سانس خارج کرتے ہالہ نے کہنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن بدر کہتا ہے مومن معاف کر دیتا ہے۔ تم بھی معاف کر دو اور مومن بن جاؤ۔" سیاہ آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے۔ بدر نے سر جھکا کر اس لڑکی کو دیکھا۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں بھی معاف کروں گی۔ مومن کا تو پتا نہیں لیکن اللہ اس ایک عمل پر تو مجھ سے راضی ہو گا۔" گلے میں کچھ اٹکنے لگا شاید ڈھیر سارے آنسو۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حمدان صاحب کے آنسو متواتر بہ رہے تھے۔

"معاف کرنا اس کی صفت ہے جس سے مجھے پوری کائنات میں سب سے زیادہ محبت ہے۔ لہذا میں نے بھی آپ کو معاف کیا۔" آنسو آنکھوں سے نکل کر گالوں پر بہ نکلے۔ وہ ایک دم اٹھی اور کسی سے بھی نظریں ملائے بغیر باہر نکل گئی۔

حمدان صاحب نے خاموشی سے آنکھیں بند کر لیں۔ معافی مل گئی تھی کچھ بوجھ سرک گیا تھا۔

بدر نے ایک نظر انہیں دیکھا اور مڑ کر کمرے سے نکلنے لگا جب ان کی آواز کانوں میں پڑی۔

"کاش میرا بیٹا بھی تمہارے جیسا ہوتا۔ میں اس پر فخر کر سکتا۔ اسے بھی رشتے ہر شے سے بڑھ کر عزیز ہوتے۔ وہ بھی وعدوں کا پاس رکھنا جانتا۔ کاش میرا بیٹا بھی بدر ہوتا۔" بدر کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ بمشکل سانس اندر کھینچی اور آہستہ سے باہر نکل گیا۔

---

**ایک ماہ بعد**



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔لاہور کی فضا خوشگوار تھی۔ گرمیوں کی آمد تھی مگر کچھ دیر پہلے ہوئی بارش نے موسم کو خوشگوار بنادیا تھا۔

وہ لان میں لگی کرسی پر بیٹھی سامنے کیاریوں میں لگے پھولوں کا جائزہ لے رہی تھی۔ جامنی رنگ کی سادہ سی شلوار قمیص جس پر سبز رنگ کا سکارف لے رکھا تھا۔ناک میں لونگ پوری آب وتاب سے چمک رہی تھی۔ کھسہ ایک طرف گھاس پر پڑا تھا۔

چند ساعتیں گزریں جب اسے ایک گاڑی اندر آتی دکھائی دی۔فاصلہ زیادہ تھااور دوسرا رات کا اندھیرا،وہ آنے والے کو پہچان نہ سکی۔ کوئی ہیولہ سا گاڑی سے اترااوراس کی جانب رخ کر گیا۔ مگر ہالہ کے لیے وہ ہیولہ نہیں تھا۔اس کی چال سے ہی وہ پہچان گئی تھی آنے والااور کوئی نہیں بلکہ بدر تھا۔

اندھیرے سے گزرتے ہوئے وہ لان کی روشنی میں آیا۔ہالہ نے غور سے اسے دیکھااور بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔پاؤں میں کھسے پہنے اور ایک قدم آگے آئی۔اب وہ اسے آسانی سے دیکھ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بلیک جینز پر بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے، ماتھے پر سیاہ بال بکھیرے، بھوری آنکھوں میں چمک لیے وہ اس کی طرف آرہا تھا۔ ہاتھ خالی نہیں تھے۔ ان میں ایک چھوٹا اور خوبصورت سا سیاہ کاغذ میں لپٹا سرخ پھولوں کا گلدستہ تھا۔

وہ چلتے چلتے اس کے سامنے آرکا۔ ہالہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا یہ میرے لیے ہے؟" ایک نظر بکے کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں، میری بیوی کے لیے ہے۔" بدر نے رسان سے جواب دیا۔

"تو پھر دے دو اسے۔ نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔" ہالہ نے خفگی سے اسے گھورا اور سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

"ضرور دوں گا مگر ایسے نہیں۔" مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"پھر کیسے؟" ہالہ نے ترچھی نظر اس پر ڈالی۔

بدر نے اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھا جو مدھم روشنی میں جگنوؤں کی مانند چمک رہی تھیں۔ بھوری آنکھوں نے ناک سے لونگ تک کا سفر طے کیا۔ چند لمحوں تک نظریں ٹھہری رہیں۔ پھر وہ ایک قدم پیچھے ہوا۔

www.novelsclubb.com

ایک گھٹنہ زمین پر ٹکایا اور سرخ پھول اس کے آگے کیے۔ہالہ کی آنکھوں میں حیرت سمٹ آئی

۔

''کیا تم اپنی زندگی کے آنے والے ماہ و سال میرے ساتھ گزارنا چاہو گی ہالہ ؟'' بدر کا چہرہ اس لمحے کسی چراغ کی طرح روشن تھا۔

''کیا تم میرے ساتھ لندن چلو گی ؟''ایک اور سوال۔

''کیا تم بدر مصطفیٰ کو ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی میں شامل کرو گی ؟''مسکراہٹ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ گہری اور خوبصورت ہوتی جا رہی تھی۔بھوری آنکھیں سامنے موجود لڑکی پر تھیں۔ دل میں امید تھی یا شاید یقین کہ وہ انکار نہیں کرے گی۔

ہالہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔چہرے کے تاثرات ناقابل فہم تھے۔بدر اپنی خوشی میں زیادہ غور نہ کر پایا۔ہالہ نے بہت سا تھوک نگلا۔ حلق تر کیا۔پھر ایک قدم پیچھے لیا۔

بدر جو مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا اس کے پیچھے ہٹنے پر تھما۔ مسکراہٹ معدوم ہوتی چلی گئی۔

وہ بے اختیار زمین سے اٹھا۔

ہالہ نے دوسرا قدم بھی پیچھے لیا۔بدر کا ہاتھ پہلو میں آ گرا۔بھوری آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

ہالہ نے تیسرا قدم بھی پیچھے ہی لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ مڑی اور تیزی سے قدم اٹھاتی لان سے نکل گئ۔

بدر آنکھوں میں بے یقینی اور کرب لیے کتنی ہی دیر ساکت کھڑا اس رستے کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ لڑکی ابھی اوجھل ہوئ تھی۔ ہوا کی سرسراہٹ سے ماتھے پر گرے بال ہل رہے تھے۔ ہاتھ بے جان سے پہلو میں گرے تھے۔ وہ ہل نہیں پا رہا تھا۔

کاش منظر بدل جاتا۔ کاش ابھی کچھ دیر پہلے وہ سب نہ ہوا ہوتا۔

"حمود نے میری شان میں کوئ قصیدہ پڑھا ہے جو تم ٹھیک طرح بات بھی نہیں کر رہے۔"

کانوں میں اس کا لہجہ، اس کے جملے گونجے۔

"تم چاہتے ہو کہ میں ہوٹلنگ کا پلین کینسل کر دوں۔"

"تمہاری عمر کا لحاظ کر رہی ہوں بدر۔ خود ہی باز آ جاؤ۔"

"کیا تم مجھے ہارنے دو گے؟"

"بدر مصطفٰی ہالہ کی زندگی میں ایک نعمت ہے۔" اسے لگا پوری کائنات خاموش ہوئ تھی اور صرف ہالہ کی آواز تھی جو ہر سمت سے اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بے اختیار سر جھکا کر مدھم سا ہنسا۔ پھر سر کو آہستہ سے نفی میں جنبش دی۔ اور اگر اس وقت کوئی اس شخص کی ہنسی دیکھ لیتا تو اس کا کندھا جھنجوڑ کر کہتا کہ تمہیں خدا کا واسطہ ہے ایک دفعہ رو لو۔

اس نے بازو سے اپنی نم ہوتی بھوری آنکھوں کو رگڑا۔ ہاتھ میں موجود بکے کو پاس پڑے ٹیبل پر رکھا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔ چال میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔ ایک لمحہ لگا تھا اور دل کے اتنے ٹکڑے ہوئے تھے کہ وہ گن بھی نہیں سکتا تھا۔

اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا مگر وہ تو صرف اس لڑکی کے لیے آیا تھا۔ اسے محبت نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن محبت پر کسی کا اختیار نہ پہلے کبھی تھا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا۔

رات کی سیاہی بے شمار غموں کو اپنے اندر ڈھانپ چکی تھی۔

---

آسمان پر مٹیالا سا اندھیرا تھا۔ فجر کا وقت ختم ہو رہا تھا۔ صبح کی روشنی ہر سو پھیلنے والی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنے بستر میں لیٹی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ حلق میں کانٹے سے چبھ رہے تھے۔ سانس بے تحاشہ پھولا ہوا تھا۔

چند لمحوں تک خود کو نارمل کیا۔ گھڑی پر وقت دیکھا۔ نماز کا وقت نکلا جا رہا تھا۔ فوراً سے اٹھی اور واش روم کی جانب دوڑ لگا دی۔ کچھ دیر بعد واپس آئی تو چہرہ تر تھا۔ کہنیوں سے آستین نیچے کی اور ڈوپٹہ لپیٹ کر جائے نماز پر کھڑی ہوئی۔

اسے یاد تھا جب لندن میں ایک مرتبہ وہ کسی برے خواب کے زیر اثر بے چین تھی تو بدر کے پاس بیٹھ کر کتنی ہی دیر تلاوت سنتی رہی تھی۔ آج بھی دل چاہ رہا تھا کہ اس کے پاس بیٹھ جائے۔ وہ فجر کی نماز ضرور پڑھتا تھا۔ یقیناً اس وقت جاگ رہا ہوگا۔

جائے نماز سے اٹھ کر آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ چہرے کے گرد لپیٹے ڈوپٹے کو ٹھیک کیا۔ کپڑوں کی شکنیں ہاتھ سے دور کیں اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔

راہداری سنسان تھی۔ چلتے چلتے وہ بدر کے کمرے کے سامنے آرکی۔ دستک کے لیے ہاتھ بڑھایا تو لبوں پر مدھم سی مسکان آئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہولے سے دستک دی مگر دستک کے ساتھ ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔وہ حیران ہوتی کمرے میں داخل ہوئی۔ہر چیز اپنی جگہ پر تھی۔بستر بھی بے شکن تھا۔

"کیا وہ رات کمرے میں نہیں آیا۔؟"خود سے سوال کیا اور خالی خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی رہی۔چند لمحے بیتے اور ذہن میں کچھ کلک ہوا۔وہ بے اختیار چونکی۔سیاہ آنکھیں حجم سے کی گنا پھیلیں۔مڑ کر الماری کی سمت دوڑی اور دیر کیے بغیر پٹ کھول دیے۔الماری خالی تھی۔وارڈروب سے نکلی اور جھک کر بیڈ کے نیچے جھانکا۔وہاں وہ سوٹ کیس نہیں تھا جو اس نے خود خالی کر کے بیڈ کے نیچے رکھوایا تھا۔

دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی۔جو خیال ذہن کی کھڑکی پر بار بار دستک دے رہا تھا وہ اسے ہر حال میں غلط ثابت کرنا چاہتی تھی۔

تقریباً بھاگتی ہوئی حمود کے کمرے تک پہنچی لیکن کمرہ خالی تھا۔چند لمحے رک کر ادھر ادھر دیکھا پھر کچھ سوچتی ہوئی نیچے کی جانب دوڑی۔

"شاید نماز پڑھنے گئے ہوں ہونگے دونوں"تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی وہ خود سے کہہ رہی تھی۔داخلی دروازے تک پہنچی جب اسے حمود اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔وہ سرعت سے اس کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بدر؟" اس کے عقب میں نظریں گھماتے ہوئے اس سے پوچھا۔

حمود نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔ وہ بہت بے چین سی لگ رہی تھی۔ مگر اب کیا فائدہ!

"وہ چلے گئے ہیں۔" آہستہ سے کہا اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ ہالہ ایک دم سکتے میں آئی۔ مڑ کر اسے دیکھا پھر آواز دی۔

"کہاں چلے گئے ہیں؟" دل اب بھی ماننے کو تیار نہ تھا۔

"جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے گئے ہیں۔ کبھی دوبارہ نہ آنے کے لیے۔" حمود نے مڑ کر اسے دیکھا اور سنجیدگی سے جواب دیا۔

ہالہ کی نظریں اس پر ساکت ہوئیں۔ لب ہلنے سے انکاری ہوئے۔ کیا وہ واقعی چلا گیا؟

"وہ۔ وہ اکیلا کیسے جا سکتا ہے؟ وہ تو میرے ساتھ آیا تھا۔ اسے میرے ساتھ ہی واپس جانا تھا۔ وہ مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہے۔؟" دکھ اور بے یقینی سے اس کی آواز لرزنے لگی۔ حمود قدم قدم چلتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ سینے پر ہاتھ باندھے اور آنکھیں اس کی سیاہ آنکھوں میں گاڑیں۔

"کیا تم نے کبھی ریجیکشن کو فیس کیا ہے ہالہ؟" نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔ اس کے بھائی کو تکلیف پہنچی تھی۔ وہ اب بھی سنجیدہ نا ہوتا تو پھر کب ہوتا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں۔میں۔۔۔۔" اس نے کچھ کہنا چاہا مگر حمود نے ٹوک دیا۔

"میں بتاتا ہوں۔ساری دنیا کو آگ لگا دینے کا دل چاہتا ہے۔سب کچھ چھوڑ کر کہیں دور بھاگ جانے کو دل چاہتا ہے۔جس نے دھتکارا ہوا سے تباہ کر دینے کا دل چاہتا ہے مگر تم دیکھو ہالہ، تم دیکھو وہ خاموشی سے بغیر کسی سے کوئی شکایت کیے یہاں سے چلے گئے۔کیا تمہارے اندر اتنا ظرف ہے؟ کیا تم اتنے بڑے دل کی مالک ہو؟ تم کیا میں بھی نہیں ہوں۔کوئی بھی نہیں ہے سوائے بدر مصطفیٰ کے۔" حمود کی آنکھوں میں شکوہ تھا۔سامنے کھڑی لڑکی سے بے پناہ شکایتیں۔

ہالہ کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔

"میں نے ایسا نہیں چاہا تھا۔میں نے اسے نہیں دھتکارا۔میں نے اسے نہیں کہا کہ وہ یہاں سے چلا جائے۔میں نے نہیں کہا کہ میں اس کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔" مدھم آواز میں بولتی وہ ایک دم چیخنے لگی۔

بی جان بھی اپنے کمرے سے نکل کر وہاں آچکی تھیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم اس سے کہو واپس آ جائے۔ مجھے اسے دیکھنا ہے، اس کی آواز سننی ہے، اس سے کہو میرے ساتھ ایسا نہ کرے۔ میں اس سے معافی مانگ لوں گی۔ مگر اس سے کہو واپس آ جائے۔ میرے ساتھ ایسا نہ کرے۔" وہ روتے ہوئے ایک ہی جملہ دہرا رہی تھی۔

حمود اور بی جان نے ترحم آمیز نگاہوں سے اس دیوانی لڑکی کو دیکھا جو اپنے خوابوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے ایک مخلص انسان کو گنوا بیٹھی تھی۔ وہ انسان جو اسے اس دنیا میں سب سے زیادہ کامیاب دیکھنا چاہتا تھا۔

مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

وہ ایک دم سیدھی ہوئی اور تیز تیز سیڑھیاں پھلانگتی اوپر کی جانب بڑھ گئی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی فون تھاما۔ ارادہ بدر سے بات کرنے کا تھا۔ نمبر ملاتی انگلیاں ایک دم تھمیں۔

"اور ہالہ، ہالہ زندگی ہے۔" کانوں میں اس کی خوبصورت آواز گونجی۔

ہالہ نے ایک مرتبہ پھر ہمت مجتمع کی اور ہاتھوں کو حرکت دی۔

"تم رویا مت کرو ہالہ، یہ وہ واحد منظر ہے جو مجھے اندر تک خالی کر دیتا ہے۔" ہالہ پھر ساکت ہوئی۔ جلدی سے چہرے پر موجود آنسو صاف کیے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نہیں لڑو گی تو میں لڑوں گا تمہارے لیے۔" وہ پھر رکی، ہاتھ ایک دم بے جان ہوئے تھے۔

اس نے پوری قوت سے فون بیڈ پر پھینکا اور اس کے ساتھ لگتی زمین پر بیٹھ گئ۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی۔ بہت بڑی غلطی۔" مدھم آواز میں وہ کئی مرتبہ یہ جملہ دہراتی رہی۔

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا مگر دلوں میں اندھیرا سا چھا گیا تھا۔

---

**ایک سال بعد**

لندن میں سردی عروج پر تھی۔ برف باری تو کبھی بارش، ہر طرف دھند اور تیز ہواؤں کے جھونکے تھے۔ مگر کاروان زندگی شدید جاڑے میں بھی نہیں رکتا۔

لوگ ادھر سے ادھر گھوم رہے تھے۔ خوب رونق اور چہل پہل تھی۔ انسانوں کا ایک جم غفیر تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسی ہجوم کے درمیان لیک بر تیج کے ایک بینچ پر بیٹھا ذی روح خاموش نظروں سے دھند میں چھپی ہوئی جھیل کو دیکھ رہا تھا۔ سیاہ جینز پر سیاہ لیدر کی جیکٹ، گلے کے گرد سفید مفلر اور سر پر اونی ٹوپی جس سے سیاہ بال نکل کر ماتھے پر بکھرے تھے۔ پاؤں لمبے بوٹوں میں مقید تھے۔ بھوری آنکھیں کچھ ویران سی لگتی تھیں۔ ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں ڈالے وہ ارد گرد سے بے نیاز بیٹھا تھا۔

ایک سال گزر گیا۔ وہ بھاگتا ہوا پاکستان سے یہاں واپس آیا تھا۔ مگر دل کا ایک حصہ تھا جو وہیں اس لڑکی کے پاس رہ گیا تھا۔ اسے لگا وہ آگے بڑھ جائے گا۔ دنیا میں کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا مگر اسے معلوم نہیں تھا جب اس کی یاد آئے گی تب وہ کیا کرے گا۔ جب اس کی آواز کانوں میں گونجے گی تب وہ کیا کرے گا۔ جب یہاں گھومتے پھرتے ہر انسان میں اس کا عکس نظر آئے گا تب وہ کیا کرے گا۔

اسی کشمکش میں ایک سال بیت گیا۔ وہ اپنا ہر رابطہ ختم کر آیا تھا تا کہ کوئی اس تک پہنچ نہ سکے۔ وہ پہلی مرتبہ بھی اکیلا لندن آیا تھا اور اب بھی اکیلا ہی تھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تنہائی انسان کی اصلاح کرتی ہے۔اس کے دماغ میں ایسی مثبت سوچوں کو جنم دیتی ہے جو اسے اندر تک بدل دیتی ہیں۔ مگر تنہائی ہی وہ چیز ہے جو انسان کے لیے جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔اس کے گرد ایک خول بنا دیتی ہے۔اس سے اس کے الفاظ چھین لیتی ہے۔"

اور یہ تنہائی بدر کے لیے جان لیوا ثابت ہو رہی تھی۔وہ اندر تک خالی تھا۔کئی سال گزر جاتے مگر وہ جگہ کبھی پر نہ ہو پاتی جو اس ایک لڑکی نے ہمیشہ کے لیے خالی کر دی تھی۔

وہ دور خلا میں گھور رہا تھا جب اسے لگا کوئی دھند کو چیرتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا ہو۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ عکس واضح ہونے لگا۔وہ کوئی لڑکی تھی۔سر سے پیر تک گرم کپڑوں میں ڈھکی وہ اسی جانب آ رہی تھی۔

بدر نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھنے کی کوشش کی۔چہرہ ابھی بھی واضح نہیں تھا مگر چال اور ڈھکا ہوا سر! اس کا دل ایک دم زوروں سے دھڑکا۔

عکس واضح ہونے لگا اور جو چہرہ اس کی بھوری آنکھوں نے دیکھا اس نے اسے اندر تک لرزا دیا۔

وہ بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔دھند غائب ہوئی اور وہ قدم قدم چلتی عین اس کے



www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے آرکی۔ بدر نے دو تین مرتبہ پلکیں جھپکائیں آیا کہ منظر بدل جائے مگر وہ تو اب بھی ویسا ہی تھا۔

وہ اس کے سامنے کھڑی سیاہ آنکھوں میں خفگی لیے اسے دیکھ رہی تھی۔ کتنے ہی لمحے گزرے وہ دونوں بت بنے کھڑے رہے۔

"رابطہ ختم کرنے والی تمہاری عادت بہت بری ہے بدر۔" ناک چڑھا کر کہا۔

بدر نے بے اختیار شہادت کی انگلی اٹھائی اور اس کے چہرے کے قریب لاتے ہوئے ناک میں چمکتی لونگ کو چھوا۔ ہاں وہ اصلی تھی۔ یہ اس کا وہم نہیں تھا۔ وہ واقعی اس کے سامنے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی، اس سے بات کر رہی تھی۔

بدر نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔ بے بسی ہی بے بسی تھی۔ اسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے اور کیا کرے۔

"میں نے تم سے کب کہا میں تمہارے ساتھ نہیں چلوں گی؟" ایک اور سوال۔

"تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ مجھے وہاں اکیلا چھوڑ کر یہاں چلے آئے۔ میں نے تمہیں بہت یاد کیا اور تم نے؟" تیز تیز کہتی وہ آخر میں اس سے سوال کرنے لگی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بدر یونہی اسے دیکھتا رہا۔ کہیں منظر نظروں سے اوجھل نہ ہو جائے۔ ہالہ اس کی نظروں سے خائف ہونے لگی۔ سر پر سرخ رنگ کی ٹوپی درست کرتے ارد گرد دیکھا۔

"آنے میں اتنی دیر کیوں کر دی ہالہ؟" لہجے میں تکان تھی۔

"میرا پاسپورٹ گم ہو گیا تھا اور ویزے کے بھی کچھ مسائل تھے۔ لہذا ایک سال انتظار کرنا پڑا۔" سنجیدگی سے جواب دیا۔

"کیا اب تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو؟" اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہالہ نے بڑے غور سے اس کی خوبصورت بھوری آنکھوں کو دیکھا پھر دل کھول کر مسکرائی۔

"اپنی زندگی کے آنے والے تمام ماہ و سال تمہارے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔" مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" بدر نے بے ساختہ پوچھا۔

"کیونکہ ہالہ کو بدر سے محبت ہو گئی ہے۔" کہتے ہی اس کے برابر آ کھڑی ہوئی اور اپنا بازو اس کے بازو میں الجھایا۔ بدر نے ایک لمحے کو آنکھیں موندیں، پھر کھولیں اور گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ وہ بھی مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری منزل ہمیشہ سے تم ہی تھے۔مجھے ہر راستے سے گزر کر تم تک آنا تھا جانتے ہو کیوں؟"
آج انداز ہو بہو بدر جیسا تھا۔گمان ہوتا تھا حالہ نے گزرے ایک سال میں بدر کو حفظ کر لیا ہو۔

بدر نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔اس لڑکی کے انداز،اس کی باتوں سے ہر تکلیف کا ازالہ ہو رہا تھا،ہر دکھ کا مداوا ہو رہا تھا۔

"کیوں کہ بدر مصطفیٰ اس قابل ہے کہ اس سے بے لوث محبت کی جائے۔" ہولے سے کہا اور اس کے ماتھے پر بکھرے سیاہ بال ہاتھ بڑھا کر مزید بکھیرے۔

"میں تمہارے خلوص کے آگے ہار گئی۔میں تمہاری محبت کے آگے ہار گئی۔تم وہ واحد انسان ہو جس نے کبھی حالہ سے نہیں کہا کہ وہ خود کو بدل لے،وہ اپنے خوابوں کا پیچھا چھوڑ دے۔تم ہر جگہ،ہر قدم پر میرے ساتھ کھڑے رہے۔" سیاہ آنکھوں میں چمک تھی الوہی سی چمک،جو ہمیشہ اس مرد کو دیکھ کر خود بخود آ جاتی تھی۔

"اب تم بھی اظہارِ محبت کرو۔" ایک ادا سے کہا اور اسے اپنے ساتھ لیے چلنے لگی۔

"مادام میں بارہا آپ سے اظہار کر چکا ہوں مگر آپ تو منہ سر لپیٹ کر بیٹھی تھیں۔" بدر نے جیبوں میں ہاتھ گھساتے ہوئے طنز کا تیر چلایا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اونہوں،اب کی بات کرو مسٹر بدر۔تب تم تیس سال کے تھے۔اب خیر سے اکتیس کے ہو گئے ہو۔'' ہالہ نے حساب چکتا کیا۔

''مگر میرے بال اب بھی سیاہ ہیں۔چاہو تو دیکھ لو۔'' کہتے ہی سر کو اس کی جانب ہلکا سا جھکایا۔

''اس سے پہلے کہ سفید ہو جائیں ایک شاندار اپارٹمنٹ تو میرے نام کر دو۔اور ہاں ہم ورلڈ ٹور پر بھی جائیں گے۔اس بار تمہیں کنجوسی نہیں کرنے دوں گی۔''جوش سے کہا۔

''میں ایک عام سا ملازم ہوں مادام۔یہ سب کیسے افورڈ کروں گا۔'' بدر نے دامن بچایا۔

جواباً ہالہ نے بلند آواز میں احتجاج کیا۔

بدر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ہالہ نے آسمان کی جانب سر اٹھایا۔بڑے زوروں سے بارش ہونے والی تھی۔

''بارش کو دیکھ کر کون یاد آتا ہے؟'' بدر نے بھی سر آسمان کی جانب اٹھایا۔

''برسانے والا۔''

''آسمان کو دیکھ کر کون یاد آتا ہے؟"

''بنانے والا۔''


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور مجھے دیکھ کر کون یاد آتا ہے؟" بدر نے گردن اس کی جانب موڑ کر پوچھا۔

"مجھے اس نعمت سے نوازنے والا۔" جواب خوبصورت تھا بلکل اس لڑکی کی طرح۔ بدر نے بے ساختہ جھک کر اس کی سرخ ٹوپی کو چھوا۔

فاصلہ بڑھتا جا رہا تھا اور ان دونوں کی آوازیں مدھم ہوتی جا رہی تھیں۔ بادلوں سے ڈھکے آسمان پر فرمان اور طوبٰی کے عکس نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دور جاتے دیکھا اور ہوا میں تحلیل ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

آرزوؤں کی مختلف صفوں میں کھڑے انسانوں کی داستان اپنے اختتام کو پہنچی۔

ہر انسان آرزو اور خوابوں کی ڈور میں الجھا ہے بس یاد رہے کہ یہ خواب پاک ہوں اور دوسروں کے لیے کسی بھی قسم کی اذیت سے مبرّا ہوں۔

شکریہ!



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB